علم مختلف الحدیث اور فتح الباری میں

اس کا اطلاق

مقالہ نگار

محمد زکریا

رول نمبر 101، ایم فل علوم اسلامیہ

سیشن: A۔ ۱۱ ۔۲۰۰۹

یہ مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ کی جزوی تکمیل اور حصول سند کے لئے

شعبہ علوم اسلامیہ میں جمع کرایا گیا۔

شعبہ علوم اِسلامیہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

www.KitaboSunnat.com

علم مختلف الحدیث اور فتح الباری میں

اس کا اطلاق

مقالہ برائے

ایم فل علوم اسلامیہ

سیشن: A۔ ۱۱۔ ۲۰۰۹

مقالہ نگار

محمد زکریا

رول نمبر: ۱۰۱

رجسٹریشن نمبر: ۲۲۰-۴۸۵-GCUF-۲۰۰۹

نگران مقالہ

ڈاکٹر محمد حامد رضا

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

شعبہ علوم اِسلامیہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴾

(سورة الحجر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلف نامہ

میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان ”علم مختلف الحدیث اور فتح الباری میں اس کا اطلاق“ برائے حصول سند ایم خود لکھا ہے۔ میں نے سرقہ سے کام نہیں لیا اور تحقیق و اخلاق کے اصولوں کو مد نظر رکھا ہے نیز اس سے پہلے یہ مقالہ کسی یونیورسٹی میں برائے حصول سند پیش نہیں کیا گیا۔ میں اس مقالے کے تمام نتائج تحقیق اور جملہ عواقب کا ذمہ دار ہوں۔ غلط بیانی کی صورت میں یونیورسٹی تادیبی کاروائی کر سکتی ہے۔

نام اور دستخط مقالہ نگار

محمد زکریا

رجسٹریشن نمبر: ۲۰۰۹-GCUF-۴۸۵-۲۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مسمیٰ محمد زکریا نے مقالہ بعنوان " علم مختلف الحدیث اور فتح الباری میں اس کا اطلاق" برائے حصول سند ایم فل علوم اسلامیہ میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں اس کے انداز تحریر و معیار تحقیق سے مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں یہ مقالہ ناظم امتحانات، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد بھیجا جا سکتا ہے تاکہ وہ اسے بیرونی ممتحن کو جانچ اور زبانی امتحان کی غرض سے ارسال کر سکیں۔

نام اور دستخط نگران مقالہ مع تاریخ

ڈاکٹر محمد حامد رضا

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

صدر شعبہ علوم اسلامیہ

____

____

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

____

____

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

سراپائے شفقت ورحمت پیارے والدین کے نام!

جن کی آہ سحر گاہی کی بدولت مجھے شاہراہِ علم پر گامزن ہونے کی توفیق ملی۔

جن کی بے لوث دعاؤں سے دنیا میں فرحت، راحت اور رفعت نصیب ہوئی

اور راستے کی ہر ظلمت ضیا میں تبدیل ہوئی!

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ تشکر

﴿رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ﴾ (الاحقاف ۴۶: ۱۵)

"اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر بجالاؤں۔"

میں سب سے قبل دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس رب ذوالجلال والاکرام کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے انتہائی کمزور انسان کو اس عظیم الشان موضوع پر کام کرنے کی توفیق عنائت فرمائی:

« رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فيه

بموجب ارشاد نبوی ﷺ

من لم يشكر الناس لم يشكر الله

"جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں وہ اللہ تعالی کا کب شکریہ ادا کر سکتا ہے۔"

میں اپنے بھائی و تلمیذ رشید محمود احمد عبد اللہ لیکچرر شعبہ عربی، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کا شکر گزار ہوں جن کی ترغیب مسلسل نے مہمیز کا کام کیا اور آج میرا تحقیقی مقالہ بحسن وخوبی تکمیل کے مراحل طے کر چکا ہے۔

اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ تعلیمی سرگرمیوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے شفیق اور قابل اساتذہ کی ضرورت مسلمہ ہے اس سلسلہ میں شعبہ کے جملہ اساتذہ کرام بالخصوص نگران مقالہ ڈاکٹر محمد حامد رضا کا بے حد ممنون ہوں جو ابتدائی خاکہ تحقیق سے تکمیل مقالہ تک قدم بقدم میری بھرپور رہنمائی فرماتے رہے

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (چیرپرسن شعبہ علوم اسلامیہ)، ڈاکٹر حافظ محمد شریف شاکر، ڈاکٹر علی اصغر شاہد کی شفقت اور رہنمائی میرے لیے سرمایہ حیات ہے۔

انتہائی ناسپاس گزرای ہوگی اگر میں اپنے ماموں زاد بھائی عثمان یوسف کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے مقالہ کی تیاری کے دوران کم وبیش دوماہ تک میری پر تکلف خدمت کی اور میری ہر طرح کی ضریات کا خیال رکھا۔

اپنے تمام افراد خانہ بالخصوص پیارے بیٹے ابو عمار صہیب زکریا کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا جو دن رات میرے لیے دعا گو رہے اور ہر طرح سے مجھے معاشی ذمہ داریوں سے بے نیاز کئے رکھا۔

تلاش مواد کی خاطر جن جن لائبریوں کا رخ کرنا پڑا سب کے ذمہ دران نے بہت مہربانی کا برتاؤ کیا سب کا شکر گزار ہوں۔
بالخصوص فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ (سرپرست اعلی جامعہ لاہور الاسلامیہ و مجلس التحقیق الاسلامی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومحترم عبدالرحمن ضیاء حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ) جو میری علمی رہنمائی فرماتے اور مفید مشوروں و تجاویز سے نوازتے رہے اور ڈاکٹر حافظ انس نضر مدنی (مدیر اسلامک ریسرچ کونسل) بھائی محمد اصغر (انچارج لائبریری) کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں جنہوں نے قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محدث لائبریری کے دروازے میرے لئے دن رات کھلے رکھے اور مواد کی فراہمی میں مکمل تعاون کیا، دیگر رفقاء مجلس التحقیق الاسلامی اور غائبانہ دعا گو بھائیوں کا بھی شکریہ۔

میں کن الفاظ میں بھائی حافظ محمد عمر فاروقی کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے انتہائی جان فشانی سے بروقت کمپوزنگ مکمل کی۔ علاوہ ازیں حافظ امانت اللہ کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جو میرے دوپہر کے وقت خورد نوش کا انتظام کرتے رہے۔

آخر میں مرکزی جامع مسجد فیروز وٹواں کی انتظامیہ کا ذکر کرنا بھی لازمی تصور کرتا ہوں جنہوں نے کلاس ورک سے تکمیلِ مقالہ تک دو سال سے زائد میری ذمہ داریوں سے صرف نظر کئے رکھا۔

اللہ تعالی ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت سے سچی محبت وعقیدت اور اس کے مطابق عمل کی توفیق بخشے اور اس معمولی سے تحقیقی کام کو میرے، والدین اور اقرباء کے لئے نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمد زکریا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدّمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبة الحاجة

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله (١)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ﴾ (٢)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ﴾ (٣)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلٗا سَدِيدٗا ٧٠ يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ﴾ (٤)

أما بعد فإن أصدق الحديث كتاب الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار (٥)

---

١ مسلم، ابن الحاج، الإمام: الصحيح لمسلم، رياض: دار السلام، ١٩٩٩م، رقم الحديث:٨٦٨

٢ آل عمران٣: ١٠٢

٣ النساء ٤: ١

٤ الأحزاب ٣٣: ٧٠،٧١

٥ أحمد بن حنبل، الإمام: مسند الإمام أحمد، جلد: ٣، قاهرة: وزارة الأوقاف، ١٩٨٠م،ص:٣١٠

= النسائي، أحمد بن شعيب، الإمام: سنن النسائي، الرياض: دار السلام، ١٩٩٩م، رقم الحديث:١٥٧٩

= ابن أبي شيبة، عبد الله بن محمد، الإمام: المصنف في الأحاديث والآثار،جلد:٨ ،بيروت: دار الفكر، س ن ،ص:١٦٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴾ (1)

دین اسلام اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام ادیان سے زیادہ کامل اور پسندیدہ ترین دین ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ دین اسلام کے پیروکاروں نے اس دین کی سربلندی اور حفاظت کے لیے ایسی قابل قدر خدمات سرانجام دیں جن کے تصور سے انسانی عقل دنگ رہ جائے۔ دین اسلام کی ترویج و سربلندی کا بیڑہ علماء امت نے اٹھایا دین اسلام کی ابدیت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی وحی الٰہی پر مبنی تمام تر تعلیمات محفوظ ہوں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ان میں تحریف و تشکیک راہ نہ پا سکے۔ بنیادی طور پر اس فریضہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴾ (2)

"بے شک ہم ہی نے ذکر کو نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

یہاں ذکر سے مراد قرآن و حدیث دونوں ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

=أبو نعيم، أحمد بن عبد الله، الأصفهاني، الإمام: حلية الأوليا وطبقات الأصفياء،جلد: ١، بيروت: دار الكتب العلمية، س ن، ص:٣١٠

= البيهقي، أحمد بن الحسين، ابو بكر، الإمام:دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، جلد: ٥، بيروت: دار الكتب العلميةس ن، ص:٢٤١

= ابن كثير، إسماعيل بن عمر، الحافظ: البداية والنهاية، جلد: ٥، بيروت: دار الكتب العلمية، ١٩٨٨م،ص:١٢

= سيوطي، عبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين، الإمام: الدر المنثور في التفسير بالمأثور، جلد: ٢، قم: مكتبة آيات الله العظمى، ١٩٨٦م، ص:٢٢٥

=القضاعي، محمد بن سلامة بن جعفر، أبو عبد الله: مسند الشهاب، جلد: ١، بيروت: مؤسسة الرسالة، ، ١٩٨٦م،ص:١٢٣

١ الصف٦١ : ٨

٢ الحجر١٥ : ٩

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُن تَعۡلَمُۚ وَكَانَ فَضۡلُ ٱللَّهِ عَلَيۡكَ عَظِيمٗا ﴾ (۱)

"اور اللہ تعالی نے آپ پر کتاب وحکمت نازل فرمائے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ جانتے تک نہ تھے اور آپ پر اللہ تعالی کا فضل عظیم ہے۔"

یہاں "الکتاب" سے مراد قرآن مجید اور "الحکمۃ" سے مراد حدیث رسول ہے۔

عن المقدام بن معديكرب ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه (۲)

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر دار مجھے ایک تو کتاب دی گئی ہے اور دوسرے اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی۔

یہاں "مثلہ معہ" سے مراد حدیث ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج تک متن قرآن وحدیث من وعن محفوظ ہیں۔

مسلمانوں کے ازلی دشمن شیطان رجیم نے ہر دور میں بنی نوع انسان کو صراط مستقیم پر چلتے گوارہ نہیں کیا اس کا سب سے بڑا ہتھیار دلوں میں تشکیک وریب کے بیج بونا ہے کیوں کہ جہاں شک کا احتمال ہو وہاں یقین ختم ہو جاتا ہے اور یقین ہی اعتقاد کی بنیاد ہے۔

سو عدو مبین نے اپنی افواج کو سرپٹ دوڑایا ہے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لوگوں کے قلوب واذہان میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کر کے ان کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔

زمانہ قدیم میں خوارج، معتزلہ، مرجئہ، جہیمہ، مشبہ، معطلہ ودیگر فرق باطلہ اپنے عقائد کی آڑ میں انکار حدیث کرتے آئے جب کہ عصر جدید میں شیطان نے پینترا بدل کر مستشرقین سے علمی لبادے میں انکار حدیث کا کام لینا شروع کر دیا مگر وہ سادہ لوح مسلمانوں کو کب تک ضلالت کی اندھیر نگری میں پابند سلاسل کر سکتے تھے مسلمان بیدار ہوئے اور سمجھ گئے کہ یہ غیر مسلمین کا حربہ ضلالت ہے تاہم یہ گروہ پرویزیت وغامدیت کے مکروہ چہرے میں ایک بار پھر نمودار ہوا اور اپنے خبث باطن سے "مختلف الحدیث" اور "مشکل الحدیث" کی آڑ میں حجیت حدیث کو مسخ کرنے کی سعی لا مشکور کر رہا ہے۔

---

۱ النساء ۴ : ۱۱۳

۲ أبو داؤد، سليمان بن أشعث، السجستاني، الإمام: سنن أبي داؤد، رياض، ۱۹۹۰م، رقم الحديث: ۴۶۰۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴾ [1]

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالی نے یہ کام اپنے برگزیدہ بندوں ہی سے لیا ہے جن میں اسلاف، صحابہ کرام، تابعین عظام، آئمۂ دین، فقہائے امت اور محدثین کرام کی خدمات کے تابناک مظاہر نظر آتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالی نے ان متون کی تفسیر، اسلامی فکر کی حفاظت اور اس کے عمل مسلسل کا کام بھی ان علمائے امت سے لیا ہے۔ محدثین و مفکرین کی اسی فہرست میں ایک نابغہ روزگار شخصیت حافظ ابن حجر العسقلانی بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ بیک وقت عالم بھی تھے اور معلم بھی، محقق بھی تھے اور مصنف بھی، مفسر بھی سے اور محدث بھی، فقیہ نکتہ رس بھی تھے اور اصولی دقیقہ سنج بھی، اسلاف کا صحیح نمونہ بھی تھے تو علوم وفنون کے ماہر بھی، دفاع حدیثِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا، آپ کی خدماتِ حدیث لامحدود و بے شمار ہیں۔ حدیث، شرح حدیث، اصول حدیث اور اسماء الرجال پر بہت بڑا ذخیرہ آپ کی یادگار ہے۔ آپ کی ۲۸۹ کتب میں سے فتح الباری ایک شاہکار تصنیف ہے جس نے حافظ ابن حجر العسقلانی کو تاریخ علم وفن میں زندہ جاوید کر دیا،

حدیث و اصول حدیث میں ایک بہت اہمیت کی حامل بحث ہے جسے "مختلف الحدیث" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بادی النظر میں بعض احادیث باہم متضاد ومتناقض معلوم ہوتی ہیں جس سے عوام الناس کے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ تھا۔ آپ نے فتح الباری میں بھرپور طریقے سے اس کا ذکر و حل پیش فرمایا ہے تاکہ لوگوں کو ہر قسم کی صعوبت وتشکیک سے نجات ملے۔

علم مختلف الحدیث شروع سے ملحدین ومشککین کی ریشہ دوانیوں کا مرکز رہا ہے اس کے مقابلے میں محدثین کرام نے بھی اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں قلم بند کی ہیں۔ اس موضوع پر قلم اٹھانے والوں میں سرفہرست امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (ت ۲۰۴ھ) ہیں۔ ان کے علاوہ محمد بن مسلم بن قیتبہ رحمہ اللہ (ت ۲۷۶ھ) محمد بن جریر رحمہ اللہ (ت ۳۱۰ھ)، امام احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ)، محمد بن حسن فورک (۴۰۶ھ) وغیرہ نے بھی گراں قدر کوششیں وکاوشیں کی ہیں۔

اصول حدیث واصول فقہ کی شاید ہی کوئی کتاب ہو جو مختلف الحدیث یا تعارض الادلہ کے ذکر سے خالی ہو اس موضوع پر دلائل وکتب کا ایک انبار سالگ گیا۔

زیر نظر موضوع پر جتنا بھی مواد میسر ہے وہ تقریباً سارے کا سارا عربی زبان میں ہے۔ معترضین اور خصوصاً ان کے پھیلائے ہوئے شکوک وشبہات کا شکار ہونے والے سادہ لوح عوام الناس عربی سے نابلد ہیں ہمارے معاشرے میں منکرین حدیث کی طرف سے احادیث پر ہونے والے اعتراضات کی تو اردو میں بھرمار ہے لیکن ان اعتراضات کے تفصیلی جوابات سے

---

۱ الصف ۶۱ : ۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو زبان محروم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موضوع پر اردو دان طبقہ کے لیے آسان فہم زبان میں کوئی مواد مہیا کیا جائے یہی چیز مقالہ نگار کے اس موضوع پر قلم اٹھانے کا محرک بنی۔ مزید برآں یہ کہ احادیث مختلفہ کے تعارض کو دور کرنے کے لیے ابن حجر نے فتح الباری میں جو منہج اپنایا ہے اس کے اصول و قواعد مختلف مقامات میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ ان کی جمع وترتیب اور تسہیل و تنظیم بھی اس مقالہ کے محرکات میں شامل ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ جذبہ بھی کارفرما تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ اور آپ کی حدیث وسنت کی محبت سے دلوں کو معمور کیا جائے اور حدیث کی حجیت وصداقت اور اس کے وحی الٰہی ہونے کا پرچار کیا جائے۔

جہاں تک مقاصد مقالہ کا تعلق ہے وہ بڑے واضح ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ حدیث رسول ﷺ کا دفاع کرنا۔

۲۔ اس سلسلے میں ابن حجر کی کاوشوں کو منظر عام پر لانا۔

۳۔ امت مسلمہ کے قلوب میں حدیث وسنت سے محبت وعظمت کو بیدار کرنا۔

۴۔ احادیث کو باہم متعارض بتلا کر نا قابل اعتماد گردانںے والوں کے مسکت اور علمی جواب دینا۔

۵۔ میرے سمیت تمام امت مسلمہ بغیر کسی شک وشبہ کے حدیث رسول ﷺ سے رہنمائی لیں۔

زیر نظر مقالہ ”علم مختلف الحدیث اور فتح الباری میں اس کا اطلاق“ کے نام سے معنون ہے۔ اس میں مقدمہ، چار ابواب، خاتمہ اور فہارس شامل ہیں۔

مقدمہ:

اس میں چند تمہیدی گزارشات کے بعد مختلف الحدیث کی اہمیت، مقالہ کے محرکات ومقاصد واضح کیے گئے ہیں۔

باب اول: تعارف مختلف الحدیث، اہمیت، تاریخِ ارتقاء وتدوین

دو فصول اور چھ ذیلی مباحث پر مشتمل ہے۔

فصل اول: مختلف الحدیث۔ تعارف وحکم

مبحث اول: مختلف الحدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف

مبحث ثانی: مشکل الحدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف

مبحث ثالث: مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کا موازنہ

فصل ثانی: اہمیت وتاریخ

مبحث اول: مختلف الحدیث کی اہمیت

مبحث ثانی: مختلف الحدیث کی تاریخ ارتقاء وتدوین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث: مختلف الحدیث اور عصر حاضر

باب دوم: تعارض واختلاف حدیث۔ حقیقت، شرائط واسباب

اس میں تین فصلیں اور چار ذیلی مباحث شامل ہیں۔

فصل اول: تعارض واختلاف حدیث کی حقیقت

فصل ثانی: تعارض اور اس کی شرائط

مبحث اول: تعارض کی لغوی واصطلاحی تعریف

مبحث ثانی: تعارض کی شرائط

فصل ثالث: تعارض واختلاف کے اہم اسباب

مبحث اول: اسباب اختلاف بلحاظ رواۃ

۱. اسباب اختلاف کی بلحاظ بیان

۲. اسباب اختلاف بلحاظ عدم واقفیت

مبحث ثانی: اسباب اختلاف بلحاظ حالات

باب سوم: تعارف ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ وفتح الباری

یہ دو فصلوں اور تین مباحث کو محیط ہے۔

فصل اول: ابن حجر رحمہ اللہ، سیرت وکردار

فصل ثانی: تعارف فتح الباری

مبحث اول: تعارف واہمیت

مبحث ثانی: مقاصد شرح

مبحث ثالث: مآخذ شرح

باب چہارم: مختلف الحدیث پر منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت (فتح الباری کی روشنی میں)

اس میں دو فصلیں اور سات ذیلی مباحث ہیں۔

فصل اول: رفع تعارض پر مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ

مبحث اول: فقہاء اہل الحدیث کا منہج رفع تعارض

مبحث ثانی: فقہاء اہل الرای کا منہج رفع تعارض

مبحث ثالث: مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ثانی: منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

مبحث اول: جمع و تطبیق

مبحث ثانی: نسخ

مبحث ثالث: ترجیح

مبحث رابع: توقف

خاتمہ

اس میں بحث سے حاصل شدہ نتائج کو بالترتیب بیان کیا گیا ہے اور آخر پر فہرس الآیات، فہرس الآحادث، فہرس الاعلام اور فہرس المصادر والمراجع بھی ذکر کر دی گئی ہیں۔

اس مقالہ کا اسلوب خالصتاً تحقیق ہے۔ ہر بات کی ممکن حد تک دلیل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مقالہ میں شامل آیات واحادث کی تحقیق و تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بنیادی اور اصل مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تمام مسائل تطبیقی امثلہ سے مدلل ہیں۔ کتب سے تقریباً حوالہ جات ذکر ہوئے ہیں۔

رفع تعارض واختلاف کے ضمن میں بیسیوں فقہی مسائل بھی واضح ہو گئے ہیں جو مختلف الحدیث کا اصل مقصود ہیں۔

زیر نظر تحقیقی مقالہ ایک طالب علم کی ابتدائی اور ادنی سے کاوش ہے۔ بتقاضائے بشریت اس میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خامیاں بھی ہوں گی۔ اچھائی اور خوبی توفیق الٰہی، اپنوں کی دعاؤں اور اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی کا ثمرہ ہے۔ اور غلطی کی وجہ میری کم علمی ہے، میں اس کی تصحیح کے لئے ہمہ وقت تیار ہوں۔

آخر پر دعا گو ہوں کہ میرا یہ کام اس ضمن میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو اور آنے والا وقت اپنے دامن میں ابن حجر کے نام وکام کے حوالہ سے قابل قدر سرمایہ پائے۔

اللہ تعالی میری اس ادنی سی کاوش کو قبول فرما کر سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد زکریا

ایم فل (علوم اسلامیہ)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست اَبواب

ابواب	عنوانات	صفحہ نمبر
باب اول	تعارف مختلف الحدیث، اہمیت، تاریخ ارتقاء وتدوین	۱-۳۵
باب دوم	تعارض واختلاف حدیث۔ حقیقت وشرائط واسباب	۳۶-۸۹
باب سوم	تعارف ابن حجر عسقلانی وفتح الباری	۹۰-۱۲۸
باب چہارم	مختلف الحدیث پر منہج ابن حجر کی تفصیلی وضاحت (فتح الباری کی روشنی میں)	۱۲۹-۱۹۱
خاتمہ بحث	خاتمہ بحث	۱۹۲-۱۹۵
فہارس	آیات، احادیث، اعلام اور مصادر ومراجع	۱۹۶-۲۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفصیل فہرست مضامین

- مقدمہ
- باب اوّل: تعارف مختلف الحدیث، اہمیت، تاریخ ارتقاء و تدوین ۱-۳۵

فصل اوّل: مختلف الحدیث تعارف و حکم ۲-۱۷

مبحث اوّل: مختلف الحدیث کی لغوی و اصطلاحی تعریف ۳

- لغوی تعریف ۳
- الحاصل ۵
- حدیث کی لغوی تعریف ۵
- علم مختلف الحدیث کی اصطلاحی تعریف ۶
- الحاصل ۹
- مختلف الحدیث کا حکم ۹
- قسم اول ۹
- حکم ۹
- قسم ثانی ۱۰
- حکم ۱۰

مبحث ثانی: مشکل الحدیث کی تعریف ۱۱

- لغوی تعریف ۱۱
- الحاصل ۱۲
- اصطلاحی تعریف ۱۳
- الحاصل ۱۴

مبحث ثالث: مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کا موازنہ ۱۶

- الحاصل ۱۷

فصل ثانی: اہمیت و تاریخ ۱۸-۳۵

مبحث اول: مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کا موازنہ ۱۹

- مختلف الحدیث کی اہمیت و تاریخ ۱۹
- الحاصل ۲۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی: علم مختلف الحدیث کی تاریخ ارتقاء وتدوین ۲۵
- دور اوّل ۲۶
- دور ثانی ۲۷
- دور ثالث ۲۷
- جامعین حدیث ۲۸
- شارحین حدیث ۲۸
- علمائے اصول حدیث ۲۹
- علمائے فقہ واصول فقہ ۳۰
- مستقل تصانیف ۳۱

مبحث ثالث: مختلف الحدیث اور عصر حاضر ۳۴

○ بابِ دوم: تعارض واختلاف حدیث۔ حقیقت، شرائط اور اسباب ۸۹-۳۶

فصل اوّل: تعارض واختلاف حدیث کی حقیقت ۴۸-۳۷
- الحاصل ۴۷

فصل ثانی: تعارض اور اس کی شرائط ۶۱-۴۹
- تعارض ۵۰
- المقابلۃ ۵۱
- الظہور ۵۱
- المجانبۃ ۵۲
- المماثلۃ والمساواۃ ۵۲
- کوئی نئی چیز پیدا ہونا / طاری ہونا ۵۲
- اصطلاحی تعریف ۵۳
- الحاصل ۵۴

مبحث ثانی: تعارض کی شرائط ۵۵
- دونوں احادیث مقبول ہوں ۵۵
- اختلاف وتعارض کا وجود ۵۶
- تعارض ظاہری معنی میں ہو ۵۷
- اتحاد موقع ومحل ۵۸
- مثال نمبر:۱ ۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مثال نمبر:۲ ۵۹
- اتحاد وقت ۵۹
- مثال ۶۰
- الحاصل ۶۱
- منطقیین کے نزدیک تعارض کی شرائط ۶۱

فصل ثالث: تعارض واختلاف کے اہم اسباب ۶۲-۸۹

- قسم اول اسباب اختلاف بلحاظ رواۃ ۶۳

مبحث اول: اسباب اختلاف بلحاظ بیان ۶۳

- راوی کی غلطی یا وہم ۶۳
- مثال ۶۴
- اختصار وتفصیل ۶۴
- مثال ۶۵
- تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۶۵
- تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہ ۶۶
- تشہد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۶۶
- تشہد عمر رضی اللہ عنہ ۶۶
- بعض احکام کا بیان ۶۷
- سبب ورود حدیث کا عدم بیان ۶۸
- روایت بالمعنی ۶۹
- موضوع وضعیف روایات ۷۰
- مثال ۷۱

مبحث ثانی: اسباب اختلاف بلحاظ عدم واقفیت ۷۲

- مکمل حدیث سے عدم واقفیت ۷۲
- مثال ۷۲
- جمیع ذخیرہ احادیث سے عدم واقفیت ۷۳
- مثال ۷۴
- نسخ سے عدم واقفیت ۷۴
- مثال ۷۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- وسعت لغت عرب سے عدم واقفیت ۷۶
- **قسم ثانی** ۷۸
- تدریج احکام ۷۸
- مثال ۷۸
- اختلاف طبائع ۸۰
- مثال ۸۱
- اختلاف زمان ومکان ۸۱
- مثال ۸۱
- جاہلی رسوم کی بیخ کنی ۸۲
- مثال ۸۳
- وسعت عمل ۸۴
- مثال ۸۵
- عام وخاص ۸۵
- عام ۸۵
- خاص ۸۵
- مثال ۸۷
- مطلق ومقید ۸۸
- مطلق کی تعریف ۸۹
- مقید کی تعریف ۹۰
- مثال ۹۱

باب سوم: تعارف ابن حجر رحمہ اللہ وفتح الباری ۹۲_۱۲۸

فصل اوّل: ابن حجر رحمہ اللہ سیرت وکردار ۹۱-۱۱۶

- جدامجد ۹۲
- دادا بھائی ۹۲
- والد ماجد ۹۳
- ابن حجر، نام ونسب ۹۳
- کنیت ولقب ۹۴
- نسبت ۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ابن حجر رحمہ اللہ ۹۴
- تاریخ وجائے پیدائش ۹۵
- در یتیم ۹۵
- کفالت ۹۶
- تربیت ۹۶
- آغاز تعلیم ۹۶
- علمی اسفار ۹۷
- شیوخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ۹۸
- شیوخ القراءات ۹۸
- الشیخ ابراہیم بن احمد التنوجی رحمہ اللہ ۹۹
- الشیخ ابن جزری رحمہ اللہ ۹۹
- شیوخ الحدیث ۱۰۰
- زین الدین عراقی رحمہ اللہ ۱۰۰
- الہیثمی رحمہ اللہ ۱۰۱
- شیوخ الفقہ ۱۰۱
- البلقینی رحمہ اللہ ۱۰۱
- ابن الملقن رحمہ اللہ ۱۰۲
- شیوخ اللغۃ ۱۰۳
- الفیروز آبادی ۱۰۳
- ابن الجماعۃ رحمہ اللہ ۱۰۳
- تلامذہ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ ۱۰۴
- شہاب الدین بوصیری رحمہ اللہ ۱۰۴
- محمد بن عبد اللہ الخیضری رحمہ اللہ ۱۰۴
- السخاوی رحمہ اللہ ۱۰۵
- عملی زندگی کا آغاز ۱۰۶
- درس وتدریس ۱۰۶
- عہدہ قضاوافتاء ۱۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شعر وادب کا شوق ١٠٦
- تنقید نگاری ١٠٧
- عادات وعبادات ١٠٧
- دیانت داری ١٠٧
- ازواج واولاد ١٠٨
- بیٹیوں کے اسمائے گرامی ١٠٨
- وفات حسرت آیات ١٠٩
- تجہیز وتکفین ١٠٩
- تالیفات وتصنیفات ١٠٩

فصل دوم: تعارف فتح الباری ١١٧-١٢٨

مبحث اول: تعارف واہمیت ١١٨

- طریقہ تالیف ١١٨
- تقریب رونمائی ١١٨
- شہرت ١١٨
- اہمیت ١١٩

مبحث ثانی: مقاصد شرح ١٢١

- فصل اول ١٢١
- فصل دوم ١٢١
- فصل سوم ١٢١
- فصل چہارم ١٢١
- فصل پنجم ١٢١
- فصل ششم ١٢٢
- فصل ہفتم ١٢٢
- فصل ہشتم ١٢٢
- فصل نہم ١٢٢
- فصل دہم ١٢٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث: مآخذ شرح ۱۲۳
- علوم القرآن ۱۲۳
- الاسباب ۱۲۳
- تفسیر ۱۲۴
- التوحید ۱۲۴
- کتب الحدیث ۱۲۵
- شروح الحدیث ۱۲۵
- اسماء الرجال ۱۲۶
- کتب الفقہ ۱۲۶
- کتب الاصول ۱۲۶
- کتب التواریخ والسیرۃ ۱۲۷
- کتب الصحابۃ ۱۲۸
- کتب اللغۃ ۱۲۸

باب چہارم: مختلف الحدیث پر منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت ۱۲۹-۱۹۱
فصل اوّل: رفع تعارض پر مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ ۱۳۰-۱۳۷
مبحث اوّل: منہج فقہاء اہل الحدیث ۱۳۲
مبحث ثانی: فقہاء اہل الرای ۱۳۶
مبحث ثالث: مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ ۱۳۷
فصل ثانی: منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت ۱۳۸-۱۹۱
مبحث اوّل: جمع وتطبیق ۱۴۰
- جمع کا لغوی معنیٰ ۱۴۰
- اصطلاحی تعریف ۱۴۱
- اہمیت جمع ۱۴۱
- شرائط جمع ۱۴۳
- طرق جمع وتطبیق ۱۴۳
- جمع احادیث کی تطبیقی مثالیں ۱۴۵
- مثال نمبر:۱ ۱۴۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صورت تعارض ۱۴۵
- رفع تعارض ۱۴۵
- مثال نمبر:۲ ۱۴۶
- صورت تعارض ۱۴۶
- رفع تعارض ۱۴۶
- مثال نمبر:۳ ۱۴۶
- صورت تعارض ۱۴۷
- رفع تعارض ۱۴۷
- مثال نمبر:۴ ۱۴۷
- صورت تعارض ۱۴۸
- رفع تعارض ۱۴۸
- مثال نمبر:۵ ۱۴۸
- صورت تعارض ۱۴۹
- رفع تعارض ۱۴۹
- مثال نمبر:۶ ۱۴۹
- صورت تعارض ۱۵۰
- رفع تعارض ۱۵۰
- مثال نمبر:۷ ۱۵۰
- صورت تعارض ۱۵۱
- رفع تعارض ۱۵۱
- مثال نمبر:۸ ۱۵۱
- صورت تعارض ۱۵۱
- رفع تعارض ۱۵۱
- مثال نمبر:۹ ۱۵۲
- صورت تعارض ۱۵۲
- رفع تعارض ۱۵۲

مبحث ثانی: النسخ **۱۵۳**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- معرفت ناسخ ومنسوخ کی اہمیت ۱۵۴
- لغوی مفہوم ۱۵۵
- نسخ بمعنی نقل وکتابت ۱۵۵
- نسخ بمعنی زائل کرنا / ازالہ ۱۵۶
- نسخ بالبدل ۱۵۶
- نسخ بغیر البدل ۱۵۷
- اصطلاحی تعریف ۱۵۷
- معرفت نسخ کے ذرائع ۱۵۸
- نبی کریم ﷺ خود نسخ کی وضاحت وصراحت فرمادیں ۱۵۸
- صحابی نسخ کی صراحت کرے ۱۵۹
- تاریخ معلوم ہو جائے ۱۵۹
- مثال ۱۶۰
- اجماع ۱۶۰
- مثال ۱۶۰
- زمانہ وقوع نسخ ۱۶۱
- شرائط نسخ ۱۶۲
- نسخ کے لئے دلیل شرعی ہونا ضروری ہے ۱۶۲
- ناسخ ومنسوخ دونوں کا ایک محل میں وارد ہونا ۱۶۳
- مثال ۱۶۳
- ناسخ ومنسوخ سے متاخر ہو ۱۶۳
- طرق نسخ ۱۶۴
- نسخ القرآن بالقرآن ۱۶۴
- مثال ۱۶۵
- نسخ السنہ بالسنۃ ۱۶۵
- مثال ۱۶۵
- نسخ السنۃ بالقرآن ۱۶۶
- مثال ۱۶۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حکم المنسوخ ١٦٧
- نسخ کی تطبیقی مثالیں ١٦٧
- مثال نمبر:١ ١٦٧
- صورت تعارض ١٦٩
- رفع تعارض ١٦٩
- مثال نمبر:٢ ١٦٩
- صورت تعارض ١٧٠
- رفع تعارض ١٧٠
- مثال نمبر:٣ ١٧١
- صورت تعارض ١٧١
- رفع تعارض ١٧١
- مثال نمبر:٤ ١٧١
- صورت تعارض ١٧٢
- رفع تعارض ١٧٢
- مثال نمبر:٥ ١٧٣
- صورت تعارض ١٧٣
- رفع تعارض ١٧٣

مبحث ثالث: ترجیح ١٧٤

- لغوی مفہوم ١٧٤
- اصطلاحی تعریف ١٧٥
- الحاصل ١٧٦
- شرائط ترجیح ١٧٦
- اسباب ترجیح ١٧٧
- اسباب ترجیح باعتبار سند ١٧٨
- اسباب ترجیح باعتبار متن ١٨١
- اسباب ترجیح باعتبار خارجی دلائل ١٨٢
- ترجیح کی تطبیقی مثالیں ١٨٣

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مثال نمبر:۱ ۱۸۳
- صورت تعارض ۱۸۳
- رفع تعارض ۱۸۴
- مثال نمبر:۲ ۱۸۴
- صورت تعارض ۱۸۴
- رفع تعارض ۱۸۴
- مثال نمبر:۳ ۱۸۵
- صورت تعارض ۱۸۵
- رفع تعارض ۱۸۶
- مثال نمبر:۴ ۱۸۶
- صورت تعارض ۱۸۶
- رفع تعارض ۱۸۶
- مثال نمبر:۵ ۱۸۷
- صورت تعارض ۱۸۷
- رفع تعارض ۱۸۷

مبحث رابع: توقف **۱۸۹**

- لغوی مفہوم ۱۸۹
- اصطلاحی تعریف ۱۸۹
- توقف اور تساقط کا تقابلی جائزہ ۱۹۰
- توقف کی تطبیقی مثال ۱۹۱

○ **خاتمہ بحث** **۱۹۵-۱۹۲**

○ **فہارس** **۳۳۱-۳۰۰**

فہرست آیات **۱۹۷**

فہرست احادیث **۲۰۰**

فہرست اعلام **۲۰۶**

فہرست مصادر و مراجع **۲۱۲**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

①

بابِ اول

تعارف مختلف الحدیث، اہمیت

تاریخ ارتقاء و تدوین

فصل اول: مختلف الحدیث۔ تعارف و حکم

فصل ثانی: اہمیت و تاریخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فصلِ اوّل

مختلف الحدیث تعارف وحکم

مبحث اول: مختلف الحدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف

مبحث ثانی : مشکل الحدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف

مبحث ثالث : مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کا موازنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول

مختلف الحدیث کی لغوی و اصطلاحی تعریف

احادیث میں " بظاہر" اختلاف و تعارض پائے جانے کو مختلف الحدیث کہتے ہیں۔ یہ دو کلمات " مختلف " اور " الحدیث " سے مرکب ہے۔ وضاحت کے لئے اس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کی جاتی ہے۔

لغوی تعریف

لفظ "مختلف" " اختلاف " سے مشتق وماخوذ ہے۔ اور یہ " اتفاق " کا متضاد ہے۔

- ابن فارس رحمہ اللہ (ت ۳۹۵ھ) فرماتے ہیں:

"اختلف الناس فی کذا، والناس خلفة أي مختلفون ..... لأن كل واحد منهم ينحي قول صاحبه ويقيم نفسه مقام الذي نحا" [۱]

جب ہر شخص دوسرے سے الگ اور ہٹ کر اپنی علیحدہ بات کرے تو اس وقت " اختلف الناس " اور " مختلف " کا استعمال ہوتا ہے۔

- امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ (ت ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

"الإختلاف والمخالفة أن يأخذ كل واحد طريقا غير طريق الآخر في حاله أو قوله" [۲]

" اختلاف اور مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے قول و فعل میں دوسرے کے خلاف طریق کار اختیار کرے۔"

- ابن منظور الافریقی رحمہ اللہ (ت ۷۱۱ھ) کہتے ہیں:

" تخالف الأمران واختلفا : لم يتفقا ، وكل ما لم يتساو فقد تخالف واختلف" [۱]

---

۱ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا: معجم مقاييس اللغة: جلد: ۱ بیروت، دار الفکر ۱۹۷۹م ص: ۲۱۳

۲ الراغب، الحسين بن محمد بن المفضل، الأصفهاني: المفردات في غريب الحديث، کراچی، اصح المطابع، ۱۹۶۱م، ص: ۱۵۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب دو چیزیں باہم متفق اور برابر نہ ہوں تو" تخالف واختلف" کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔"

⦿ مؤلف" المصباح المنير "(ت ۷۷۰ھ) رقم طراز ہیں:

" تخالف القوم واختلفوا :إذا ذهب كل واحد إلى خلاف ما ذهب إليه الآخر وهو ضد الإتفاق "[۲]

" اختلاف" اتفاق کا متضاد ہے۔ "تخالف القوم واختلفوا" کے الفاظ اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں جب ہر شخص دوسرے کے برخلاف راستہ اپنا لے۔

⦿ فیروز آبادی رحمہ اللہ (ت ۸۱۷ھ) فرماتے ہیں:

"اختلف ضد اتفق......" [۳]

"اختلاف اتفاق کا متضاد ہے۔"

⦿ علامہ زبیدی رحمہ اللہ (ت ۱۲۰۵ھ) لکھتے ہیں:

" واختلف ضد اتفق[۴] ومنه الحديث: سووا صفوفكم ولا تختلفوا فتخلف قلوبكم"

"اختلاف، اتفاق کا متضاد ہے۔ حدیث میں ہے: اپنی صفیں برابر کر لو، آگے پیچھے نہ ہو اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف سرایت کر جائے گا۔"

⦿ ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (ت ۳۱۰ھ) قرآن مجید کی آیت﴿ وَٱلنَّخۡلَ وَٱلزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا أُكُلُهُۥ ﴾ الآية[۶] کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

---

۱ ابن منظور ، محمد بن مكرم، الافريقي: لسان العرب:جلد:۹ بيروت، دار صادر ۱۹۹۲م، ص: ۹۱

۲ الفيومي، أحمد بن محمد، العلامة : المصباح المنير في غريب الشرح الكبير،(بيروت، مؤسسة فواد، س ن ،ص: ۱۵۲

۳ فيروز آبادى، محمد بن يعقوب: القاموس المحيط، بيروت، مؤسسة الر سالة، ۱۹۹۴م)،ص: ۱۰۴۵،مادہ: خلف

۴ الزبيدي، مرتضى، محمد بن محمد بن محمد: تاج العروس من جواهر القاموس:جلد:٦ دار صادر، بيروت،۱۹٦٦م)، مادة خلف،ص: ۱۰۲

٦ الأنعام ٦ :۱۴۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" فالأكل: الثمر وخلق النخل والزرع مختلفا ما يخرج منه مما يؤكل من الثمر والحب...." [۱]

"اکل سے مراد پھل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے کھجور کے درخت اور کھیتیاں پیدا کی ہیں جن کے پھل، اناج اور غلہ ذائقے اور رنگت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔"

- المعجم الوسیط میں ہے:

"اختلف الشيئان: لم يتفقا ولم يتساويا" [۲]

"دو چیزوں کے مختلف ہونے سے مراد ان کا متفق اور برابر نہ ہونا ہے۔"

الحاصل:

ان تمام لغوی تعریفات سے واضح ہوا کہ لفظ "اختلاف" ناموافقت کرنا، خلاف ہونا، مختلف ہونا، باہم فرق ہونا کے معنی میں مستعمل ہے۔

حدیث کی لغوی تعریف

لغت عرب میں "حدیث" قدیم کا متضاد بمعنی "جدید" اور "خبر" استعمال ہوتا ہے۔

- چنانچہ فیروز آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" الحديث: الجديد والخبر" [۳]

"جدید اور خبر کو حدیث کہتے ہیں۔"

- امام سیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

" الحديث فأصله: ضد القديم وقد استعمل في قليل الخبر وكثيرة، لأنه يحدث شيئا

---

۱ الطبري، محمد بن جرير: جامع البيان عن تاويل القرآن، جلد: ۵ بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۹۹۲م، ص: ۳۶۲

۲ المؤلفون: أحمد حسن الزيات، إبراهيم مصطفى، حامد عبد القادر..: المعجم الوسيط،:۱ (دار أحياء التراث العربي، س ن) ، ص:۲۵۰

۳ القاموس المحيط: ص ۲۱۴، مادہ حدث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فشيئا" [1]

حدیث در اصل قدیم کا متضاد ہے۔ قلیل وطویل بات کے معنی میں بھی مستعمل ہے کیونکہ بات بھی لمحہ بہ لمحہ نئے انداز میں صادر ہوتی رہتی ہے۔

علم مختلف الحدیث کی اصطلاحی تعریف:

مختلف الحدیث کی اصطلاحی تعریف میں محدثین کا اختلاف ہے:

وجہ اختلاف لفظ " مختلف " کا ضبط اور تلفظ ہے۔ بعض محدثین نے اسے مختِلف الحدیث (لام کے کسرہ کے ساتھ) اسم فاعل کے وزن پر لیا ہے۔ اس صورت میں مختلف کی اضافت بمعنی " من " ہو گی۔ یعنی المختلف من الحدیث اس لحاظ سے اس کی تعریف یہ ہو گی:

"أن يوجد حديثان أو أكثر متضادان ظاهراً" [2]

" دو یا دو سے زیادہ ایسی احادیث کا موجود ہونا جو بظاہر آپس میں ٹکرا رہی ہوں۔"

بالفاظ دیگر: وہ حدیث جس کی بظاہر دوسری مخالف حدیث موجود ہو۔

جب کہ دیگر محدثین اسے مختلف الحدیث (لام کے فتحہ کے ساتھ) پڑھتے ہیں۔

اسم مفعول کے وزن پر یا مصدر میمی کے طور پر۔

اس صورت میں مختلف الحدیث کی اضافت بمعی "فی" ہو گی۔ یعنی " الاختلاف فی الحدیث" [3]

ذیل میں چند قدیم و معاصر علماء علوم الحدیث کے اقوال کی روشنی میں مختلف الحدیث کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

- امام حاکم رحمہ اللہ (ت ۴۰۵ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

" هذا النوع من هذه العلوم معرفة سنن رسول الله ﷺ يعارضها مثلها" [1]

---

۱ السيوطى، جلال الدين، عبد الرحمن بن أبي بكر: تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، لاهور، دار نشر الكتب الإسلامية، س ن، ص: ۴۲

۲ محمد محمد أبو شهبة: الوسيط في علوم الحديث، بيروت، دار الفكر العربي، ۱۹۸۷م، ص: ۴۴۱

۳ الوسيط في علوم الحديث، ص: ۴۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”علوم الحدیث کی اس قسم میں رسول اللہ ﷺ کی ان سنتوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو اپنی ہم مثل سنتوں سے متعارض ہوں۔“

◉ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

" وكل خبرين علم أن النبي ﷺ تكلم بهما فلا يصح دخول التعارض فيهما على وجه وإن كان ظاهرهما متعارضين " [۲]

”اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں (متعارض) احادیث بیان فرمائی ہیں تو کسی صورت میں دخول تعارض کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگرچہ وہ بظاہر متعارض ہی ہوں۔“

◉ حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ (ت ۶۴۳ھ) قاضی ابو بکر باقلانی (ت ۴۰۳ھ) کا قول نقل فرما کر اس پر مہر تصدیق ثبت فرماتے ہیں:

مختلف الحدیث کی دو اقسام ہیں:

۱. اختلاف دو ایسی احادیث میں ہو جن میں جمع و تطبیق ممکن ہو تو ایسی صورت میں دونوں پر عمل کیا جائے گا۔

۲. اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو نسخ ورنہ ترجیح کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔ [۳]

◉ امام نوووی رحمہ اللہ (ت ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

" أن يأتي حديثان متضادان في المعنى ظاهرا " [۴]

”مختلف الحدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو احادیث معنی و مفہوم میں بظاہر متصادم و متضاد نظر آئیں۔“

◉ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۶ھ) فرماتے ہیں:

---

۱ الحاكم، ابو عبد الله، محمد بن عبد الله، النيسابوي: معرفة علوم الحديث، (بيروت ، دار إحياء العلوم، ۱۹۸۶م)،ص: ۱۲۲

۲ الخطيب، البغدادي، أحمد بن علي، أبوبكر: الكفاية في علم الرواية، قاهرة، دار الكتب الحديثة، ۱۹۷۲م،ص: ۶۰۶، ۶۰۷

۳ ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، الحافظ: علوم الحديث، بيروت، مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۷م ،ص:۱۲۸- ۱۲۹

۴ النووي، يحي بن شرف، أبو زكريا، الإمام: التقريب، لاهور، مكتبة خاور، ۱۹۷۸م،ص: ۳۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" المقبول إن سلم من المعارضة فهو المحكم وان عورض بمثله فإن أمكن الجمع فهو مختلف الحديث " [1]

"مقبول حدیث اگر تعارض سے محفوظ ہو اسے محکم کہتے ہیں اور اگر اس کی ہم پلہ حدیث متعارض ہو اور ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو تو ایسی حدیث کو مختلف الحدیث کہتے ہیں۔"

- امام سیوطی رحمہ اللہ بھی امام نووی رحمہ اللہ کی تائید فرماتے ہیں۔ [2]
- طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (ت ۹۶۸ھ) رقم طراز ہیں:

"وهو علم يبحث فيه عن التوفيق بين الأحاديث المتنافية ظاهراً" [3]

اس علم میں بظاہر باہم متضاد و متعارض احادیث میں جمع و توفیق پر بحث کی جاتی ہے۔

اب چند معاصر سکالرز کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔

- ڈاکٹر محمود طحان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

" هو الحديث المقبول المعارض بمثله مع امكان الجمع بينهما" [4]

وہ مقبول حدیث جو اپنی ہم مثل حدیث سے ٹکرا رہی ہو اور دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔

- ڈاکٹر صبحی صالح حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

" وهو علم يبحث عن الأحاديث التي ظاهرها التناقض من حيث امكان الجمع بينها" (۵)

---

۱ ابن حجر ، العسقلاني، أحمد بن علي، الحافظ: نزهة النظر شرح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، ملتان، فاروقي كتب خانه ، س ن،ص: ۵۵

۲ تدريب الراوى:۲/ ۱۹۶

۳ طاش كبرى زاده، أحمد بن مصطفى: مفتاح السعادة ومصباح السيادة،جلد:۲ بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۹۸۵م،ص: ۳۴۳

۴ محمود طحان، الدكتور: تيسير مصطلح الحديث، الرياض،مكتبة المعارف، ۱۹۸۵م)،ص: ۵۶

۵ صبحي صالح، الدكتور: علوم الحديث ومصطلحه، بيروت، دار العلم للملايين، ۱۹۸۴م، ص:۱۱۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس علم میں ان احادیث سے بحث کی جاتی ہے جن میں بظاہر اختلاف دکھائی دیتا ہے مگر ان میں جمع و تطبیق کا امکان موجود ہوتا ہے۔

الحاصل:

ان تعریفات سے درج ذیل نکات، فوائد اور ثمرات حاصل ہوتے ہیں:

الف) دونوں متعارض احادیث اگر اسنادی لحاظ سے مقبول ہوں تو مختلف الحدیث کہلائیں گی۔ اگر صحیح وضعیف میں تعارض ہو تو اس پر مختلف الحدیث کا اطلاق نہیں ہو گا۔

ب) دو مقبول احادیث میں حقیقتاً کوئی تعارض نہیں ہوتا ہے کیونکہ دونوں وحی الٰہی ہوتی ہیں اور وحی میں کوئی تعارض نہیں ہو سکتا، تعارض محض عالم، محدث یا مجتہد کی نظر میں ہوتا ہے۔

ج) دونوں احادیث بظاہر باہم متعارض ہوں تو مختلف الحدیث ورنہ محکم کہلائیں گی۔

د) تعارض دو احادیث کے درمیان ہو۔ نا کہ حدیث اور قرآن، حدیث اور اجماع یا حدیث اور قیاس میں۔

ھ) دونوں متعارض احادیث میں جمع و تطبیق، نسخ و ترجیح ممکن ہو۔

و) دونوں احادیث ظاہری طور پر متعارض ہوں تو مختلف الحدیث، معنوی طور پر مختلف و متعارض ہوں تو انہیں مشکل الحدیث کہا جائے گا۔

مختلف الحدیث کا حکم:

مختلف الحدیث کی اقسام کے لحاظ سے ان کا حکم بھی مختلف ہو گا۔

قسم اول:

دو احادیث متعارض ہوں اور ان میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔

حکم:

اس صورت میں دونوں احادیث میں جمع و تطبیق واجب ہے علاوہ ازیں کسی اور قاعدہ کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا۔[1]

---

۱ الشافعي، محمد بن إدريس، الإمام: اختلاف الحديث، (مؤسسة الكتب الثقافية، ۱۴۰۵ھ)، ص: ۴۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم ثانی:

جن احادیث میں تطبیق ممکن نہ ہو اس کی تین صورتیں ہیں:

الف) نسخ ثابت ہو جائے۔

ب) نسخ ثابت نہ ہو تو ترجیح کی کوشش کی جائے گی۔

ج) ترجیح کی صورت معلوم نہ ہو تو دونوں احادیث پر توقف اختیار کیا جائے گا۔

حکم:

نسخ ثابت ہونے کی صورت میں ناسخ پر عمل کیا جائے گا۔

ترجیح کی صورت میں راجح پر عمل کیا جائے گا۔

وجہ ترجیح نامعلوم ہونے کی صورت میں دونوں احادیث پر توقف کیا جائے گا تاکہ کوئی اور عالم ان کا حل نکال لے۔[۱]

---

۱ ابن كثير،اسماعيل بن عمر، الحافظ، ختصار علوم الحديث، بيروت، دار الكتب العربي ،ص: ۱۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی:

مشکل الحدیث کی تعریف

عموماً مشکل الحدیث اور مختلف الحدیث کا ذکر ایک ساتھ آتا ہے اور دونوں اصطلاحات میں فرق و امتیاز کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ متقدمین محدثین نے مشکل الحدیث، مختلف الحدیث، تاویل الحدیث، تلقین الحدیث، تالیف الحدیث[۱] مناقضۃ الحدیث[۲] وغیرہ اصطلاحات کو ایک ہی قرار دے دیا ہے۔

اسی طرح متاخرین علماء میں سے محمد محمد ابو زہو[۳]، ڈاکٹر نور الدین عتر[۴] اور ڈاکٹر صبحی صالح[۵] نے اپنی اپنی کتب میں ان دونوں کو ایک فن قرار دیا ہے۔

بہر حال مشکل الحدیث اور مختلف الحدیث دو الگ الگ فنون ہیں۔ اگرچہ بعض باتوں میں موافقت بھی پائی جاتی ہے۔
اس فرق کو واضح کرنے کے لئے مشکل الحدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریفات درج کی جاتی ہیں:

لغوی تعریف:

لغت عرب میں میں مشتبہ، پیچیدہ اور غیر واضح معاملے کو مشکل کہا جاتا ہے۔

- معجم مقاییس اللغۃ میں لکھا ہے:

" تقول: هذا شكل هذا، أي مثله ومن ذلك يقال: امر مشكل، كما يقال: امر مشتبه"[۷]

''شکل بمعنی مثل ہے اسی لیے عرب '' امر مشكل '' کہتے ہیں۔ جیسے '' امر مشتبه '' بولتے ہیں۔''

---

۱ الوسيط فی علوم الحديث، ص: ۴۴۱

۲ الكتاني، محمد بن جعفر: الرسالة المتطرفة ، بيروت، دار الكتب العلمية، ١٤٠٠ ھ، ص: ۱۱۸

۳ محمد محمد ابو زهو: الحديث والمحدثون ، بيروت، دار الكتب العربي، ١٩١٤ م، ص: ۴۷۱

۴ نور الدين عتر، الدكتور: منهج النقد في علوم الحديث، دمشق، دار الفكر ، ١٩٩٢ م، ص: ۳۳

۵ علوم الحديث ومصطلحه، ص: ۱۱۱

۷ معجم مقاييس اللغة: ۳/ ۲۰۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ لسان العرب میں ہے:

" الشكل بالفتح: الشبه والمثل...... واشكل الأمر: التبس "[1]

"شکل (شین کے فتحہ کے ساتھ) مشتبہ و مثل کو کہتے ہیں۔ عرب " اشکل الامر " اس وقت بولتے ہیں جب کوئی معاملہ ملتبس، پیچیدہ اور مشتبہ ہو جائے۔"

⦿ تاج العروس میں ہے:

جب کوئی معاملہ پیچیدہ اور الجھ جائے تو " اشکل الامر " کہا جاتا ہے۔

" الأمور المشكلة: الملبسة، أشكل الأمر واختلط، دم اشكل : فيه بياض وحمرة مختلطان "[2]

"اور الجھے ہوئے کام کو مشکل کہا جاتا ہے۔ جب خون میں سرخی و سفیدی باہم مل کر ایک ہو جائیں اور ان میں تمیز باقی نہ رہے۔ کسی معاملے کا ایک دوسرے سے باہم مل جل کر ایک ہو جانا کہ ان میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے۔"

⦿ المعجم الوسیط میں ہے:

" المشكل : الملتبس وعند الأصوليين: ما لا يفهم حتى يدل عليه دليل من غيره "[3]

"مشکل ایسے معاملے کو کہتے ہیں جس میں التباس اور پیچیدگی ہو۔ علمائے اصولیین کے نزدیک اس سے مراد ایسا معاملہ ہے جو اس وقت تک سمجھ سے بالاتر رہے جب تک کوئی اور دلیل اس کی وضاحت نہ کر دے۔"

الحاصل:

علمائے لغت کے نزدیک مبہم، الجھے ہوئے، مخفی اور پیچیدہ کام یا معاملے کو " مشکل " کہتے ہیں۔

ا لسان العرب:١١/ ٣٥٦، ٣٥٧، المصباح المنير،ص:٢٦٤، القاموس المحيط،ص: ١٣١٧، المعجم الوسيط:١/ ٣٩٣-٣٩٤

٢ تاج العروس:٧/ ٣٩٢-٣٩٣، الجوهري، إسماعيل بن حماد: الصحاح،جلد:٥ بيروت، دار العلم للملايين ، ١٩٧٩م،ص:١٧٣٦

٣ المعجم الوسيط :١/ ٣٩٣، ٣٩٤

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف:

لفظ "مشکل" کا اصول حدیث اور اصول فقہ دونوں فنون کے ساتھ تعلق ہونے کی بناپر محدثین کرام وفقہاء عظام دونوں کے ہاں مستعمل ہے اکثر محدثین نے اس کی الگ سے تعریف نہیں کی ہے مگر چند ایک محدثین نے اس کی یوں وضاحت فرمائی ہے:

- امام طحاوی رحمہ اللہ (ت ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

" فإني نظرت في الآثار المروية عنه ﷺ بالاسانيد المقبولة التي نقلها ذووا التثبت فيها والأمانة عليها وحسن الأداء لها، فوجدت فيها اشياء مما سطقت معرفتها والعلم بما فيها عن أكثر الناس فمال قلبي الى تأملها وتبيان ما قدرت عليه من مشكلها ومن استخراج الأحكام التي فيها، ومن نفي الإحالات عنها"[۱]

خلاصہ یہ ہے کہ "مشکل الحدیث" صحیح سند سے ثابت شدہ وہ احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں جن کے مفاہیم و مطالب سے لوگوں کی اکثریت ناواقف ہے۔

- معاصر سکالر عبد المجید محمود فرماتے ہیں:

مشکل الحدیث یا مشکل الاثار، مختلف الحدیث اور ناسخ ومنسوخ سے عام ہے کیوں کہ اشکال کبھی تو حدیث سے بظاہر تعارض کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی حدیث کے قرآن، لغت یا عقل کے مخالف ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔[۲]

جب کہ فقہائے کرام نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

- علامہ سرخسی رحمہ اللہ (ت ۴۹۰ھ) فرماتے ہیں:

" وهو اسم لما يشتبه المراد منه بدخوله في أشكاله على وجه لا يعرف المراد إلا بدليل يتميز به من بين سائر الأشكال"[۳]

"مشکل اس چیز کا نام ہے کہ اس کی مراد کسی بھی وجہ سے مشتبہ ہو جائے اور اسے کسی دلیل ہی سے پہچانا جا سکتا

---

۱ الطحاوي، أحمد بن محمد بن سلامة، أبو جعفر، الإمام: مشكل الآثار، جلد: ۱ حيدر آباد، مجلس دائرة المعارف، ۱۳۳۳ھ، ص: ۳

۲ عبدالمجيد محمود: ابو جعفر الطحاوی، وأثره فی الحديث، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، س ن، ص: ۲۶۰

۳ السرخسی، محمد بن أحمد، الفقيه: أصول السرخسي، بيروت، دار المعرفة، ۱۹۸۳م، ص: ۱۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔"

⦿ سید شریف جرجانی رحمہ اللہ (ت ۸۱۶ھ) رقم طراز ہیں:

" المشكل: هو ما لا يزال المراد منه إلا بتأمل بعد الطلب"[۱]

"مشکل اس معاملے کو کہتے ہیں جس کا مقصود بڑی محنت و کوشش کے بعد غور و فکر سے حاصل ہوتا ہے۔"

⦿ محقق امیر الحاج رحمہ اللہ (ت ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں:

" المشكل اصطلاحاً من اشكل الأمر إذا دخل في أشكاله"[۲]

"اصطلاح میں مشکل سے مراد وہ معاملہ ہے جو اپنے ہم شکل و مثل میں داخل ہونے کی وجہ سے مشتبہ ہو جائے۔"

⦿ محب اللہ بہاری رحمہ اللہ (۱۱۱۹ھ) کا کہنا ہے:

" إن يدرك المراد بالعقل فهو المشكل "[۳]

"وہ معاملہ جس کی مراد عقل سے معلوم ہو مشکل کہلاتا ہے۔"

⦿ معاصر سکالر ڈاکٹر محمود حامد عثمان فرماتے ہیں:

" المشكل هو الذي يحتاج في فهم المراد به الى تفكر وتأمل "[۴]

"مشکل اس بات کو کہتے ہیں جس کی مراد سمجھنے کے لئے غور و فکر کی ضرورت پڑتی ہے۔"

الحاصل:

درج بالا بحث سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ علماء لغت اور علماء اصول کی تعریفات آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ جن کی روشنی میں

---

۱ الجرجاني، السيد الشريف، علي بن محمد: التعريفات، بيروت، دار المعرفة، ۲۰۰۷م ،ص: ۱۹۵

۲ ابن امير الحاج، محمد بن محمد : التقرير والتحبير شرح التحرير، جلد: ۱ بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۹۸۳م، ص: ۱۵۹

۳ البهاري، محب الله بن عبد الشكور، الهندي: مسلم الثبوت شرح فواتح الرحموت، جلد: ۲ (دهلي، المطابع الانصاري، ۱۸۹۹م، ص:۵

۴ المعجم الوسيط :۱/ ۳۹۳، ۳۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مشکل الحدیث" کی جامع تعریف ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

"مشکل الحدیث سے مراد وہ احادیث صحیحہ ہیں جن کی مراد، مفہوم اور مطلب سمجھنے میں التباس، اخفاء، ابہام اور پیچیدگی پائی جاتی ہو، اس کا سبب احادیث کا باہم تعارض بھی ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا سبب بھی کار فرما ہو سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث

مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کا موازنہ

مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کے تقابل سے ان کا باہمی فرق واضح کیا جائے گا تا کہ ہر ایک کے اختلافی واتفاقی پہلو سامنے نے آ سکیں۔

الف) مختلف الحدیث کے لئے دو یا دو سے زیادہ ایسی احادیث کا موجود ہونا ضروری ہے جن میں بظاہر تعارض و اختلاف پایا جائے۔

جب کہ مشکل الحدیث کے لئے دو یا دو سے زیادہ احادیث کا باہم متعارض ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کا سبب کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

ب) مختلف الحدیث میں احادیث کا تعارض و اختلاف رفع کرنے کے لئے محدثین وفقہاء کے طے کردہ اصولوں کی پابندی لازمی امر ہے، محض عقل کے ذریعے رفع اختلاف نہیں ہو سکتا۔

مشکل الحدیث میں اشکال رفع کرنے کے لئے تامل، غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے لئے عقل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ بعض اوقات محض عقل ہی کے ذریعے رفع اشکال کیا جا سکتا ہے۔

ج) علمائے حدیث مختلف الحدیث پر اپنا فیصلہ صادر فرماتے ہوئے تعارض کا سبب ذکر کرتے وقت " هذا تناقض و اختلاف یا هذا مختلف لا یشبه بعضه بعضا" یا اس سے ملتی جلتی بعض عبارات ذکر کرتے ہیں۔

جب کہ مشکل الحدیث کا فیصلہ صادر فرماتے وقت اس قسم کی کوئی عبارت ذکر نہیں کرتے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ دو الگ الگ بحثیں ہیں۔

د) مختلف الحدیث کے لئے صرف دو یا دو سے زیادہ احادیث میں اختلاف ہونا ضروری ہے۔ حدیث کے علاوہ دیگر دلائل شرعیہ کو اس میں کوئی مجاز نہیں۔

جبکہ مشکل الحدیث میں دوسری حدیث کے علاوہ کئی اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں:

۱. ایک ہی حدیث کے اپنے معنیٰ کی وجہ سے اشکال پیدا ہو سکتا ہے دوسری حدیث سے اختلاف ضروری نہیں۔
۲. حدیث کا تعارض قرآنی آیت سے ہو سکتا ہے۔
۳. حدیث کا تعارض اجماع سے ہو سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴. حدیث کا تعارض قیاس سے ہو سکتا ہے۔

۵. حدیث کا تعارض عقل سے ہو سکتا ہے۔

۶. حدیث کسی طبی یا سائنسی انکشافات کے خلاف ہو سکتی ہے۔

۷. حدیث میں کوئی ایسا مشترک لفظ پایا جائے جو ایک سے زیادہ معانی کا متحمل ہو۔

۸. حدیث کسی تاریخی واقعہ سے متصادم و متعارض ہو۔

الحاصل

مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کے امتیازات اور ان میں پائے جانے والے فرق کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں الگ الگ فنون ہیں۔

ان دونوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر مختلف الحدیث مشکل الحدیث بھی ہے مگر ہر مشکل الحدیث مختلف الحدیث نہیں ہوتی۔

مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث کی اس تقسیم و تفریق میں متقدمین ومتاخرین علماء کے دو گروہ ہیں:

پہلا گروہ: ان علماء پر مشتمل ہے جنہوں نے ان دونوں ابحاث کو اس انداز سے ذکر کیا ہے گویا مختلف الحدیث اور مشکل الحدیث ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ان میں تاویل مختلف الحدیث کے مصنف امام ابو قتیبہ الدینوری، " مشکل الآثار " کے مؤلف ابو جعفر الطحاوی، " اصول الحدیث وعلومه ومصطلحه " کے مصنف الدکتور محمد عجاج الخطیب، " علوم الحدیث ومصطلحه کے مؤلف الدکتور صبحی صالح اور " الحدیث والمحدثون کے مؤلف محمد محمد ابوزھو شامل ہیں۔

دوسرا گروہ: ان علماء پر مشتمل ہے جنہوں نے دونوں ابحاث کو یہ ظاہر کرتے ہوئے الگ الگ ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں علی حدہ اقسام ہیں۔ متقدمین میں سے " اختلاف الحدیث " کے مصنف امام محمد بن ادریس الشافعی ہیں جنہیں اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب تصنیف کرنے کا شرف واعزاز حاصل ہے۔

جبکہ متاخرین میں سے " المنہج الحدیث فی علوم الحدیث " کے مؤلف احمد محمد محمد السماحی اور " امثال الحدیث " کے مصنف الدکتور عبد المجید محمود قابل ذکر ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فصلِ ثانی

اہمیت و تاریخ

مبحث اول: مختلف الحدیث کی اہمیت

مبحث ثانی: مختلف الحدیث کی تاریخ ارتقاء و تدوین

مبحث ثالث: مختلف الحدیث اور عصر حاضر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول

مختلف الحدیث کی اہمیت و تاریخ

کسی بھی فن یا کام کی اہمیت و حیثیت کا اندازہ اس کے مقصد سے لگایا جا سکتا ہے۔ مقصد جس قدر عظیم ہو گا وہ فن یا کام بھی اتنا ہی عظیم متصور ہو گا۔ قرآن و حدیث کا دفاع ایک عظیم مقصد ہے لہذا اس کے لئے جس فن یا عمل کو استعمال کیا جائے گا اس کی قدر و منزلت بڑھتی چلی جائے گی۔ چنانچہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

« إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى » [۱]

"اعمال کا دار مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملے گا۔"

اب جب کہ عصر حاضر میں یہود، نصاریٰ، ہنود، متجددین اور بعض نام نہاد مسلم سکالرز کی طرف سے قرآن، اسلام، رسول اللہ ﷺ اور آپ کی احادیث پر پُرزور رکیک حملے جاری ہیں۔ تعارض و اختلاف حدیث کو ہوا دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور انکار حدیث کی راہ ہموار کرنے کی سعی نامشکور کی جا رہی ہے۔ ایسے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کی احادیث کا دفاع کرنا اور اس کی اشاعت کو مقصد حیات بنانا عمل عظیم ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ایسے لوگوں کو دعا اور مبارک باد دی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ » [۲]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہماری حدیث کو سن کر محفوظ کر لیا، پھر اسے آگے پہنچا دیا۔"

حدیث کو قرآن مجید کی شارح مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ، اس کے مشکل کا بیان، مجمل کی تفصیل، عام کی تخصیص، مطلق

---

۱ صحیح البخاری :۱/ ۳۹۳، ۳۹۴

۲ سنن أبو داؤد :۳۶۶۰، جامع الترمذي :۲۶۵۶، مسند أحمد :۵/ ۱۸۳،

= ابن حبان، محمد ابو حاتم، الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۹۸۷م، رقم الحدیث :۶۷۹، الدرامي، عبد الله بن عبد الرحمن، الإمام، سنن الدارمي، بیروت، دار الکتاب العربي، ۱۹۸۷م، رقم الحدیث: ۲۳۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تقیید اور مبہم کی وضاحت کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ حدیث رسول ﷺ کے بغیر احکام قرآنی کے عدد کثیر پر عمل کرنا ممکن و محال ہے۔ تو بے جانہ ہو گا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (۱)

دوسرے مقام پر اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ ٱلَّذِى ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (۲)

حدیث احکام شریعت کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ چنانچہ محدثین و فقہاء نے شروع ہی سے حدیث اور علم حدیث کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ راویان حدیث، حفاظت حدیث کے قواعد، علوم الحدیث و اسماء الرجال کے فنون مدون کئے۔ جامعین و شارحین حدیث کے ساتھ ساتھ فقہاء اور علماء اصول حدیث و فقہ نے مختلف الحدیث کو اپنی کتب و تصانیف میں نمایاں جگہ دے کر اس پر ابواب، فصول اور انواع قائم کیں۔

مختلف الحدیث کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے چند ایک مشاہیر محدثین کے اقوال و آراء سے حسب ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے:

- حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وإنما يكمل للقيام به الأئمة الجامعون بين صناعتي الحديث والفقه، الغوّاصون على المعاني الدقيقة" (۳)

"اس فن میں وہ علماء مہارت رکھتے ہیں جو فن حدیث و فقہ دونوں کے جامع ہیں، اور پیچیدہ معانی کے گہرے سمندر میں غوطہ زنی کے ذریعے سچے موتی تلاش کرنے کے ماہر ہیں۔"

- امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"هذا من أهم الأنواع ويضطر إلى معرفته جميع العلماء من الطوائف..... وإنما يكمل

---

۱ النحل(۱۶) : ۴۴

۲ النحل(۱۶) : ۶۴

۳ علوم الحدیث، ص: ۱۶۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

له الأئمة الجامعون بين الحديث والفقه، والأصوليون الغواصون على المعاني"[1]

"یہ علوم الحدیث کی اہم ترین قسم ہے۔ تمام علماء کو اس فن کی معرفت کی ضرورت لاحق رہتی ہے۔.... اور اس کے ماہر صرف وہ علماء ہیں جو فن حدیث وفقہ کے جامع اور اصول حدیث وفقہ میں ملکہ رکھنے والے ہیں جنہیں معانی کے گہرے سمندر میں غوطہ زنی میں پوری پوری دسترس حاصل ہے۔"

- علامہ سخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں:

" وهو من أهم الأنواع مضطر إليه جميع الطوائف من العلماء وإنما يكمل للقيام به من كان إماماً جامعاً لصناعتي الحديث والفقه، غائصاً على المعاني الدقيقة"[2]

"یہ علوم الحدیث کی بہت اہم قسم ہے جس کی ہر فن کے علماء کو ضرورت ہوتی ہے اور اس میں مکمل دسترس صرف اسے حاصل ہوتی ہے جو بہت بڑا امام، ہر دو علوم حدیث وفقہ میں ملکہ اور پیچیدہ معانی کے رموز واسرار سے پوری طرح آگاہی رکھتا ہو۔"

- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (ت ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

"فإن تعارض دلالات الأقوال، وترجيح بعضها على بعض بحر خضم"[3]

"مفاہیم اقوال کا رفع تعارض اور راجح کا تعین کرنا، بپھرے سمندر میں قدم رکھنے کے مترادف ہے۔"

- امام سیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) رقم طراز ہیں:

" ومن جمع ما ذكرنا من الحديث والفقه والأصول والغوص على المعاني الدقيقة لا يشكل عليه من ذلك إلا النادر في الأحيان"[4]

"جو شخص حدیث، فقہ، اصول اور پیچیدہ ومشکل معانی کو سمجھنے میں ماہر ہو جاتا ہے اسے چند استثنائی صورتوں کے

---

۱ التقريب للنووي، ص: ۳۳

۲ السخاوي، محمد بن عبد الرحمن ، الإمام، فتح المغيث بشرح الفية الحديث، جلد: ۴، الرياض، وزارة الشؤن الإسلامية، ۲۰۰۳م، ص: ۶۵

۳ ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، الإمام: فتح الملام عن الأئمة الاعلام، بيروت، المكتب الإسلامي، ۱۹۸۴م، ص: ۳۷

۴ تدريب الراوي للسيوطي :۲/ ۱۹۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ مختلف الحدیث کو حل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔"

- امام شاطبی رحمہ اللہ (ت ۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

" من لم يعرف مواضع الإختلاف لم يبلغ درجة الإجتهاد "[۱]

"جو شخص اختلافی مقامات سے ناآشنا ہے وہ درجہ اجتہاد پر فائز نہیں ہو سکتا۔"

- امام قتادہ رحمہ اللہ (ت ۱۱۷ھ) فرماتے ہیں:

" من لم يعرف الاختلاف لم يشم أنفه الفقه"[۲]

"جسے اختلاف کی معرفت حاصل نہیں اس نے فقہ کو سونگھا تک نہیں۔"

- ہشام رازی رحمہ اللہ (ت ھ) فرماتے ہیں:

" من لم يعرف القراءة فليس بقارئ ومن لم يعرف اختلاف الفقهاء فليس بفقيه"[۳]

"اختلاف قراءات کی معرفت حاصل کئے بغیر کوئی قاری نہیں ہو سکتا اور اختلاف فقہاء جانے بغیر کوئی فقیہ نہیں بن سکتا۔"

- امام عطاء خراسانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۵ ھ) فرماتے ہیں:

" لاينبغي لأحد أن يفتي الناس حتى يكون عالما باختلاف الناس"[۴]

"کسی شخص کو اختلاف رائے جانے بغیر لوگوں کو فتوی صادر کرنے کا حق نہیں۔"

- ایوب سختیانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۱ھ) اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (ت ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

" اجسر الناس علي الفتيا أقلهم باختلاف العلماء وزاد ايوب: وامسك الناس عن

---

۱ الشاطبي، إبراهيم بن موسىٰ: المواففقات ، جلد: ۵، الرياض ،وزارة الشؤن الإسلامية ، ۲۰۰۳م،ص: ۱۲۱

۲ ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله، الحافظ: الجامع، جلد: ۲بيروت،المكتب الاسلامي، ۱۹۹۵م،ص:۸۱۴،۸۱۵،المواففقات للشاطبي :۵/ ۱۲۲

۳ الجامع لإبن عبدالبر :۲/ ۸۱۵،المواففقات للشاطبي :۵/ ۱۲۲

۴ الجامع :۲/ ۸۱۶،المواففقات :۵/ ۱۲۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتیا أعلمهم باختلاف العلماء"[۱]

"جو شخص اختلاف علماء سے جس قدر کم واقف ہو گا اتنا ہی زیادہ فتوے دینے کی جسارت کرے گا اور جتنا زیادہ واقف ہو گا اتنا ہی کم فتوے دے گا۔"

⦿ امام مالک رحمہ اللہ (ت ۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

" لا تجوز الفتيا الا لمن علم ما اختلف الناس فيه"[۲]

"فتوی دینا صرف اسی شخص کو جائز ہے جو اختلاف علماء سے پوری طرح واقف ہو۔"

⦿ سعید بن ابی عروبۃ رحمہ اللہ (ت ۱۵۶ھ) فرماتے ہیں:

" من لم يسمع الاختلاف فلا تعده عالماً"[۳]

"اختلاف علماء سے ناآشنا عالم شمار نہیں ہوتا۔"

علاوہ ازیں اس کی اہمیت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مستشرقین، ملحدین، پرویزیت و غامدیت کے لبادے میں ہیں متجددین کی طرف سے نت نئے انداز سے یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ احادیث باہم متعارض و متضاد ہونے کی وجہ سے ناقابل استدلال و عمل ہیں۔

لہٰذا ان کے جواب اور دفاع حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اس فن میں مہارت اور مختلف الحدیث کے درمیان جمع و تطبیق، تنسیخ و ترجیح کے قواعد سے آگاہی ایک مسلم مفکر کے لئے ضروری ہے۔

بادی النظر میں مختلف الحدیث علوم الحدیث کی ایک قسم ہے مگر فقہ سے بھی اس کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ مسائل میں اختلاف آئمہ کا بڑا سبب مختلف الحدیث ہی ہے۔

لہٰذا ایک فقیہ کے لئے اس کی معرفت بہت ضروری ہو جاتی ہے تاکہ وہ مختلف الحدیث اور اقوال ائمہ میں جمع و تطبیق یا تنسیخ و ترجیح کی مہارت حاصل کرلے۔

ایک عالم اس موضوع پر لکھی گئی کتب بالخصوص '' اختلاف الحديث للشافعی''، '' تاويل مختلف الحديث لابن قتيبة الدينوری''، تهذيب الآثار لابن جرير الطبری'' اور ''مشكل الآثار ''، ''

---

۱ أيضا :۲/ ۸۱۸،أيضا :۵/ ۱۲۳

۲ الجامع :۲/ ۸۱۵،الموافقات :۵/ ۱۲۳

۳ أيضا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح معانی الآثار للطحاوی'' کے مطالعہ کے بعد بآسانی اس نتیجے تک پہنچ سکتا ہے کہ فقہی احکام میں مہارت حاصل کرنے کے لئے مختلف الحدیث کی معرفت کس قدر ضروری ہے اور یہ مستشرقین، ملحدین، متجددین، منکرین حدیث اور کفار کے اسلام پر حملوں کے دفاع کا کتنا اہم ذریعہ ہے۔

الحاصل:

مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ

ا. کوئی مفسر، محدث، فقیہ اور اصولی اس فن کی معرفت حاصل کیے بغیر اپنے فن میں ملکہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۲. علمائے حدیث و اصول حدیث اور فقہ واصول فقہ کے علماء کو اس فن سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے اسی لیے متقدمین محدثین وفقہاء نے اس کو اپنی تصانیف میں مختلف الحدیث ، مشکل الحدیث ، تطبیق الحدیث، تاویل الحدیث، تالیف الحدیث، تلفیق الحدیث، مناقضة الأدلة، تعارض الأدلة، التعارض والترجیح اور الناسخ والمنسوخ جیسے مختلف ناموں سے ذکر کیا ہے۔

۳. اختلاف الحدیث کا فن، حدیث، اصول حدیث، فقہ اور اصول فقہ میں شامل ہے۔

۴. سبب اختلاف اور دلائل کی معرفت کے بغیر کوئی شخص درجہ اجتہاد پر فائز نہیں ہو سکتا۔

۵. اس فن کے ذریعے انسان حدیث رسول ﷺ پر ترک عمل سے بچ سکتا ہے۔

۶. اس موضوع پر بہت کم علماء نے قلم اٹھایا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی

علم مختلف الحدیث کی تاریخ ارتقاء و تدوین

وحی الٰہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالی بذریعہ انبیاء پیغامات بنی نوع انسان تک پہنچاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی ہیں۔ آپ جو وحی نازل ہوئی اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱. **وحی جلی/وحی متلو:** جو قرآن مجید کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

۲. **وحی خفی/وحی غیر متلو:** حدیث وسنت کے نام سے معروف ہے۔

وحی کی ہر دو اقسام کی تبلیغ نبی کریم ﷺ کی ذمہ داری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغۡ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ﴾ (۱)

اے رسول ﷺ! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی جانب نازل کیا گیا ہے اسے (آگے) پہنچا دیجئے۔

آپ پر قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کا بیان یعنی حدیث وسنت بھی نازل ہوا ہے

فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُن تَعۡلَمُ﴾ (۲)

اور اللہ تعالی نے آپ پر کتاب و حکمت نازل فرمائیں اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ جانتے تک نہ تھے۔

- امام شافعی رحمہ اللہ (ت ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

" وذكر الحكمة فسمعت من أرضى من أهل العلم بالقرآن يقول: الحكمة سنة رسول الله ﷺ " (۳)

"مجھے پورا اطمینان ہے کہ قرآن مجید میں مذکور "الحکمۃ" سے مراد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔"

---

۱ المائدة(۲): ۶۷

۲ النساء (۴): ۱۱۳

۳ الشافعي، محمد بن إدريس، الإمام: الرسالة، بيروت، دار الكتب العربي، ۲۰۰۶م، ص: ۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (ت ۷۲۸ھ) کا بھی یہی موقف ہے۔[۱]

"الغرض اکثر علماء سلف کے نزدیک "حکمت" سے مراد سنت ہے۔"

- خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه»[۲]

"آگاہ رہو! مجھے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔"

تمام علوم اسلامیہ کی ابتدا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک سے ہوتی ہے۔ بعض اوقات کسی علم اسلامی کا وجود وثبوت بڑے واضح طور پر موجود ہوتا ہے مثلاً علم قراءات اور کتابت حدیث۔

اور بسا اوقات اس علم کے قواعد وضوابط اور بنیادیں تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود ہوتی ہیں مگر مستقل طور پر بحیثیت علم وفن وہ بعد میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

علم مختلف الحدیث کا تعلق بھی اسی قسم سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں تعارض رفع کرنے کے تمام اصول، قواعد وضوابط خود استعمال فرمائے ہیں۔

جمع وتطبیق، نسخ اور ترجیح تینوں صورتیں نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ ہیں بعد میں صحابہ کرام بھی اسی طریقے پر چلتے رہے۔ قواعد واصول کا نام لیے بغیر یہ طریقے ان کے ہاں رائج تھے۔

علم مختلف الحدیث کے ارتقاء کو ہم تین ادوار میں تقسیم کرسکتے ہیں:

دور اول:

یہ دور آغاز اسلام سے لے کر دوسری صدی ہجری کے آخر تک پھیلا ہوا ہے، اس دور میں کتب احادیث نے ابھی باقاعدہ تدوین کی شکل اختیار نہ کی تھی۔ اپنے طور پر روایات کا سلسلہ جاری تھا۔ اگر مختلف ومتعارض احادیث سامنے آتیں تو اس کے اصول، ضوابط اور قواعد کے مطابق اس کا حل نکال لیا جاتا اور یہ کام انفرادی طور پر ہوتا۔ اس کی مثال صحیح بخاری میں ہے:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبْ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ

---

۱ ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، الإمام: مجموع الفتاوى ،جلد: ۱۹، الرياض، مطابع الرياض، ۱۳۹۸ھ، ص:۱۷۵

۲ أبوداؤد، سليمان بن أشعث، السجستاني، الإمام: سنن أبي داؤد، الرياض، دار السلام، ۱۹۹۸م رقم الحديث:۴۶۰۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ الْخَطَّابِ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ [1]

یعنی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پانی میسر نہ آنے کی صورت میں غسل جنابت کے لئے تیمم کے کافی ہونے کے قائل نہ تھے، جب کہ سیدنا عمار بن یاسر اس کے قائل تھے۔

اس ظاہری اختلاف کے بعد عمار بن یاسر کے آپ بیتی سنانے پر سیدنا عمر بن خطاب نے خاموشی اختیار کرلی۔

اسی طرح یہ فن اپنی ترقی کی راہ پر گامزن رہا، مگر اس کے باوجود علم اور فن کے طور پر مرتب و مدون نہ ہوا اور نہ ہی اس فن پر کوئی مستقل کتاب تالیف کی گئی۔

دور ثانی:

یہ دور تیسری صدی سے لے کر دسویں صدی کے ربع اول تک پھیلا ہوا ہے۔ اس دور میں علم مختلف الحدیث پر باقاعدہ کام ہوا، مستقل کتب لکھی گئیں جس سے اس فن نے علم کی ایک مستقل صورت اختیار کرلی۔ اس کی مثالوں کو جمع کر کے ان کا حل پیش کیا گیا۔

دور ثالث:

تیسرا دور دسویں صدی کے ربع ثانی سے لے کر دور حاضر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علم کی اہمیت کے پیش نظر علمائے حدیث ،اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ نے اس علم کے قواعد وضوابط اور اصول مرتب کئے۔

اس علم پر اب تک ہونے والے کام کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. جامعین حدیث
2. شارحین حدیث
3. علمائے اصول حدیث
4. علمائے فقہ و اصول فقہ
5. مستقل تصانیف

---

1 الصحیح للبخاری، رقم الحدیث:۳۳۸، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا. جامعین حدیث

اس میں وہ محدثین شامل ہیں جنہوں نے باقاعدہ کتب احادیث تالیف کیں۔ اور متون حدیث کے ضمن میں مختلف الحدیث پر مفید مباحث اپنی کتب میں درج فرمائیں۔ ان میں سے چند ایک قابل ذکر محدثین اور ان کی کتب حسب ذیل ہیں:

ا. ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن قاضی ابی شیبہ رحمہ اللہ (ت ۲۳۵ھ) مصنف ابن ابی شیبة

۲. ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ) الجامع الصحیح

۳. ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ) سنن أبو داؤد

۴. ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۷۹ھ) الجامع للترمذی

۵. ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ (ت ۳۱۱ھ) صحیح ابن خزیمة

۶. ابو حاتم محمد بن حبان رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ) صحیح ابن حبان

۷. ابو محمد حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ (ت ۵۱۶ھ) شرح السنة

۲. شارحین حدیث:

اس قسم میں وہ علماء کرام شامل ہیں جنہوں نے شروحات کتب احادیث میں مختلف الحدیث پر سیر حاصل مباحث تحریر فرمائیں اور اس کے بکھرے ہوئے قواعد، ضوابط اور اصول یک جا کئے۔ بعض مشہور شارحین و شروحات کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

ا. امام احمد بن محمد الخطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ) معالم السنن

۲. ابو زکریا یحیی بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت ۶۷۶ھ) المنهاج

۳. حافظ احمد بن محمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۶ھ) فتح الباری

اس کا خصوصی مطالعہ اس مقالہ کے باب چہارم میں شامل ہے۔

۴. محمود بن احمد العینی رحمہ اللہ (ت ۸۵۵ھ) عمدة القاری

۵. محمد شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمہ اللہ (ت ھ) عون المعبود

۶. محمد عبد الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۳ھ) تحفة الأحوذی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳. علمائے اصول حدیث:

اس علم کا تعلق حدیث کے ساتھ ساتھ اصول حدیث سے بھی ہے۔ اسی لیے علمائے اصول حدیث نے اپنی اپنی کتب میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض علماء اور ان کی کتب یہ ہیں:

۱. امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ (ت ۴۰۵ھ) معرفة علوم الحديث

"ذكر النوع التاسع والعشرين من علوم الحديث"

۲. ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ) الكفاية في علم الرواية

۳. حافظ عثمان بن عبدالرحمن ابن الصلاح رحمہ اللہ (ت ۶۴۳ھ) علوم الحديث

" النوع السادس والثلاثون"

۴. امام ابو زکریا یحیی بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت ۶۷۶ھ) التقريب

النوع السادس والثلاثون معرفة علوم الحديث وحكمه

۵. ابن دقیق العید رحمہ اللہ (ت ۷۰۴ھ) الاقتراح فى بيان الاصطلاح

۶. حافظ ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ھ) اختصار علوم الحديث

النوع السادس والثلاثون معرفة مختلف الحديث

۷. ابن ملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ) المقنع فى علوم الحديث

۸. حافظ عبدالرحیم بن حسین العراقی رحمہ اللہ (ت ۸۰۶ھ) الفية الحديث

۹. ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ) نزهة النظر بشرح نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر اور النكت

۱۰. محمد بن عبدالرحمن السخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۲ھ) فتح المغيث بشرح الفية الحديث

۱۱. امام ابو بکر بن عبدالرحمن السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) تدريب الراوى شرح التقريب للنواوى

النوع السادس والثلاثون معرفة مختلف الحديث وحكمه

۱۲. احمد بن مصطفی طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (ت ھ) مفتاح السعادة و مصباح السيادة ، علم تلفيق الحديث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳. محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۴۵ھ)	الرسالة المتطرفة
۱۴. محمد محمد ابوزہو	الحديث والمحدثون
۱۵. محمد محمد ابو شہبہ	الوسيط فى علوم الحديث
۱۶. ڈاکٹر محمود طحان	تيسير مصطلح الحديث
۱۷. ڈاکٹر صبحی صالح	علوم الحديث ومصطلحه
۱۸. ڈاکٹر نور الدین عتر	منهج النقد فى علوم الحديث

۴۔ علمائے فقہ و اصول فقہ:

اس گروہ میں وہ علماء شامل ہیں جنہوں نے فقہ و اصول پر کتب تالیف کی ہیں۔ اور اس فن ”مختلف الحدیث“ کا تذکرہ کیا ہے۔ بالخصوص اصول فقہ کی اکثر کتب میں اس علم کا ذکر ملتا ہے۔ چند ایک مصنفین اور ان کی تصانیف کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں:

۱. امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (ت ۲۰۴ھ)	الرسالة
۲. امام علی بن احمد بن حزم الظاہری رحمہ اللہ (ت ۴۵۶ھ)	كتاب الاحكام فى أصول الاحكام
۳. امام الحرمین عبد الملک بن عبد اللہ رحمہ اللہ (ت ۴۷۸ھ)	البرهان فى أصول الفقه
۴. امام محمد بن احمد السرخسی رحمہ اللہ (ت ۴۹۰ھ)	أصول السرخسى
۵. امام محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ (ت ۵۰۵ھ)	المستصفى من علم الأصول
۶. امام فخر الدین الرازی رحمہ اللہ (ت ۶۰۶ھ)	المحصول فى علم اصول الفقة
۷. امام علی بن محمد بن محمد آمدی رحمہ اللہ (ت ۶۳۱ھ)	كتاب الاحكام فى أصول الاحكام
۸. امام ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی رحمہ اللہ (ت ۷۹۰ھ)	الاعتصام
المواففقات فى اصول الشريعة	
۹. شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم الدہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۹ھ)	حجة الله البالغة
الإنصاف فى بيان سبب الإختلاف	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰. امام شوکانی رحمہ اللہ (ت ۱۲۵۰ھ) ارشاد الفحول

۵. مستقل تصانیف:

یہ گروہ ان علماء اور محدثین پر مشتمل ہے جنہوں نے "مختلف الحدیث" پر مستقل کتب تالیف کی ہیں۔مشاہیر اہل علم، محدثین اور ان کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔امام شافعی رحمہ اللہ۔آپ نے فقہ پر اپنی مشہور زمانہ کتاب "الام" میں جلد عاشر مکمل طور پر "اختلاف الحدیث" پر تالیف کی ہے اور اس کے علاوہ ایک مستقل کتاب "اختلاف الحدیث" تالیف کی۔

۲. تاویل مختلف الحدیث أبو محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة الدينوری رحمہ اللہ (ت۲۷۶ھ)

۳. اختلاف الحديث أبو يحيى زكريا بن يحيى الساجی رحمہ اللہ (ت۳۰۷ھ)[1]

۴. تهذيب الآثار و تفصيل الثابت عن رسول الله ﷺ من الأخبار أبو جعفر محمد بن جرير الطبری رحمہ اللہ (ت۳۱۰ھ)

۵. مشكل الآثار أبو جعفر محمد بن سلامة الطحاوی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ)

۶. شرح معانی الآثار أبو جعفر محمد بن سلامة الطحاوی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ)

۷. رسالة فی المشكل أبو بكر محمد بن قاسم بن بشار الأنباری رحمہ اللہ (ت۳۲۸ھ)

۸. أعلام السنن أبو سليمان محمد بن محمد الخطابی رحمہ اللہ (ت۳۸۸ھ)

۹. معالم السنن شرح سنن ابی داؤد أبو سليمان محمد بن محمد الخطابی رحمہ اللہ (ت۳۸۸ھ)

۱۰. مشكل الحديث وبيانه أبو بكر محمد بن حسن فورك رحمہ اللہ (ت۴۰۶ھ)

۱۱. تاويل متشابه الأخبار أبو منصور عبد القاهر بن طاهر البغدادی رحمہ اللہ (ت۴۲۹ھ)

۱۲. مختصر مشكل الآثار أبو الوليد سليمان بن خلف الباجی القاضی رحمہ اللہ (۴۷۴ھ)

۱۳. تقييد المهمل وتمييز المشكل حسين بن محمد الجيانی رحمہ اللہ (۴۹۸ھ)

۱۴. شرح مشكلات الصحيحين قاضی عياض اليحصبی (ت۵۴۴ھ)

۱۵. الافصاح عن معانی الصحاح يحيى بن محمد بن هبيرة (ت۵۶۰ھ)

---

۱ الرسالة المستطرفة لمحمد بن جعفر الكتابي، ص:۱۱۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦. شرح مشكلات الصحيحين المستخرج من مشارق الأنور أبو اسحاق إبراهيم بن يوسف بن قرقول(ت٥٦٩ھ)

١٧. مختار الاعتبار فى بيان الناسخ والمنسوخ من الآثار أبو بكر محمد بن موسى بن عثمان الحازمي(ت ٥٨٤ھ)

١٨. كشف مشكل حديث الصحيحين أبو الفرج عبد الرحمن بن على بن الجوزى(ت٥٩٧ھ)

١٩. التحقيق الافهام فى حديث الإختلاف أبو الفرج عبد الرحمن بن على ابن الجوزى(ت٥٩٧ھ)

٢٠. تنبيه الافهام فى مشكل احاديثه عليه السلام عبد الجليل بن موسى الأوسى الأنصارى(ت٦٠٨ھ)

٢١. شرح مشكل البخارى محمد بن سعيد بن يحيى الدبيثى (ت٦٢٧ھ)

٢٢. المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم أحمد بن عمر القرطبى الانصارى(ت٦٥٦ھ)

٢٣. شواهد التوضيح والتصحيح لمشكلات الصحيح محمد بن عبد الله بن مالك النحوى (٦٧٢ھ)

٢٤. مشكل الصحيحين خليل بن كيكدى بن عبد الله (٧٦١ھ)

٢٥. المعتصر من المختصر من مشكل الآثار أبو يوسف بن موسىٰ الحنفى(ت٨٠٣ھ)

٢٦. العقد الجلي في حل اشكال الجامع الصحيح احمد الكردي، (ت ٧٦٣ھ)

٢٧. الافهام لما فى صحيح البخارى من الإبهام عبد الرحمن بن عمر البلقينى(ت٨٢٤ھ)

٢٨. تيسير منهل القارى فى تفسير مشكل البخارى محمد بن محمد بن محمد بن يوسف الشافعى (ت٨٥٣ھ)

٢٩. إغاثة المستغيث في حل إشكالات الحديث أبو بكر بن عبد الرحمن السيوطي(ت٩١١ه)

٣٠. التوشيح في مشكلات الجامع الصحيح أبو بكر بن عبد الرحمن السيوطي(ت٩١١ه)

٣١. مشكلات الاحاديث النبوية وبيانها عبد الله بن علي القصيمي(ت١٣٥٣ه)

٣٢. مشكلات الأحاديث والجمع بين النصوص المتعارضة زكريا علي يوسف

٣٣. التعارض والترجيح عند الأصوليين دائرهما في الفقه الإسلامي الدكتور محمد بن إبراهيم الخفناوي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴. مختلف الحديث بين المحدثين والأصوليين الفقهاء الدكتور اسامة بن عبد الله خياط امام وخطيب المسجد الحرام

۳۵. مختلف الحديث بين الفقهاء والمحدثين . الدكتور نافذ حسين حماد

۳٦. منهج التوفيق والترجيح بين مختلف الحديث . عبد المجيد السوسوة

۳۷. احاديث العقيدة التي يوهم ظاهر التعارض في الصحيحين سليمان بن محمد الدبيخي

۳۸. دفع التعارض عن مختلف الحديث حسن مظفر الروز

۳۹. التعارض والترجيح بين الأدلة الشرعية . عبد اللطيف بن عبد الله بن عزير للبرزنجي

۴۰. حقيقة التعارض بين أدلة الكتاب والسنة . الدكتور حسين مطاوع الترتوري

۴۱. دفع ما يوهم التعارض بين قول الرسول وفعله وتقريره . الدكتور سعود بن فرحان الحبلاني العنزي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث:

مختلف الحدیث اور عصر حاضر

یہود و نصاریٰ اور ہنود و دشمنان اسلام کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا ارتقاء کسی صورت گوارا نہیں، ان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا جائے اور قرآن وحدیث پر ان کے ایمان کو متزلزل کیا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے میں کوشاں ہیں۔ ثقافتی، تہذیبی، معاشی اور صلیبی حملے اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق، مراکش، تیونس، شام لیبیا اور سوڈان پر یلغاریں اور پاکستان میں ڈرون حملے اور خودکش دھماکے مسلمانوں کو زنجیر غلامی میں جکڑنے کا تسلسل ہے۔

مگر ان تمام تر ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود دشمنان اسلام ہمیشہ کی طرح اپنی کوششوں میں بری طرح ناکام رہے ہیں اور مسلمانوں کے قرآن وحدیث پر ایمان ویقین کو متزلزل نہیں کرسکے۔

انہوں نے استشراق کے نام پر ایک علمی تحریک شروع کی جس کا آغاز سترہویں صدی عیسویں میں لندن، پیرس، کیمرج، گلاسکو اور برلن وغیرہ کی یونیورسٹیز میں تدریس علوم شرقیہ کے شعبہ جات قائم کرکے کیا۔ اور انہوں نے اپنے لٹریچر کے ذریعے، قرآن، صاحب قرآن اور حدیث رسول ﷺ پر رکیک حملوں کا سلسلہ شروع کردیا۔

قرآن مجید میں تاویل و تحریف کے لئے لغت عرب، عقلی وسائنسی معلومات کو بنیاد بنا کر من مانی تفسیریں کرنے کی سعی نا مشکور کی گئی۔ کبھی حدیث و سنت کی استنادی حیثیت کو مشکوک ٹھہرانے، عہد نبوت میں عدم تدوین حدیث کے شوشے چھوڑے گئے کبھی روایت بالمعنی اور فتنہ وضع حدیث کا سہارا لے کر حدیث کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ کبھی حدیث کو عجمی سازش تو کبھی" مختلف الحدیث" کی بنیاد پر مسلمانوں کے اپنے نبی ﷺ، آپ کی احادیث اور اسلامی روایات پر اعتماد کو مجروح کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی۔

بلکہ اب تو پوری دنیا بالعموم اور امریکہ ویورپین ممالک میں بالخصوص اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے ان کی رات کی نیندیں حرام کردی ہیں۔ ان کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ اخلاقیات کی تمام حدود وقیود کو پھلانگ کر نبی کریم ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کرکے اپنے خبث باطن ظاہر کررہے ہیں۔

مستشرقین میں سر فہرست گولڈ، اسپرنگر، شاخت، ڈوزی اور رابسن وغیرہ ہیں۔ ان کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ بعض احادیث بظاہر باہم متعارض ہیں۔ گولڈزیہر نے اپنی کتاب" العقیدة الشرعیة" ومیں شاخت نے" اصول الفقه" میں اور فریڈم جیوم نے" الاسلام" میں اس اعتراض کو اچھال اچھال کر رائی سے پہاڑ بنا کر پیش کیا ہے۔

بد قسمتی یہ ہے کہ ان کو مسلمانوں کی صفوں میں میر جعفر و صادق میسر آ گئے ہیں جو مغربی مفکرین کے علمی رعب سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خائف ہو کر انہیں کی زبان بولتے ہوئے مسلمانوں کے علمی سرمائے کو شکوک ثابت کرنے کے لئے ان کے شانہ بشانہ چل نکلے ہیں۔

عالم عرب سے طہ حسین، ڈاکٹر علی حسین عبد القادر، محمود ابوریہ، استاذ احمد امین جیسے معروف سکالرز ان مغربی مفکرین سے متاثر ہو کر فتنہ انکار حدیث کا شکار ہو گئے۔

جب کہ برصغیر میں سر سید احمد خان، عبد اللہ چکڑالوی، حافظ اسلم جیراج پوری، غلام احمد پرویز، مولوی چراغ علی، تمنا عمادی پھلواری، علامہ عنایت اللہ خان المشرقی وغیرہ مسلمانوں میں فتنہ انکار حدیث کو پروان چڑھاتے رہے۔ موجودہ دور میں فتنہ غامدیت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو تجدد کے نام پر عوام الناس میں مشکوک وشبہات کے بیج بو رہا ہے۔

اس سارے حالات کے پیش نظر عالم اسلام میں بیداری کی ایک لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ راسخ العقیدۃ مسلم سکالرز نے ان کے اعتراضات کا ترکی بہ ترکی مسکت جواب دیا جس کے نتیجے میں اس فتنہ کے خلاف نہایت قیمتی اور وقیع وضخیم لٹریچر تیار ہو چکا ہے۔

موجودہ حالات میں علم مختلف الحدیث کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور مسلم مفکرین و سکالرز کے لئے لازم ہے کہ مستشرقین، منکرین حدیث اور ملحدین ومتجددین کی طرف سے حدیث پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کا علمی محاسبہ کریں، عوام الناس کے اذہان میں بوئے گئے شکوک وشبہات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور ان کی جگہ نبی کریم ﷺ کی ذات وحدیث سے محبت وعقیدت کا ولولہ پیدا کریں۔

یہ علمی مقالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک ادنی سی کوشش ہے۔ اللہ تعالی اس ذمہ داری پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

بابِ دوم

تعارض واختلاف حدیث۔ حقیقت

شرائط، اسباب

فصل اول: تعارض و اختلاف حدیث کی حقیقت

فصل ثانی: تعارض و اختلاف کی شرائط

فصل سوم: تعارض و اختلاف کے اسباب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فصلِ اوّل

تعارض و اختلاف حدیث کی حقیقت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض واختلاف حدیث کی حقیقت

ہر انسان کی عقل، سوچنے کا طریقہ اور عادت دوسرے انسان سے مختلف ہے۔ ایک شخص کسی چیز کو اپنے لئے مفید تصور کرتا ہے تو بعینہ اسی چیز کو دوسرا شخص اپنے لئے ضرر رساں متصور کرتا ہے۔ کوئی انسان ایک چیز کو پسند کرتا ہے تو دوسرا اسی چیز کو ناپسند کرتا ہے۔ طبائع، عادات اور عقول کا یہ تفاوت واختلاف قدرتی، فطرتی اور طبعی امر ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ ٱلنَّاسَ أُمَّةً وَٰحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴾[1]

" اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر ایک گروہ کر دیتا۔ وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے۔ سوائے ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے۔ انہیں تو اسی لیے پیدا کیا ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین حالات وواقعات، زبان مکان اور ماحول وطبائع کے تبدیل ہونے سے بدلتے رہتے ہیں۔ اگر آج کوئی چیز ایک انسان اپنے لیے مفید سمجھتا ہے تو وہی چیز آئندہ اس کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے۔ نتیجتاً اس میں تبدیلی کرنا پڑتی ہے۔ پہلی شرائع سماویہ کے احکام کے مختلف ہونے کا بڑا سبب بھی یہی ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴾[2]

"تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔"

حدیث میں ہے:

« الأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلاَّتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ »[3]

یعنی تمام انبیاء کا دین ایک تھا اور دستور، طریقے اور شریعتیں مختلف تھیں۔ ایک شریعت میں بعض چیزیں حرام تو دوسری میں حلال تھیں، بعض میں کسی مسئلے میں تشدید تھی تو دوسری میں تخفیف۔

شریعت محمدی زمان ومکان کی تمام حدود وقیود سے مبرا ہے، یہ پہلی شرائع کی ناسخ اور تمام انسانیت کی فوز وفلاح کی ضامن

---

۱ ہود ۱۱: ۱۱۸، ۱۱۹

۲ المائدة ۵: ۴۸

۳ البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الأنبياء: ۸۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور خود حق سبحانہ اس کے محافظ ہیں۔ لہذا کلام الٰہی میں کسی بھی تعارض واختلاف کا وجود ناممکن ومحال ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴾ (۱)

”کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔“

◉ امام شاطبی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

" إن الله سبحانه وتعالي أنزل القرآن مبرأً عن الإختلاف والتضاد، ليحصل فيه كمال التدبر والإعتبار.... فدل معنى الآية علي أنه برئ من الإختلاف، فهو يصدق بعضه بعضا ويعضد بعضه بعضا.... ولذلك لما سمعته أهل البلاغة الأدنى والفصاحة الأهلية- وهم العرب- لم يعارضوه ولم يغيروا في وجه اعجازه بشئ مما نفى الله تعالى عنه، وهم احرص ما كانوا على الإعتراض فيه والغض من جانبه، ثم لما اسلموا وعاينوا معانيه وتفكروا في غرائبه، لم يزدهم البحث الابصيرة في أنه لا اختلاف فيه ولا تعارض ، والذي نقل من ذلك يسير توقفوا فيه توقف المسترشد حتى يرشدوا إلى وجه الصواب أو توقف المثبت في الطريق "(۲)

” اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اختلاف وتضاد کی ہمہ اقسام سے مبرا نازل فرمایا ہے تاکہ اس پر مکمل طور پر تدبر و اعتبار حاصل ہو، اس آیت کا مفہوم اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اختلاف سے پاک ہے، پورا قرآن ایک دوسرے کا مصدق ومؤید ہے، اس کے الفاظ ومعانی میں کوئی اختلاف، تعارض اور تضاد نہیں ہے۔
عہد نبوی ﷺ کے فصیح وبلیغ عرب لوگ قرآن مجید میں تعارض واختلاف کی جستجو کی خواہش کے باوجود اس میں پوری طرح ناکام رہے۔ پھر جب وہ دولت ایمان سے مالا مال ہوئے اور قرآن مجید کے غریب الفاظ ومعانی پر تفکر وتدبر کیا تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ قرآن مجید میں کوئی تعارض، تضاد اور اور اختلاف نہیں ہے۔ اور جہاں عاجز ہوئے رشد وہدایت کے منتظر رہے۔“

---

۱ النساء ۴: ۸۲

۲ الشاطبي، الإعتصام، جلد: ۲، قاهرة،المكتبة التجارية الكبرى، ۱۳۳۲ھ،ص: ۳۰۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید ہر طرح کے اختلاف، تعارض اور تضاد سے پاک ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

ان القرآن لم ینزل یکذب بعضه بعضا بل یصدق بعضه بعضا فما عرفتم منه فاعملوا به وما جهلتم منه فردوه الی عالمه (۱)

وفی روایة: انما نزل کتاب الله یصدق بعضه بعضا فلا تکذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فکلوه الی عالمه[۲]

ان قرآنی آیات ایک دوسرے کی تکذیب کے لئے نہیں بلکہ تصدیق کے لئے نازل ہوئی ہیں قرآن کے جس حکم کا تمہیں علم ہو جائے اس پر عمل کرو اور جو تم سے او جھل و مخفی رہے اس کے متعلق کسی عالم سے پوچھ لو۔

حدیث وسنت بھی وحی الٰہی میں شامل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾[۳]

”اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کرتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔“

لہذا جو چیز منزل من اللہ ہو اس میں تعارض، اختلاف اور تضاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ حدیث میں بھی حقیقتاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی غلطی سرزد ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر برقرار رکھیں۔ کیونکہ آپ کی حدیث بشمول ہمہ اقسام ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾[۴]

”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔“

---

۱ ابن حنبل، أحمد بن محمد، الإمام: المسند، جلد: ۲ ،بیروت ، دار الفکر ، ۱۹۸۷م، ص:۱۸۱

۲ البخاري، محمد بن إسماعیل، الإمام: خلق افعال العباد ،بیروت،المکتب الإسلامي، ۱۹۹۰م: ص ۷۸

۳ النجم ۵۳: ۳-۴

۴ الأحزاب ۳۳: ۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أما لكم في أسوة..... الحديث [1]

"کیا میں تمہارے لیے نمونہ نہیں ہوں؟"

کیوں نہیں آپ تمام اہل ایمان کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ ان ادلہ شرعیہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرآن وحدیث میں تعارض حقیقی ممکن نہیں بلکہ وہ محکم، ایک دوسرے کے مؤید وموافق ہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ مختلف الحدیث کا کیا مفہوم ہے؟ نیز ہمیں قرآن وحدیث میں اختلاف، تعارض اور تضاد کیوں نظر آتا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں احادیث رسول اللہ ﷺ میں جو بظاہر اختلاف محسوس ہوتا ہے۔ در حقیقت اس کا سبب علم وعقل کی کوتاہی وکمی ہے حقیقتاً اس میں کوئی اختلاف وتعارض نہیں ہے۔

اس بات کی وضاحت کے لئے چند محدثین کرام اور علماء اصول کے اقوال حسب ذیل ہیں:

⦿ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

" وأولى أن لا يشك عالم في لزومها، وأن يعلم أن أحكام الله ثم أحكام رسوله لا تختلف، وإنما تجري على مثال واحد" [2]

"یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ کوئی اہل علم حدیث پر عمل لازم ہونے میں شک نہ کرے، اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ، رسول ﷺ کے احکام ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں کوئی باہمی اختلاف وتعارض نہیں۔"

⦿ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (ت ۳۱۱ھ) نے صدیوں پہلے یہ چیلنج کیا تھا کہ

"" لا أعرف أنه روي عن رسول الله ﷺ حديثان بإسنادين صحيحين متضادان، فمن كان عنده فليأت به حتى اؤلف بينهما" [3]

"رسول اللہ ﷺ کی دو صحیح احادیث باہم متعارض ومتضاد نہیں ہو سکتیں۔ جس شخص کے پاس ہوں وہ میرے پاس لائے میں ان میں جمع وتطبیق کر کے رفع تعارض کرتا ہوں۔"

---

۱ مسلم بن حجاج، القشيري، الجامع الصحيح، رياض، دار السلام، ۱۹۹۸م، رقم الحديث: ۱۵۶۲

۲ الرسالة للشافعي، ص: ۷۳

۳ الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي: ص۶۰۶، مقدمة ابن الصلاح: ص۱۶۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ ابن جعفر الباقلانی رحمہ اللہ (۴۰۳ھ) فرماتے ہیں:

" وكل خبرين علم أن النبيﷺ تكلم بهما، فلا يصح دخول المعارض فيهما على وجه، وان كا ظاهرهما متعارضين"(۱)

" ہر دو احادیث جن کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ صحیح سند سے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں ان میں کسی بھی صورت تعارض وتضاد ممکن نہیں اگرچہ وہ بظاہر متعارض ومتضاد ہی محسوس ہوں۔"

⦿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

" متى علم أن مولين ظاهرهما التعارض ونفى أحدهمالموجب الآخر..... مع العلم باحالة مناقضته ﷺ في شيئ" (۲)

"جب یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ کی وہ دو احادیث جو بظاہر متعارض نظر آتی ہیں تو ان میں تطبیق وجمع ضروری ہے کیونکہ یہ بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ کی احادیث میں تعارض وتضاد محال ہے۔"

⦿ امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ (ت ۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

" صح أنه لا تعارض ولا اختلاف في شيء من القرآن والحديث الصحيح،.... وبطل مذهب من أراد ضرب الحديث بعضه ببعض، أو ضرب الحديث بالقرآن وصح أنه ليس شيء من كل ذلك مخالفا لسائره ، علمه من عمله وجهله من جهلة...... وكل ذلك كلفظة واحدة، وخبر واحد، موصول بعضه ببعض ، ومضاف بعضه إلى بعض، ومبنى بعضه على بعض" (۳)

"یہ بات درست ہے کہ قرآن مجید اور حدیث صحیح میں کہیں کوئی اختلاف وتضاد نہیں اور احادیث کو آپس میں یا حدیث کو قرآن سے ٹکرانے والے کا موقف باطل ہے۔ خوش نصیب ہے جس نے یہ بات سمجھ لی اور بدنصیب ہے جو اس سے جہالت میں رہا۔ قرآن وحدیث ایک لفظ، ایک خبر کی طرح ہیں جو ایک دوسرے سے باہم ملے ہوئے

---

۱ الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي: ص۲۰۶، ۲۰۷

۲ الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي: ص ۲۰۷

۳ ابن حزم، علي بن أحمد، الإمام، الظاهري: الإحكام في أصول الأحكام، جلد:۱ ، بيروت، دار الكتب العلمية، س ن ن، ص: ۱۷۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک دوسرے کی طرف منسوب ہیں اور ایک دوسرے پر ان کی بنیاد ہے۔"

◉ امام خباری رحمہ اللہ (ت ۶۹۱ھ) فرماتے ہیں:

" وهذه الحجج لا تتعارض في أنفسها وضعا.... وإنما يقع التعارض لجهلنا بالناسخ والمنسوخ" [۱]

دلائل شرعیہ میں حقیقی تعارض وتضاد نہیں ہوتا۔...تعارض کا سب سے بڑا سبب ناسخ ومنسوخ سے ہماری لاعلمی ہے۔

◉ امام نسفی رحمہ اللہ (۷۱۰ھ) فرماتے ہیں:

" اعلم أن الحجج الشرعية من الكتاب والسنة لا يقع فيها التعارض والتناقض حقيقة، وإنما يقع التعارض فيما بيننا لجهلنا بالناسخ والمنسوخ وجهلنا بالتاريخ، حتى إذا علم التاريخ لا تقع المعارضة بوجه" [۲]

"یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہیں کہ کتاب وسنت میں حقیقتاً کوئی تعارض وتضاد نہیں۔ یہ تعارض محض ناسخ ومنسوخ اور تاریخ سے ہماری ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب تاریخ معلوم ہو جاتی ہے تو تعارض کسی صورت میں باقی نہیں رہ سکتا۔"

◉ امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (ت ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

"لا تعارض بحمد الله بين أحاديثه الصحيحة، فإذا وقع التعارض ، فإما أن يكون أحد الحديثين ليس من كلامه صلى الله عليه وسلم وقد غلط فيه بعض الرواة مع كونه ثقة ثبتا، فالثقة يغلط، أو يكون أحد الحديثين ناسخا للآخر إذا كان مما يقبل النسخ ، أو يكون التعارض في فهم السامع، لا في نفس كلامه صلى الله عليه وسلم فلا بد من وجه من هذه الوجوه الثلاثة:

وأما حديثان صحيحان صريحان متناقضان من كل وجه، ليس أحدهما ناسخا للآخر،

---

۱ الخباري، عمر بن محمد بن عمر، الإمام، الأصولي: المغني في أصول الفقه، مكة المكرمة، أحياء التراث الإسلامي، ۱۴۰۳ھ، ص:۲۲۴

۲ النسفي، عبد الله بن محمد، حافظ الدين، كشف الأسرار في شرح المنار، جلد: ۲ بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۴۰۶ه، ص: ۸۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهذا لا يوجد أصلا، ومعاذ الله أن يوجد في كلام الصادق والمصدوق الذي لا يخرج من بين شفتيه إلا الحق" [۱]

" اللہ کا شکر ہے احادیث صحیحہ میں کوئی تعارض نہیں ہے، جہاں کہیں تعارض محسوس ہو گا وہاں تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت موجود ہو گی:

ا. دونوں احادیث میں سے ایک کلام مصطفی ﷺ نہ ہو گا بلکہ کسی راوی سے غلطی سے آپ کی طرف سے نسبت ہو گئی ہو گی ثقہ راوی سے بھی غلطی ممکن ہے۔

۲. دونوں احادیث میں سے ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہو گی۔

۳. حدیث رسول ﷺ میں تعارض کی بجائے فہم سامع میں تعارض ہو گا۔

جہاں تک دو احادیث کا " من كل الوجوه متناقض " ہونے کا تعلق ہے کہ وہاں نسخ بھی ممکن نہ ہو۔ تو یہ ناممکن و محال ہے، معاذ اللہ اس مخبر صادق کے کلام میں تعارض و تضاد کیسے ہو سکتا ہے؟ جس کے لب مبارک سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

⦿ امام شاطبی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

" التعارض بين الخبرين إنما هو لخلل في الإسناد بالنسبة الى ظن المجتهد وأما في نفس الأمر فلا تعارض " [۲]

" دو احادیث میں پائے جانے والے تعارض کا سبب مجتہد کے اجتہاد کی غلطی ہو سکتی ہے حقیقت میں کوئی تعارض نہیں۔"

در حقیقت مستشرقین، ملحدین، منکرین حدیث اور متجددین کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ فن حدیث کے اسرار و رموز اور لطائف و دقائق سے واقف نہیں ہوتے ورنہ وہ علماء جن کی ذخیرہ احادیث پر گہری نظر ہے وہ اس بات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ فضائل، معجزات، اخلاق، رقاق اور جنت و جہنم کی احادیث میں ظاہری تعارض نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف احکام کی چند احادیث میں ظاہری تعارض پایا جاتا ہے جسے محدثین و فقہاء نے رفع کر دیا ہے۔

متجددین معترضین اور منکرین حدیث سے چند ایک سوال ہیں کہ

---

۱ ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، الإمام: زاد المعاد في هدي خير العباد، جلد: ٤، بيروت ،مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۴م،ص: ۱۴۹

۲ تدريب الراوي للسيوطي: ۲/ ۲۰۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں بھی بظاہر تعارض آئے اسے ساقط الاعتبار قرار دینے کا قاعدہ جس نے بنایا ہے؟

اس کی حیثیت کیا ہے؟

اگر بعض قرآنی آیات میں بظاہر تعارض نظر آئے تو انہیں بھی ساقط الاعتبار قرار دے کے رد کر دیا جائے گا۔ ذیل میں چند قرآنی آیات کی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں بظاہر اختلاف و تعارض محسوس ہوتا ہے:

ا. قرآن مجید میں ہے:

﴿ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا جَآنٌّ ﴾ (۱)

"اس دن کسی انسان اور جن سے ان کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔"

دوسری آیت میں ہے:

﴿ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عَمَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴾ (۲)

"اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان سب کی بابت ان سے بازپرس کی جائے گی۔"

ایک اور مقام پر ہے:

﴿ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ (۳)

"یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس کی بابت بازپرس کی جانے والی ہے۔"

پہلی آیت میں ہے کہ کسی انسان اور جن سے اس کے گناہ کے متعلق بازپرس نہیں ہوگی۔

جبکہ دوسری اور تیسری آیات میں اعمال و افتراء کے متعلق پوچھ گچھ کا ذکر ہے۔

۲. قرآن کریم میں ہے:

﴿ وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا ﴾ (۴)

"اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔"

ا الرحمن ۵۵ :۳۹

۲ العنکبوت ۲۹:۱۳

۳ النحل ۱۶: ۹۳

۴ النساء ۴ : ۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت میں ہے:

﴿وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ (۱)

"اللہ پروردگار کی قسم ہم مشرک نہ تھے۔"

پہلی آیت میں ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالی سے کوئی بات چھپا نہیں سکے گا۔

جبکہ دوسری آیت میں ہے کہ وہ اللہ تعالی کی قسمیں اٹھا اٹھا کر کہیں گے کہ ہم مشرکین نہ تھے۔ حالانکہ ان کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں۔

۳. قرآن مجید میں ہے:

﴿وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ أَعْمَىٰ﴾ (۲)

"اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔"

دوسری جگہ ہے:

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ (۳)

"پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔"

پہلی آیت میں ہے کہ قیامت کے دن مجرمین اندھے اٹھیں گے۔ جبکہ دوسری آیت میں ہے کہ دیکھ رہے ہوں گے۔

۴. قرآن حکیم میں ہے:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (۴)

"کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

دوسری آیت میں ہے:

﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ (۵)

"البتہ یہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی۔"

---

۱ الأنعام۶: ۲۳

۲ طه ۲۰: ۱۲۴

۳ الزمر۳۹: ۶۸

۴ فاطر۳۵: ۱۸

۵ العنکبوت۲۹: ۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

جبکہ دوسری آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مجرمین اپنے علاوہ دوسروں کے بوجھ نہ اٹھائیں گے۔

۵.اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَإِذَا نُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٖ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ ﴾ (۱)

”پس جب کہ صور میں پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی پوچھ گچھ۔“

دوسری آیت میں ہے:

﴿ فَأَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖ يَتَسَآءَلُونَ ﴾ (۲)

”ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے پوچھیں گے۔“

پہلی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ بروز قیامت لوگ آپس میں سوال وجواب نہیں کریں گے۔

جبکہ دوسری آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے سوال وجواب کریں گے۔

کیا ان آیات اور ان جیسی بیسیوں دیگر آیات کے ظاہری تعارض کے پیش نظر انہیں اذا تعارضا تساقطتا (۳) کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا یا ان میں جمع و تطبیق کی کوئی توجیہ پیش کی جائے گی؟

یقیناً منکرین حدیث، متجددین اور ان کے ہم نوا ان قرآنی آیات کی کوئی ایسی توجیہ کریں گے جس سے ان کا تعارض رفع ہو جائے۔

اگر قرآنی آیات کے ظاہری تعارض کو رفع کرنے کے لئے جمع و تطبیق یا کوئی اور توجیہہ پیش کرنا روا ہے تو یہ احادیث کے ظاہر تعارض واختلاف کو رفع کرنے کے لئے کیوں ناروا ہے؟

الحاصل:

مذکورہ بالا دلائل سے حسب ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

ا. آیات قرآنیہ میں باہم کوئی تعارض واختلاف نہیں۔

ا المؤمنون ۲۳: ۱۰۱

۲ الصآفات ۳۷: ۵۰

۳ ملا جیون، أحمد بن سعید، الفقیه: نور الأنوار في شرح المنار، جلد: ٤ بتحقیق وتعلیق حافظ ثناء الله زاهدي، صادق آباد، الجامعة الإسلامیة، ۱۹۹۸م، ص: ۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ تعارض واختلاف حدیث۔ حقیقت....

۲. احادیث رسول ﷺ میں حقیقی طور پر کوئی تعارض، تضاد اور اختلاف نہیں۔

۳. ہمیں محسوس ہونے والا تعارض واختلاف محض ظاہری ہے۔

۴. انسانی عقل وعلم کی کمی، جمع وتطبیق، ناسخ ومنسوخ اور طرق ترجیح سے عدم واقفیت تعارض ظاہری کے بڑے اسباب ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فصلِ ثانی

تعارض اور اس کی شرائط

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض اور اس کی شرائط

مختلف الحدیث کی بحث میں ایک لفظ "تعارض" بھی مستعمل ہے۔ضروری ہے کہ اس کی شرائط بیان کرنے سے پہلے وضاحت کے لئے غاس کی لغوی اور اصطلاحی تعریفات ذکر کر دی جائیں۔

اس میں دو مباحث ہیں:

مبحث اول: تعارض لغۃً واصطلاحاً

مبحث ثانی: تعارض کی شرائط

تعارض

باب تفاعل سے مصدر ہے جو کہ دو یا زیادہ فاعل کا متقاضی ہے۔

جب "تعارض الدلیلان" بولا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے۔

"تشارك الدليلان في التعارض الذي وقع بينهما" تعارض میں دو دلائل شریک ہیں۔

یہ لغوی طور پر کئی معانی میں مستعمل ہے۔چند اہم معانی یہ ہیں:

١ .المنبع: عرض عارض أى حال حائل ومنع مانع [1]

عارض کا مطلب ہے حائل اور مانع۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ﴾[2]

"اور اللہ کو اپنی قسموں کا (اس طرح) نشانہ نہ بناؤ کہ بھلائی، پرہیز گاری اور لوگوں کے درمیان کی اصلاح چھوڑ بیٹھو۔"

---

١ الأزهري، محمد بن أحمد، ابو منصور، تهذيب اللغة، جلد: ١ قاهرة، الدار المصرية، س ن، ص: ۴۵۴، ۴۵۵

٢ البقرة ٢: ٢٢۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲.المقابلة:

عرب کہتے ہیں:

عارض الشيء بالشيئ معارضة: قابل

کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابلہ میں پیش کرنا۔

عارضت كتابي بكتابه أى قابلته [۱]

یعنی میں نے اپنی کتاب اس کی کتاب کے مقابلہ میں پیش کی۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:

إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي [۲]

جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک دفعہ دور کرتے تھے۔اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ جیسے میں اپنا آخری وقت خیال کر رہا ہوں۔

◉ ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

" المعارضة : المقابلة (۳)

یہاں حدیث میں معارضہ سے مراد مقابلہ ہے۔

۳. الظهور:

◉ لسان العرب میں ہے:

عرض له امركذا أي ظهر عرضت عليه أمر كذا، اظهرته له وابررزته إليه [۴]

"عرض بمعنی ظہور ہوناں ظاہر ہونا۔"

---

۱ لسان العرب لإبن منظور:۷/ ۱۷۹

۲ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:۳۴۲۶،الصحيح لمسلم، رقم الحديث:۲۴۵۰

۳ ابن الأثير، مبارك بن محمد، الجزر ي، لإبن اثير، لنهاية في غريب الحديث:۷/ ۱۷۹

۴ لسان العرب لإبن منظور:۷/ ۱۶۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٖ لِّلۡكَٰفِرِينَ عَرۡضًا﴾ [۱]

”اس دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے ظاہر کر کے کھڑا کر دیں گے۔“

⦿ امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" عرضنا أي أبرزناها و أظهرناها للكافرين " [۲]

۴. المجانبة:

⦿ عرب کہتے ہیں:

" عارضه معارضة وعراضا، جانبه وعدل عنه" [۳]

”معارضہ سے مراد ایک جانب کو ہٹ جانا۔“

۵. المماثلة والمساواة:

⦿ عرب کہتے ہیں:

" عارض فلان فلانا بصنعيه، أي: أتى إليه بمثل ما أتي " [۴]

”فلاں نے فلاں کی مثل کام کیا۔“

٦. کوئی نئی چیز پیدا ہونا/طاری ہونا:

امراض کو اعراض اسی لیے کہا جاتا ہے۔

---

۱ الکهف۱۸: ۱۰۰

۲ ابن جرير، الطبري: جامع البيان في تأويل آي القرآن، جلد: ۸، بيروت ، دار الكتب العربي، ۱۹۹۰م،ص:۲۱۹

۳ البستاني، عبد الله، : البستان، جلد: ۲، بيروت، المطبعة الأمريكانية، ۱۹۳۰م،ص:۱۵۵۳، القاموس المحيط لفيروز آبادي:ص: ۸۳۴،مادة عرض،لسان العرب لإبن منظور: ۷/ ۱۸۶،مادة عرض

۴ المصباح المنير للفيومى:۱/ ۵۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف:

اکثر محدثین نے تعارض کی الگ سے کوئی تعریف نہیں کی۔ وہ اسے مختلف الحدیث کے ضمن ہی میں ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ علماء اصول فقہ نے اس کی مختلف تعریفات کی ہیں۔ جن میں چند اہم تعریفات حسب ذیل ہیں:

⦿ امام ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اقتضاء كل من الدليلين عدم مقتضى الآخر " [۱]

"ہر دلیل دوسری دلیل کے حکم کی نفی کرے تو اسے تعارض کہتے ہیں۔

⦿ امام نفسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" تقابل الحجتين على السواء لامزية لإحداهما في حكمين متضادين" [۲]

" دو دلیلوں کا برابری کی بنیاد پر اس طرح تقابل کرنا کہ دونوں متضاد حکموں میں سے کسی ایک کے لئے کوئی خصوصیت نہ پائی جائے۔"

⦿ امام یحییٰ رہاوی رحمہ اللہ (ت ۹۴۲ھ) فرماتے ہیں:

" إنه تقابل الحجتين المتساويتين على وجه لا يمكن الجمع بينهما" [۳]

" دو یکساں دلیلوں کا اس طریقہ سے تقابل کرنا کہ ان میں جمع و تطبیق ممکن نہ ہو۔"

⦿ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" هو أن يقتضي أحد الدليلين حكما في واقعة خلاف ما يقتضيه الدليل الآخر فيها" [۴]

" دو دلیلوں میں سے ایک کا حکم ایسی چیز کا تقاضا کرے جو دوسری دلیل کے حکم کے خلاف ہو۔"

---

۱ التقرير والتحبير شرح التحرير لإبن أمير الحاج: ۳/ ۲

۲ كشف الإسرار للنسفي: ۲/ ۲۶۷-۲۶۸

۳ الرهاوي، يحييٰ بن قراجا، حاشية على شرح المنار، جلد: ۲، بيروت، دار الكتب العربي، ۱۳۵۵ھ، ص: ۲۶۷

۴ الشوكاني ، ارشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول ، ص: ۴۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام بہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" التعارض هو تدافع الحجتين " [۱]

" دو دلیلوں کے باہم مقابل ہونے کو تعارض کہتے ہیں۔"

- امام اسنوی رحمہ اللہ (۷۷۲ھ) فرماتے ہیں:

" تقابل الأمرين على وجه يمنع كل واحد منهما مقتضي صاحبه" [۲]

" دو چیزوں کا اس انداز سے ایک دوسرے کے مدمقابل آنا کہ ہر ایک دوسرے کے مقتضی کو مانع ہو۔"

- ابن نجار رحمہ اللہ (ت ۹۷۲ھ) فرماتے ہیں:

" تقابل دليلين ولو عامين على سبيل الممانعة" [۳]

"دو دلائل۔ اگرچہ وہ عام ہوں۔ کا انداز ممانعت میں باہم مقابل ہونا۔"

الحاصل:

ان تمام تعریفات کو ملا کر ایک جامع تعریف ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

دو یا دو سے زیادہ احادیث میں مخالفت ظاہری ہو اور رفع تعارض کے لئے جمع کی کوئی صورت مخفی طور پر موجود ہو۔

اس تعریف سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

۱. احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۲. یہ اختلاف محض ظاہری حد تک ہے نہ کہ حقیقی۔

۳. رفع تعارض کی کوئی نہ کوئی مخفی صورت موجود ہوتی ہے۔

---

۱ مسلم الثبوت: ۲/ ۶۰

۲ الأسنوي،عبد الرحيم بن حسن، الشافعي، شرح البدخشي على الأسنوي، جلد: ۲، بيروت، دار الكتب العلمية ، ۱۹۸۴م،ص: ۲۰۷

۳ ابن النجار، محمد بن احمد بن عبد العزيز، الحنبلي: شرح الكوكب المنير،جلد:٤، مكة، مركز البحث العلمي، ۱۴۰۰ھ،ص:۲۰۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی

تعارض کی شرائط

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرآن وسنت میں پایا جانے والا تعارض محض ظاہری ہے حقیقی نہیں۔ محدثین نے اس ظاہری تعارض کے وجود وثبوت کے لئے چند شرائط مقرر کی ہیں جن کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے۔ تمام شرائط یا کسی ایک شرط کے مفقود ہونے پر تعارض نہیں ہو گا۔ چند ضروری اور اہم شرائط حسب ذیل ہیں:

۱. دونوں احادیث مقبول ہوں۔

۲. دونوں میں اختلاف وتعارض موجود ہو۔

۳. تعارض واختلاف ظاہری معنی کی حد تک ہو۔

۴. اتحاد موقع ومحل

۵. اتحاد وقت

۱. دونوں احادیث مقبول ہوں:

احادیث میں تعارض کے ثبوت کے لئے دونوں متعارض احادیث کا قوت وحجت میں مساوی اور قابل استدلال ہونا ضروری ہے۔ کوئی حدیث ضعیف ومردود نہ ہو۔ اگر ایک صحیح اور دوسری ضعیف ہو تو قطعاً تعارض نہیں ہو گا۔ بلکہ صحیح قابل عمل اور ضعیف ساقط الاعتبار ہو گی۔

⦿ شیخ طاہر بن صالح الجزائری رحمہ اللہ (ت ۱۳۳۸ھ) فرماتے ہیں:

"الحديث المقبول إذا عارضه حديث غير مقبول أخذ بالمقبول وترك الآخر إذ لا حكم للضعيف مع الصحيح" [۱]

”جب مقبول وغیر مقبول احادیث باہم متعارض ہوں تو مقبول حدیث کو لیا اور ضعیف کو چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ ضعیف اور صحیح کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔“

---

۱ الجزائري، طاهر بن صالح: توجيه النظر إلى أصول الأثر، جلد: ۱ ،بیروت، دار المعرفة ، ۱۹۹۵م، ص: ۵۴۰

محكمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ مثلاً حدیث میں ہے:

«لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا»[۱]

"تمہارا کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہنے یا دونوں اتارے۔"

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے:

(ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة)[۲]

"بسا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوتا پہن کر چل لیا کرتے تھے۔"

پہلی حدیث صحیح ہونے کی بنا پر قابل عمل جب کہ دوسری حدیث ضعیف ہونے کی بنا پر ساقط الاعتبار اور ناقابل عمل ہے۔ کیوں کہ اس میں ایک راوی لیث بن ابی سلم مجہول اور ضعیف ہے۔[۳] لہٰذا ان میں کوئی تعارض نہیں کیوں کہ تعارض کے لئے دونوں احادیث کا صحیح اور مقبول ہونا پہلی شرط ہے۔

۲. اختلاف وتعارض کا وجود:

دونوں احادیث صحیحہ کے احکام باہم مخالف ومتعارض ہوں مثلاً ایک حدیث کسی چیز کو ثابت کر رہی ہے تو دوسری اس کی نفی کرتی ہو یا ایک حدیث کسی چیز کو حلال تو دوسری اس کو حرام قرار دے رہی ہو۔

بالفاظ دیگر رفع تعارض کے لئے وجود تعارض متحقق وثابت ہونا ضروری ہے محض احتمال سے تعارض ثابت نہیں ہوتا۔

⦿ چناں چہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لا تعارض بالإحتمال "[۴] " لا معارضة مع امكان "[۵]

"محض احتمال وامکان سے تعارض کا وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔"

---

۱ الجامع الصحیح للبخاری، رقم الحدیث:۵۸۵۵

۲ الجامع للترمذی، رقم الحدیث:۱۷۷۷

۳ ابن حجر، محمد بن أحمد بن علي، العسقلاني: تقريب التهذيب، لاہور، فاران اکیڈمی، ۱۹۸۵م، ص: ۲۸۷

۴ فتح الباري لإبن حجر:۱/ ۳۱۵

۵ أيضا:۱۱/ ۱۰۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال: حدیث نبوی ﷺ ہے:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (۱)

" زانی اور چور زنا اور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتے۔"

جب کہ دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ (۲)

" جو شخص توحید الٰہی کا اقرار کرے اور اسی پر اس کی موت آئے تو وہ یقینی جنتی ہے۔ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ راوی حدیث فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: اگرچہ وہ زانی اور چور ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ زانی اور چور ہی کیوں نہ ہو۔"

پہلی حدیث زانی اور چور سے نفی ایمان کی متقاضی ہے جب کہ دوسری حدیث زانی اور چور کو جنتی اور مومن ثابت کرتی ہے۔ کیوں کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

« لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا» (۳)

"ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔"

محدثین نے یہاں رفع تعارض کے لئے جمع و تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے کہ زانی اور چور ناقص الایمان ہوتے ہیں اپنے جرائم کی سزا پا کر دخول جنت کے مستحق ٹھہریں گے۔ انہیں خلود جہنم نہ ہو گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے پر قادر ہے، معاف فرما کر جنت میں داخل فرما دے گا۔

۳. تعارض ظاہری معنیٰ میں ہو:

احادیث متعارضہ کی تیسری شرط یہ ہے کہ تعارض دو احادیث کے ظاہری معنیٰ میں ہو۔ نہ کہ غریب اور پیچیدہ لفظ کے سبب یا قرآن، اجماع اور قیاس سے تعارض۔

---

۱ الجامع الصحيح للبخاری، رقم الحديث: ۶۷۸۲، ۶۸۰۹

۲ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۲۷۳

۳ أيضا: ۱۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث میں ہے:

« إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ » (۱)

” تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم بغیر رش کیے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔“

دوسری طرف قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ﴾ (۲)

” اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب کو نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔“

یہاں تعارض حدیث اور آیت قرآنی میں ہے لہٰذا یہ مختلف الحدیث سے خارج ہے اس کا تعلق مشکل الحدیث سے ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے:

« يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا » (۳)

”اے لوگو! اپنی بساط بھر عمل کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے اکتانے تک نہیں اکتاتا۔“

یہاں اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اکتاہٹ سے مبرا ومنزہ ہے۔ پھر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف چہ معنی دارد؟ تو اس کا حل یہ ہے کہ یہاں دو احادیث متعارض نہیں ہیں بلکہ ایک حدیث کے اپنے الفاظ میں پیچیدگی اور خفا ہے۔ لہٰذا اس کا تعلق بھی مشکل الحدیث سے ہے نہ کہ مختلف الحدیث سے۔

۴۔ اتحاد موقع ومحل:

تعارض کی چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں متعارض احادیث کا موقع ومحل ایک ہو۔ اگر موقع ومحل مختلف ہو تو یہ از قبیل تعارض نہ ہوگا۔

مثال نمبر:۱

نکاح سے بیوی حلال ہو جاتی ہے اور اس کی ماں حرام ہو جاتی ہے۔

یہاں بیوی اور اس کی ماں کے حلال وحرام ہونے میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ دونوں کا موقع ومحل جدا جدا ہے۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۵۵۴

۲ الأنعام۶: ۱۰۳

۳ الصحيح المسلم، رقم الحديث: ۱۸۲۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال نمبر:۲

حدیث میں ہے:

أَتَى النَّبِيُّ – صلى الله عليه وسلم – سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا [۱]

"نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ کوڑے کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔"

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلاَ تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلاَّ قَاعِدًا [۲]

"جو شخص تمہیں یہ بیان کرے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کی تصدیق نہ کرنا، آپ صرف بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔"

ان دونوں احادیث میں کوئی اختلاف و تعارض نہیں کیوں کہ دونوں حادیث کا موقع و محل الگ الگ ہے ایک نہیں ہے۔

پہلی حدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیرون خانہ آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بیان فرما رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود نہیں تھیں۔ لہٰذا یہ واقعہ ان سے مخفی رہا۔ جب کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق اندرون خانہ معمولات سے ہے۔ آپ ﷺ نے واقعۃً گھر میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا تھا۔

لہٰذا موقع و محل مختلف ہونے کی وجہ سے ان احادیث میں تعارض نہیں ہے۔ ضرورت کے تحت اب بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔

۵. اتحاد وقت:

تعارض کی پانچویں شرط یہ ہے کہ دونوں احادیث کا وقت ایک ہو۔ اگر دونوں احادیث کے وقت میں تقدیم و تاخیر ہو گی تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہیں گے۔ اور ناسخ و منسوخ کی وجہ سے تعارض رفع ہو جائے گا۔

---

۱ الصحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۴۷۱

۲ الجامع للترمذي، رقم الحدیث: ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ – صلى الله عليه وسلم – أُتِيَ بِجَنَازَةٍ ، لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ « هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ» . قَالُوا لاَ . فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى ، فَقَالَ « هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ » . قَالُوا نَعَمْ . قَالَ « صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ » (۱)

”نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا۔ نماز جنازہ سے قبل آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دی۔
پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے حسب معمول پھر دریافت فرمایا کہ اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟
صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔“

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

« أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ » (۲)

”میں مؤمنین کو خود ان کی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، تو جو مومن قرض چھوڑ کر فوت ہو جائے اس کا قرض میں ادا کروں گا اور جو مال چھوڑ کر فوت ہو تو وہ مال اس کے ورثاء کا ہے۔“

یہاں دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ دونوں احادیث میں اتحاد وقت نہیں بلکہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ والی حدیث پہلے کی ہے اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث بعد کی ہے۔ جیسا کہ الفاظ حدیث سے متشرح ہے کہ جب اللہ تعالی نے فتوحات کا سلسلہ کھول دیا تو پھر قرض ادا کرنے کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر ہے۔ لہٰذا پہلی شرط منسوخ اور دوسری ناسخ ہے۔ یہی بات حافظ عبد الرحیم العراقی، ابو بکر ہمدانی اور حافظ منذری رحمہ اللہ نے فرمائی ہے۔ (۳)

---

۱ الصحيح البخاری، رقم الحديث: ۲۲۸۹، ۲۲۹۵، ۵۳۷۱

۲ الصحيح البخاری، رقم الحديث: ۲۲۹۸، ۲۳۹۸، ۲۷۸۱، ۴۷۷۱، ۵۳۷۱، ۶۷۴۵، ۶۷۶۳

۳ طرح التثريب العراقی: ۲/ ۲۲۹، الإعتبار للهمداني، ص: ۱۲۸-۱۳۰، الترغيب والترهيب: ۲/ ۶۲-۶۳

= العراقي، عبد الرحيم، الحافظ، طرح التثريب، جلد: ۲، بيروت، دار الكتب العربي، ۲۰۰۰م، ص: ۲۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاصل:

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر یہ پانچ شرائط جمع ہوں گی تو پھر ہی دو احادیث کے درمیان حقیقی تعارض کے وجود کو تسلیم کیا جائے ورنہ تعارض تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

منطقیین کے نزدیک تعارض کی شرائط

اہل منطق نے حقیقی تعارض کے وجود کے لئے آٹھ چیزوں میں اتحاد و وحدت کو لازمی قرار دیا ہے:

" كل قضيتين مختلفتين إذا صدقت إحداهما كذبت الأخرى وبالعكس وشرطه وحدة بالنسبة المستلزمة ثمان وحدات"(١)

آٹھ شرائط حسب ذیل ہیں:

١. اتحاد موضوع

٢. اتحاد محمول

٣. اتحاد مکان

٤. اتحاد زمان

٥. اتحاد شرائط

٦. اتحاد اصناف

٧. اتحاد جزو کل

٨. اتحاد قوت و فعل

ان آٹھ شرائط کو ایک فارسی شاعر نے یوں جمع کیا ہے:

در تناقض ہشت شرط دان وحدت موضوع و محمول و مکام
وحدت شرط و اضافت جزء و کل قوت و فعل ست در آخر زمان

=الهمداني، ابو بکر بن : الإعتبار، بیروت، دار الكتب العربية ، ١٩٨٠م،ص:١٢٨- ١٣٠

١ : مجموعہ منطق، کراچی، محمد سعید اینڈ سنز، س ن، ص: ٢١

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3

فصلِ ثالث

تعارض و اختلاف کے اہم اسباب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض واختلاف کے اہم اسباب

مباحث سابقہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور ثابت ہو چکی ہے کہ احادیث میں حقیقی تعارض کا وجود محال ہے۔ مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احادیث میں پائے جانے والے ظاہری تعارض واختلاف کے اسباب و وجوہات کیا ہیں۔ ان اسباب کو جاننے کے لئے ہم انہیں دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

قسم اول: اسباب اختلاف بلحاظ رواۃ

قسم ثانی: اسباب اختلاف بلحاظ حالات

قسم اول: اسباب اختلاف بلحاظ رواۃ

اس میں دو مباحث ہیں:

مبحث اول: اسباب اختلاف بلحاظ بیان

مبحث ثانی: اسباب اختلاف بلحاظ عدم واقفیت

مبحث اول میں چھے اسباب ہیں:

۱. راوی کی غلطی یا وہم

۲. اختصار و تفصیل

۳. بعض احکام کا بیان

۴. سبب ورود حدیث کا عدم بیان

۵. روایت بالمعنی

۶. موضوع وضعیف روایات

۱. راوی کی غلطی یا وہم:

بتقضائے " نسي آدم ونسي ذريته " انسان خطا کا پتلا ہے، راویان حدیث سے بھی بتقضائے بشریت غلطی یا وہم کا احتمال باقی رہتا ہے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا نہیں ہیں۔ بسا اوقات رواۃ کی غلطی سے احادیث میں اختلاف و تعارض محسوس ہونے لگتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

مشہور حدیث: « سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِى ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ»

"قیامت کے دن سات قسم کے لوگ عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ» (۱)

" ایک وہ آدمی جو صدقہ اس قدر چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کا علم تک نہیں ہوتا۔"

اسی حدیث کے بعد طرق میں الفاظ اس طرح ہیں:

«حَتَّى لاَ تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ» (۲)

" یعنی اس میں صدقہ کرنے کی نسبت بائیں ہاتھ کی طرف کر دی گئی ہے۔ جب کہ پہلی حدیث میں صدقہ کرنے کی نسبت دائیں ہاتھ کی طرف ہے۔

ظاہری طور پر یہاں تعارض محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ دوسری حدیث بیان کرتے وقت راوی سے غلطی ہو گئی ہے۔ اصول حدیث کی اصطلاح میں اسے مقلوب کہتے ہیں۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت وصراحت کر دی ہے۔ (۳)

۲. اختصار و تفصیل:

رسول اللہ ﷺ مختلف امور میں سائل کے سوال کا ایسا جواب ارشاد فرماتے جو اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔ اسے اپنے مسئلے کا حل بآسانی سمجھ آجاتا تھا۔ آپ کے ہاں جواب کا انداز ایسا ہوتا کہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے یکساں مفید ہوتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آپ کے جواب کو آگے بیان فرماتے تو ان کا انداز مختلف ہوتا۔ کچھ تو اسے پوری تفصیلات سے بیان کرتے اور کچھ مختصراً یا بعض پہلو حسب ضرورت واہمیت بیان کر دیتے۔ دونوں طرح کی روایات کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان میں کوئی تعارض، تضاد اور اختلاف ہے۔ حالانکہ یہ تو صرف اختصار و تفصیل کا مسئلہ ہے، تعارض واختلاف کا نہیں۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ٦٦٠، ١٤٢٣، ٦٤٧٩، ٦٨٠٦

۲ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ٢٣٨٠

۳ فتح الباري لإبن حجر العسقلاني: ٢/ ١٨٦، تدريب الراوي للسيوطي: ١/ ٢٩٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ امام شافعی رحمہ اللہ اس کی وضاحت اس انداز میں سے فرماتے ہیں:

" ویسئل عن الشيئ فيجب على قدر المسئلة ويودي عنه المخبر عنه الخبر متقصّى والخبر مختصراً والخبر فيأتي ببعض معناه دون بعض" (١)

” جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھا جاتا تو آپ مسئلہ کے مطابق جواب دے دیتے۔اس واقعہ کو کچھ لوگ تفصیلا بیان کرتے تو کچھ مختصراً۔جس میں کچھ باتیں ہوتیں اور کچھ نہ ہوتیں۔“

مثال:

تشہد کے متعلق سیدنا ابن مسعود، ابن عباس، عمر بن خطاب اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں مختلف الفاظ منقول ہیں:

ا. تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ

«يَقُولُ عَلَّمَنِى رَسُولُ اللهِ– صلى الله عليه وسلم – وَكَفِّى بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ ، كَمَا يُعَلِّمُنِى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» (٢)

---

١ الرسالة للشافعي، ص: ٢١٣

٢ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:٨٣١، ٨٥٣، ١٢٠٢، ٦٢٣٠، ٦٢٦٥، ٦٣٢٨، ٧٣٨١، الصحيح لمسلم، رقم الحديث:٨٩٧، سنن أبي داؤد، رقم الحديث:٩٦٨،
=الجامع للترمذي، رقم الحديث:٢٨٩، سنن النسائي، رقم الحديث:١١٦٣، ١١٦٥، ١١٦٧
=سنن ابن ماجة، رقم الحديث:٨٩٩، شرح السنة للبغوي: ٣/ ١٨٠،
=شرح معاني الآثار للطحاوي:١/ ٢٦٢، حليلة الأولياء لأبي نعيم الأصفهاني:٧/ ١٧٩،
=السنن للدار قطني:١/ ٣٥٠، تاريخ بغداد للخطيب: ١٤/ ٢٢٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲. تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ –صلى الله عليه وسلم- يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ « التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ » (۱)

۳. تشہد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

«التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ» (۲)

۴. تشہد عمر رضی اللہ عنہ

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (۳)

سوال یہ ہے کہ تمام احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اسناد سے ثابت ہیں۔ اور سب کے الفاظ مختلف ہیں، کس کو اپنایا جائے اور کس کو چھوڑا جائے؟

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو راجح قرار دیتے ہوئے اس کے دلائل نقل فرماتے ہیں:

---

۱ مالك بن أنس، الإمام: المؤطا، جلد: ١، ملتان، نشر السنة، س ن، ص: ۱۱۳،
= الرسالة للشافعي: ص٢٦٨، السمتدرك للحاكم: ۱/ ٢٦٦

۲ الصحيح للمسلم، رقم الحديث: ۹۰۴، سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ۹۷۲،
= سنن النسائي ، رقم الحديث: ۱۱۷۴، سنن ابن ماجة، رقم الحديث: ۹۰۱، شرح معاني الآثار: ۱/ ۲۶۴، ۲٦۵

۳ مالك بن أنس، المؤطا: ۱/ ۱۱۳،
= الرسالة للشفعي ص: ٢٦٨، المستدرك للحاكم: ۱/ ٢٦٦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱. یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. یہ حدیث بیس سے زیادہ طرق واسناد سے مروی ہے

۳. اس کے الفاظ میں کوئی اختلاف نہیں۔

۴. محدثین میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔

۵. امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، ابو یوسف رحمہ اللہ، محمد رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ، امام بغوی رحمہ اللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ اور جمہور اہل الحدیث اس کو راجح قرار دیتے ہیں۔ (۱)

امام مالک رحمہ اللہ تشہد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (۲) اور امام شافعی رحمہ اللہ تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ (۳)

۳. بعض احکام کا بیان:

بسا اوقات احادیث میں تعارض واختلاف کا سبب یہ ہوتا ہے کہ صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ دریافت کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بقدر سوال جواب ارشاد فرما دیتے ہیں۔ پھر کبھی کسی دوسرے موقع پر وہی جواب بالتفصیل ارشاد فرما دیتے ہیں۔ سننے والے صحابی اپنا اپنا مسئلہ بیان فرماتے ہیں۔ اب آگے سننے والا شخص جس کے مد نظر وہ سوال نہیں ہوتا، صرف جواب ہوتا ہے تو وہ اس میں کوئی تعارض محسوس کرتا ہے۔ حالانکہ ایک حدیث میں ایک حکم ہے تو دوسری میں دوسرا۔

اس کی مثال حدیث میں ہے:

« فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَتَى ذَاكَ قَالَ « إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ » (۴)

موسیقی اور گانے تباہی کا باعث ہیں۔

جب کہ دوسری حدیث میں شادی کے موقع پر بچیوں کو جائز گیت اور دف بجانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ (۵)

اگر ان احادیث کو دیکھا جائے جن میں گیت وسنگیت پر وعید شدید وارد ہوئی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے ساز و

---

۱ فتح الباري لإبن حجر العسقلاني: ۲/ ۴۰۱

۲ مالك بن أنس، الأصبحي، الإمام: المدونة الكبرى، جلد: ۱، بيروت، دار صادر، ۱۳۹۳ھ، ص: ۱۳۴

۳ اختلاف الحديث للشافعی، ص: ۴۸۹، الرسالة، ص: ۲۶۹

۴ الجامع للترمذي، رقم الحديث: ۲۲۱۲

۵ الصحيح للبخاری، رقم الحديث: ۴۰۰۱، ۵۱۴۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز ممنوع ہیں۔ مگر دوسری احادیث صحیحہ سے مخصوص عمر میں مخصوص گیت دف کے ساتھ جائز معلوم ہوتے ہیں۔

۴. سبب ورود حدیث کا عدم بیان:

بعض اوقات کسی حکم کا تعلق کسی خاص سبب یا نوعیت سے ہوتا ہے لیکن راوی حدیث بیان کرتے وقت اسے نظر انداز کر جاتا ہے جس کی وجہ سے دیگر احادیث سے متعارض محسوس ہوتی ہے۔

اس کی مثال حمزۃ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

قَالَ لِلنَّبِىِّ – صلى الله عليه وسلم – أَأَصُومُ فِى السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ . فَقَالَ « إِنْ شِئْتَ فَصُمْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ » (۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی احادیث میں ہے:

كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِىِّ – صلى الله عليه وسلم – فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (۲)

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، روزہ دار روزہ چھوڑنے والے پر اور روزہ چھوڑنے والا روزہ دار پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔"

جیسا کہ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

« لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِى السَّفَرِ » (۳)

"حالت سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔"

یہ حدیث ظاہری طور پر پہلی دونوں احادیث سے متعارض و متضاد محسوس ہوتی ہے مگر در اصل سبب یہ ہے کہ راوی نے اس کی وجہ بیان نہیں کی جو بعض احادیث میں بالتفصیل موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ پر رش دیکھا، وہاں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نقاہت و کمزوری کی وجہ سے نڈھال ہو گیا ہے اور لوگ اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی حالت میں دوران سفر روزہ نیکی کا کام نہیں ہے۔

---

۱ الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: ۱۹۴۳

۲ الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: ۱۹۴۷

۳ الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: ۱۹۴۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سبب کی وضاحت ہوئی تو تعارض وتضاد ختم ہو گیا اور مسئلہ واضح ہو گیا کہ اگر آدمی میں دروان سفر روزہ رکھنے کی طاقت واستطاعت ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا نہ رکھنا دونوں طرح جائز ہے جب کہ مشقت اور تکلیف کی صورت میں دوران سفر روزہ درست وجائز نہیں ہے۔

۵.روایت بالمعنیٰ:

روایت بالمعنیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ راوی حدیث پیغمبر ﷺ کو اپنے الفاظ میں اس انداز سے بیان کرے کہ مفہوم تو نبی کریم ﷺ والا ہو مگر الفاظ راوی کے اپنے ہوں۔اس سے بھی بعض اوقات تعارض وتضاد محسوس ہونے لگتا ہے۔

مثال:سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِیَّ – صلی الله علیه وسلم – وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ – رضی الله عنهما – كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلاَةَ بِـ (الْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِينَ) (۱)

”نبی کریم ﷺ اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہم نماز (کی قراءات) کی ابتداء الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں ہے:

صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ –صلی الله علیه وسلم– وَأَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ (الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) لاَ يَذْكُرُونَ بِسْمِ الله الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِی أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلاَ فِی آخِرِهَا (۲)

” میں نبی کریم ﷺ ،ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے،سب کے سب نماز (کی قراءت) کی ابتداء الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے، قراءت سے پہلے یا بعد بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ذکر (جہر سے) نہیں کرتے تھے۔

جب کہ ایک تیسری حدیث میں ہے:

كلهم كانوا لايقرأ "بسم الله الرحمن الرحيم" (۳)

---

۱ الصحيح للبخاری، رقم الحديث:۷۴۳

۲ الصحيح لمسلم، رقم الحديث:۸۹۰- ۸۹۲

۳ مؤطا إمام مالك، ص:۴۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”سب کے سب (سرے سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہی نہ تھے۔“

اس اختلاف کا سبب روایت بالمعنی ہے۔ پہلی حدیث میں الْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قراءت کی ابتداء کا ذکر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءات یا عدم قراءات کا ذکر نہیں۔

دوسری حدیث میں قراءات کے اول و آخر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عدم جہر کا تذکرہ ہے۔

جب کہ تیسری حدیث میں سرے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت ہی کا انکار ہے۔

محدثین کرام نے پہلی حدیث کو دیگر احادیث پر ترجیح دی ہے اور مفہوم یہ اخذ کیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بیان کا مقصد ومنشا صرف اتنا ہے کہ آپ سب سے پہلے سورۃ الفاتحہ کی قراءت کیا کرتے تھے۔

اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت وعدم قراءت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جب کہ آخری حدیث سے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی عدم قراءات مستلزم ہے۔[1]

٦. موضوع وضعیف روایات:

شرائط اختلاف وتعارض کے ضمن میں یہ بات ذکر کی جاتی ہے کہ دونوں متعارض احادیث کا مقبول ہونا شرط اول ہے۔ اگر ان میں سے ایک حدیث ضعیف ثابت ہو تو تعارض ختم ہو جاتا ہے، مقبول قابل عمل اور ضعیف ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔

محدثین نے ضعیف اور موضوع احادیث پر باقاعدہ مستقل کتب تالیف فرما کر امت مسلمہ کو اس سے باقاعدہ خبردار کر دیا۔ متقدمین میں سے امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الموضوعات“ اور متاخرین میں سے علامہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها الشيء في الأمة تصنیف فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

احادیث ضعیفہ وموضوعہ نے امت مسلمہ کو کافی ناقابل تلافی نقصانات پہنچائے ہیں۔ منکرین حدیث اور متجددین نے جہالت وتجاہل عارفانہ ہر دو حالت میں ضعیف وموضوع احادیث کی آڑ میں عوام الناس کو دھوکا دہی کی قسم اٹھا رکھی ہے اور ان ضعیف وموضوع روایات کو بنیاد بنا کر احادیث صحیحہ میں تعارض واختلاف ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔

- امام شافعی رحمہ اللہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں اس کی نشان دہی فرمائی ہے:

---

١ تدريب الراوي للسيوطي، ص: ٢٥٤-٢٥٥

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" فلا يجوز عندي على عالم أن يثبت خبر واحد كثيراً ويحل به ويحرم ويرد مثله" (۱)

”میرے نزدیک یہ بات ناروا ہے کہ کوئی شخص کسی خبر واحد سے مسائل کثیر کا استنباط کرے اور اس کی بنیاد پر حلال وحرام کا فتوی صادر کرے اور اس کے مقابل دیگر احادیث کو رد کر دے۔“

لہٰذا احادیث صحیحہ اور ضعیفہ کو باہم متضاد، متعارض اور متصادم قرار دینا کم عقلی اور کج فہمی کی علامت ہے، چہ نسبت حدیث ضعیف رابہ حدیث صحیح ؟

مثال:

صحیح بخاری میں ہے:

قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ – صلى الله عليه وسلم –
« دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ » (۲)

” ایک دیہاتی نے مسجد میں آکر پیشاب کر دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ڈانٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرما کر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم دے دیا۔“

دوسری جگہ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

« خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً » (۳)

” جہاں اس نے پیشاب کیا ہے مٹی اٹھا کر پھینک دو اور اس کی جگہ پانی بہا دو۔“

بظاہر ان دونوں احادیث میں تعارض واختلاف محسوس ہوتا ہے۔

پہلی حدیث میں صرف پانی بہانے کا حکم ہے جب کہ دوسری حدیث میں پانی بہانے سے پہلے اس جگہ کو کریدنے کا حکم ہے۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ پہلی حدیث صحیح ہونے کی بنا پر قابل استدلال و عمل ہے جب کہ دوسری حدیث بوجہ مرسل ہونے کے ضعیف، ناقابل استدلال و عمل ہے کیوں کہ اس کا راوی عبد اللہ بن معقل صحابی نہیں، لہٰذا مردود ساقط الاعتبار ہے۔

---

۱ الرسالة للشافعي، ص:۱۵۲

۲ الصحيح للبخاری، رقم الحديث:۲۲۰،۲۲۱،۶۱۲۸

۳ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۳۸۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی:

اسباب اختلاف بلحاظ عدم واقفیت

اس مبحث میں چار اسباب ہیں:

۱. مکمل حدیث سے عدم واقفیت

۲. ذخیرہ حدیث سے عدم واقفیت

۳. نسخ سے عدم واقفیت

۴. وسعت لغت عرب سے عدم واقفیت

۱. مکمل حدیث سے عدم واقفیت

نبی کریم ﷺ نے شریعت کی تعلیم و تعلم کا کوئی خاص ٹائم ٹیبل مقرر نہیں فرمایا تھا بلکہ تعلیمی کار ہمہ وقتی تھا اسی طرح بلا امتیاز عمر، عوام اور خواص سبھی آپ کی خدمت میں یکساں حاضر ہوتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی دنیوی مصروفیات بھی جاری رکھتے اور دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہتے تھے۔

لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ کے مکمل فرمودات نہ سن پاتے، بسا اوقات دوران گفتگو پہنچتے تو بعض اوقات آمد تو شروع میں ہوتی مگر بامر خاص مجبوری بات مکمل ہونے سے قبل اٹھنا پڑ جاتا۔ نتیجتاً کچھ لوگ مکمل حدیث، کچھ پہلا حصہ اور بعض آخری حصہ سماعت کرتے۔

جس کسی نے جتنا حصہ سنا ہوتا وہ اسے آگے بیان کر دیتے۔ جس کی بنا پر بعض اوقات احادیث میں ظاہری تعارض و تضاد محسوس ہوتا۔

مثال:

اس کی مثال سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کی وہ مشہور حدیث ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ و دیگر محدثین کرام نے اپنی کتب میں روایت کیا:

کہ آپ انسانی شکل میں آکر اسلام، ایمان، احسان، قیامت اور علامات قیامت کے متعلق سوالات کرتے رہے۔

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ –صلى الله عليه وسلم– « رُدُّوهُ عَلَيَّ » فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- « هَذَا جِبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا » [۱]

جبرائیل علیہ السلام کے جانے کے فوراً بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اسے واپس لاؤ، تلاش کرنے پر نہ ملے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

دوسری طرف یہی حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ « يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِى مَنِ السَّائِلُ ». قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ « فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ » [۲]

”جبرائیل علیہ السلام کے چلے جانے کے تین دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! جانتے ہو سائل کون تھا؟ میں نے جواباً کہا: اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔“

اب یہاں ان دونوں احادیث میں بظاہر تعارض وتضاد محسوس ہوتا ہے، بقول سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً بتا دیا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جب کہ بقول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ نے تین گزر جانے کے بعد بتایا۔

اصل بات یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی نے اونٹ چرانے پر آپس میں باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اونٹ چراتے اور انصاری صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا، شام کو ساری باتیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بتاتا۔ دوسرے دن وہ انصاری صحابی اونٹ چراتے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے اور شام کو ساری باتیں اس انصاری صحابی کو بتاتے۔[۳]

ان حالات وواقعات کے پیش نظر یہ واضح ہوتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بات مکمل ہونے سے پہلے تشریف لے گئے اور سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ لہٰذا انہوں نے مکمل حدیث سن لی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جب تیسرے دن پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ وہ آدمی جبرائیل علیہ السلام تھے۔

۲. جمیع ذخیرہ حدیث سے عدم واقفیت:

یہ بات طے شدہ ہے کہ انسانی عقول یکساں نہیں ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین کی حفظ حدیث اور جمیع

۱ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۹۷-۹۹

۲ سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ۴۶۹۵

۳ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۸۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ حدیث پر دسترس کی صلاحیت یکساں نہ تھی۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات تو ہر وقت جاری رہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تو رہ نہیں سکتے۔ کچھ لوگ اپنے دنیوی معاملات میں بھی مشغول ہوتے تھے اور بعض لوگ اپنے دیگر مشاغل میں بھی مصروف ہوتے تھے۔ جس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس اتنا ہی علم حدیث ہوتا جتنا اس نے سماع کیا ہوتا یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات احادیث میں بظاہر تعارض محسوس ہوتا ہے۔

مثال:

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا میراث جدہ والا واقعہ مشہور ہے۔

فقال: مالك في كتاب الله شيئ، وما علمت لك في سنة نبي الله صلى الله عليه وسلم شيئا [1]

''ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب وسنت میں تیرے لیے کوئی حصہ میراث نہیں۔''

اسی حدیث میں ہے کہ سیدنا مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ نبی کریم ﷺ نے جدہ کو چھٹا حصہ دیا ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور شہادت طلب کی تو سیدنا محمد بن مسلمۃ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تائید فرمائی۔[2]

واضح ہوا کہ بعض احادیث میں اختلاف وتعارض کا ایک سبب جمیع ذخیرہ حدیث سے عدم واقفیت ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے سابق اول سے ایک مسئلہ پوشیدہ رہ سکتا ہے تو کسی اور سے کیوں نہیں۔

۳. نسخ سے عدم واقفیت:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ﴾ [3]

جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں، یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔''

شریعت محمدی میں نسخ قرآنی نص سے ثابت ہے، مگر شریعت کے تمام ناسخ ومنسوخ مسائل کا احاطہ واستیعاب ہر انسان کی

---

۱ مؤطا إمام مالك، رقم الحديث: ٧٢٣، سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ٢٨٩٤،

= الجامع للترمذي، رقم الحديث: ٢١٠٠، ٢١٠١، سنن ابن ماجة، رقم الحديث: ٢٧٢٤

۲ المراجع السابقة

۳ البقرة ۲: ۱۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس کی بات نہیں، بایں وجہ بعض اوقات ایسی احادیث سامنے آتی ہیں جو بظاہر متعارض ومتضاد محسوس ہوتی ہیں۔ مگر در اصل وہ ناسخ ومنسوخ کے قبیل سے ہوتی ہیں۔

⦿ چناں چہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ويسن السنة ثم ينسخها بسنته ولم يدع أن يبين كلما نسخ من سنته بسنته ولكن ربما ذهب على الذي سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض علم الناسخ أو علم المنسوخ ، فحفظ أحدهما دون الذي سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم الآخر، وليس يذهب ذلك على عامتهم حتى لا يكون فيهم موجودا إذا طلب" [1]

"بسا اوقات نبی کریم ﷺ کسی کام کو ایک طریقے سے سر انجام دیتے ہیں مگر کسی اور موقع پر اسے منسوخ فرما کر دوسرا طریقہ اختیار فرمالیتے ہیں اور آپ کسی صورت ناسخ ومنسوخ کو تشنہ وضاحت نہیں رہنے دیتے۔ لیکن بعض اوقات رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سننے والے صحابی کو کوئی ناسخ یا منسوخ یاد نہیں بھی رہتا۔ نتیجتاً ناسخ یا منسوخ میں سے کوئی ایک بھول جاتا ہے کیوں کہ انسان اور نسیان کا چولی دامن کا تعلق ہے۔"

اس طرح سے بعض اوقات دو احادیث میں ظاہری تعارض محسوس ہوتا۔ حالاں کہ وہ ناسخ ومنسوخ سے متعلق ہوتی ہیں۔

مثال:

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ « أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ » [2]

آپ نے روزے کی حالت میں سینگی لگانے اور لگوانے والے کے متعلق فرمایا کہ ان کا روزہ ٹوٹ گیا۔

جب کہ دوسری حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے:

---

۱ الرسالة للشافعي، ص: ۲۱۴، ۲۱۵

۲ اختلاف الحديث للشافعي، رقم الحديث: ۲۱۶، سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ۲۳۶۷، ۲۳۷۱،

= صحيح بن خزيمة، رقم الحديث: ۱۹۶۲، ۱۹۶۳،

= صحيح ابن حبان، رقم الحديث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵، المستدرك للحاكم: ۱/ ۴۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وَهْوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهْوَ صَائِمٌ (۱)

نبی کریم ﷺ نے بحالت احرام وروزہ سینگی لگوائی۔

یہاں دونوں احادیث بظاہر متعارض ومتصادم محسوس ہوتی ہیں۔

حالاں کہ یہاں کوئی تعارض وتضاد نہیں ہے۔ در اصل پہلی حدیث متقدم ہونے کی وجہ سے منسوخ اور دوسری متاخر ہنوے کی وجہ سے ناسخ ہے۔ کیوں کہ پہلی حدیث میں فتح مکہ کا ذکر ہے جو کہ سن ۸ھ میں پیش آیا جب کہ دوسری حدیث حجۃ الوداع سن ۱۰ھ کے موقع کی ہے۔ البتہ ناسخ ومنسوخ سے ناواقف شخص ان کو متعارض ہی خیال کرے گا۔

۴. وسعت لغت عرب سے عدم واقفیت:

عربی زبان کی یہ خاصیت ہے کہ ایک لفظ کے کئی معانی اور ایک چیز کے لئے کئی الفاظ موجود ہیں۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو عربی فصیح زبان میں نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نہ صرف عربی بلکہ افصح العرب تھے اور جوامع الکلم کے اعطاء وانعام سے سونے پر سہاگا ہوگئے۔

قرآن مجید میں لفظ قرء حیض اور طہر دونوں معانی رکھتا ہے جس کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں اختلاف ہے۔ کہ یہاں حیض مراد ہے یا طہر۔ یہ لغت عرب کی وسعت کی دلیل ہے۔

اسی طرح حدیث میں لفظ "صلوۃ" کثیر المعانی ہے۔ نبی کریم ﷺ اور شہداء کی نماز جنازہ کے متعلق اختلاف بھی اسی سبب سے ہے "صلوۃ" کے معانی میں نماز، دعا، درود اور رحمت وغیرہ شامل ہیں۔

حدیث میں ہے:

خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ (۲)

نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے آپ میت پر پڑھتے تھے۔

یہاں لفظ "صلوۃ" سے مراد کیا ہے؟ ایک جماعت کے نزدیک نماز جنازہ مراد ہے اور دوسری جماعت کے نزدیک اس سے مراد دعائے استغفار ہے۔

---

۱ الصحیح للبخاري، رقم الحدیث: ۱۸۳۵، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۲۱۰۳، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۵۶۹۱، ۵۶۹۴، ۵۶۹۵، ۵۶۹۹، ۵۷۰۱،

=الصحیح للمسلم، رقم الحدیث: ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۵۷۴۹

۲ الصحیح للبخاري، رقم الحدیث: ۳۵۹۶، ۴۰۴۲، ۴۰۸۵، ۶۴۲۶، ۶۵۹۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" كأنه صلى الله عليه وسلم دعاهم واستغفرلهم حين قرب أجله بعد ثمان سنين كالمودع للأحياء والأموات " (۱)

لفظ" صلوۃ" کا کثیر المعانی ہونا وجہ اختلاف ہے۔

---

۱ فتح الباري لإبن حجر العسقلاني: ۳/ ۲۶۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم ثانی:

اسباب اختلاف بلحاظ حالات

اس میں سات اسباب ہیں:

۱. تدریج احکام

۲. اختلاف طبائع

۳. اختلاف زمان ومکان

۴. جاہلی رسوم کی بیخ کنی

۵. وسعت عمل

۶. عام وخاص

۷. مطلق ومقید

۱. تدریج احکام:

تدریج احکام سے مراد احکام شریعت کا بالتدریج، رفتہ رفتہ نازل ہونا ہے۔

یہ اللہ تعالی کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ اس نے احکامات یک دم نازل کرنے کی بجائے آہستہ آہستہ وقتاً فوقتاً نازل فرمائے ہیں۔ چناں چہ قرآن مجید ۲۲ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا۔ اسی طرح قرآن مجید کی تفسیر وبیان حدیث نبوی ﷺ سے بھی وقتاً فوقتاً اور موقع بموقع مسلمانوں کی راہ نمائی ہوتی رہی جس کے نتیجے میں احکام شریعت میں کمی وبیشی واقع ہوتی رہی۔ بعض احکام جو ابتدائے اسلام میں ممنوع تھے بعد میں جائز قرار پائے اور کئی احکام جو شروع میں جائز تھے بعد میں ممنوع قرار دیئے گئے۔

یہ صورت حال جہاں رحمت الٰہی اور امت کے لئے آسانی کی باعث ہے وہاں بعد میں آنے والوں کے لئے اختلاف، تعارض اور مشکل کا سبب بھی بنی، کئی احادیث میں تعارض کی بڑی وجہ یہی ہے۔

مثال:

نکاح متعہ تدریجاً حرام قرار دیا گیا اس سلسلہ میں وارد احادیث بظاہر متعارض محسوس ہوتی ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ [۱]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر نکاح متعہ سے منع فرمایا۔“

سیدنا سبرۃ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا [۲]

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تین دن تک نکاح متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی، بعدہ اس سے منع فرما دیا۔“

سیدنا سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا [۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کے موقع پر تین دن کے لئے نکاح متعہ کی رخصت عنایت فرمائی بعد ازیں اس سے منع فرما دیا۔

مذکورہ بالا تینوں احادیث سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ باہم متعارض ہیں۔ پہلی حدیث میں غزوہ خیبر سن (۷ھ) میں نکاح متعہ سے منع کرنے کا ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں فتح مکہ سن ۸ھ اور تیسری میں غزوہ اوطاس سن ۸ھ کے موقع پر نکاح متعہ سے ممانعت کا تذکرہ ہے۔

درحقیقت قبل از اسلام نکاح متعہ مروج تھا۔ اس کو ایک دم ممنوع قرار دینے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۵۱۱۵، ۵۵۲۳، ۶۹۶۱،

= الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۱۴۰۷،

= المؤطا للإمام مالك، رقم الحديث: ۱۹۹۳

۲ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۱۴۰۶، مسند الإمام أحمد: ۳/ ۴۰۵، السنن للبيهقي: ۷/ ۲۰۲،

= المعجم الكبير للطبراني: ۶۳۹۸

۳ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۱۴۰۵، مسند الإمام أحمد: ۴/ ۵۵،

= السنن للدارقطني، رقم الحديث: ۵۲، السنن للبيهقي: ۷/ ۲۰۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے بالتدریج اس کو ممنوع قرار دیا جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی وضاحت فرماتے ہیں:

كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلم – وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رخص لنا أن ننكح المرأة إلى أجل بالشيء [1]

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے، ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں تو ہم خصی ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے باز رہنے کو کہا اور ہمیں نکاح متعہ کی رخصت عنایت فرمادی۔

امام بغوی رحمہ اللہ، حازمی رحمہ اللہ، ابن حجر رحمہ اللہ، اور امام نووی رحمہ اللہ نے یہی توجیہ بالوضاحت بیان کی ہے۔

الغرض نکاح متعہ کی دو مرتبہ رخصت اور دو مرتبہ ممانعت ہوئی اور مرحلہ وار اس کو ہمیشہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا۔

۲. اختلاف طبائع:

ہر شخص کی طبیعت اور مزاج دوسرے شخص سے مختلف ہے۔ اچھا حکیم ایک ہی مرض کے لئے مختلف الطبائع اشخاص کو مختلف ادویہ تجویز کرے گا۔ اگرچہ مرض ایک ہے مگر مریضوں کے مزاج مختلف ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے بڑی روحانی وجسمانی طبیب تھے۔ ایک ہی سوال پر مختلف اشخاص کو مختلف جوابات ارشاد فرماتے۔ کیوں کہ ان کے مزاج اور طبائع مختلف ہوتے تھے۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں ایک شخص آپ سے مسئلہ دریافت کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے منع کر دیتے ہیں جب کہ دوسرے شخص کو اسی کام کی رخصت عنایت فرمادیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے احادیث میں بظاہر تعارض محسوس ہوتا ہے۔

مثال:

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ. فَإِذَا الَّذِى رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِى نَهَاهُ شَابٌّ [2]

"ایک شخص نے روزے کی حالت میں بوس وکنار کی بابت دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۴۶۱۵، ۵۰۷۱، ۵۰۷۵،

= الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۱۴۰۴

۲ سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ۲۳۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی یہی سوال دوسرے شخص نے کیا تو آپ ﷺ نے اسے منع کر دیا۔ رخصت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے منع کیا وہ نوجوان تھا۔"

واضح رہے یہاں حدیث میں وارد لفظ "مباشرت" سے مجازی معنی "بوس وکنار" مراد ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ حقیقی مباشرت سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

۳. اختلاف زمان ومکان:

بعض اوقات تعارض احادیث کا سبب زمان ومکان کا اختلاف ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" ويسن سنة في نص معناه فيحفظها حافظ ويسن في معنى يخالفه في معنى ويجامعه في معنى، سنة غيرها، لاختلاف الحالين فيحفظ غير ه تلك السنة فإذا ادى كل ما حفظ رآه بعض السامعين اختلافاً وليس منه شيء مختلف" (۱)

"کبھی آپ کوئی کام سر انجام دیتے ہیں تو کوئی صحابی آپ کی اس سنت کو یاد کر لیتا، کسی اور موقع پر آپ اسی کام کو کسی اور انداز سے سر انجام دیتے ہیں، کوئی صحابی آپ ﷺ کے اس عمل کو یاد کر لیتا ہے، اب ہر صحابی آپ ﷺ کی وہ سنت یا عمل بیان کرتا ہے جو اس نے بچشم خود نبی کریم ﷺ کو سر انجام دیتے دیکھا ہوتا ہے تو سامعین دونوں احادیث کو متعارض ومختلف خیال کر لیتے ہیں حالاں کہ یہ تعارض واختلاف کی بات نہیں بلکہ زمان ومکان کا اختلاف ہے۔"

مثال:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا (۲)

"نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے ڈانٹا ہے۔"

اس مفہوم کی احادیث سیدنا ابو سعید خدری ،ابو ہریرۃ ،جارود بن العلاء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

---

۱ الرسالة للشافعي،ص:۲۱۴

۲ الصحيح للمسلم،رقم الحديث:۵۲۷۴،۵۲۷۶،سنن أبي داؤد،رقم الحديث:۳۷۱۷،
= الجامع للترمذي،رقم الحديث:۱۸۷۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ دوسری طرف سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَقَيْتُ رَسُولَ الله – صلى الله عليه وسلم – مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ (۱)

”خود میں نے رسول اللہ ﷺ کو آب زمزم پیش کیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔“

اس مفہوم کی احادیث سیدنا علی (۲)، ابن عمر (۳) اور عبد اللہ بن عمرو (۴) رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔

ان احادیث پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یہ بظاہر باہم متعارض ومتضاد محسوس ہوتی ہیں کیوں کہ پہلی حدیث میں کھڑے ہو کر پینے سے روکا جارہا ہے جب کہ دوسری حدیث سے اس کے جواز پر دلالت ہوتی ہے۔

محدثین نے یوں تطبیق دی ہے کہ ان احادیث میں کوئی تعارض واختلاف نہیں ہے بلکہ یہ زمان ومکان کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔عام حالات میں تو پانی بیٹھ کر پینا چاہیے مگر آب زمزم، وضو کا فاضل پانی اور کسی عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پینے کا جواز آپ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

۴. جاہلی رسوم کی بیخ کنی:

نبی کریم ﷺ جس معاشرے میں خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے وہ کوئی مہذب اور تعلیم یافتہ معاشرہ نہیں تھا بلکہ جاہلی رسومات، شرکیہ اعتقادات کا دلدادہ اور اخلاقی اقدار سے عاری معاشرہ تھا۔ آپ توحید وسنت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ جاہلی وشرکیہ رسومات واعتقادات کی بیخ کنی اور اخلاقیات کی تعلیم کے لئے مامور من اللہ تھے۔

آپ ﷺ نے اپنے حکیمانہ قول وفعل سے ان رسومات اور برائیوں کے قلع قمع کرنے کے لئے بڑے غیر محسوس انداز سے ان کی تربیت فرمائی اس ضمن میں بسا اوقات ہمیں بعض ایسے احکام بھی ملتے ہیں جن میں بظاہر تعارض وتضاد محسوس ہوتا ہے۔

عرب کے جاہلی معاشرہ میں شرکیہ دم، تعویذ گنڈے منتر اور محبت کے ٹوٹکے عام تھے۔ اس کے استیصال کے لئے آپ ﷺ کے ارشادات غور طلب ہیں۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۱۶۳۷، ۵۶۱۷، الصحيح للمسلم، رقم الحديث: ۵۲۸۰- ۵۲۸۳، سنن النسائي، رقم الحديث: ۲۹۶۷-۲۹۶۸، الجامع للترمذي، رقم الحديث: ۱۸۸۲

۲ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۵۶۱۵-۵۶۱۶، سنن أبى داؤد، رقم الحديث: ۳۷۱۸

۳ الجامع للترمذي، رقم الحديث: ۱۸۸۳

۴ الجامع للترمذي، رقم الحديث: ۱۸۸۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

آپ ﷺ نے بغیر حساب وعذاب جنت میں جانے والے ستر ہزار مسلمانوں کی تعریف وتوصیف ان الفاظ میں فرمائی:

«هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَلاَ يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ »[1]

”جو نہ تو (شرکیہ) دم کرواتے ہیں اور نہ گرم لوہے سے جسم پر داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب پر پورا توکل رکھتے ہیں۔“

اس مفہوم کی دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ »[2]

جب کہ دوسری طرف آپ ﷺ سے دم سکھانا، دم کرنا اور کروانا ثابت ہے۔ آپ حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو دم کرتے۔[3]

آخری ایام میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دم کیا۔[4]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دم سکھاتے۔[5]

سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو گرم لوہے سے داغ لگوایا۔[6]

ان احادیث میں بادی النظر تعارض محسوس ہوتا ہے حالاں کہ یہاں کوئی تعارض نہیں۔ یہاں صرف ان کو جاہلی اعتقادات ورسومات کے پیش نظر شرکیہ دم اور داغ لگوانے سے منع کیا گیا ہے کیوں کہ وہ داغ لگوانے کو براہ راست مؤثر اور باعث شفا خیال کرتے تھے۔[7]

آپ ﷺ نے فرمایا:

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۵۷۰۵

۲ سنن أبو داؤد، رقم الحديث: ۲۲۵

۳ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۳۱۹۱

۴ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۵۳۵۱، ۵۴۱۱، ۵۴۱۲

۵ الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۲۲۰۲

۶ جامع الترمذي، رقم الحديث: ۲۰۲۵

۷ فتح البارى لإبن حجر: ۱۰/ ۱۳۸-۱۳۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ» (۱)

کوئی داو بذات خود شفا نہیں۔شافی اللہ تعالی ہے اور یہ ایک سبب ہے۔

اسی طرح دم کے بارہ میں فرمایا:

« اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا » (۲)

اپنے دم میرے سامنے پیش کرو، غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔

۵.وسعت عمل:

الدین یسر (۳) دین آسان ہے۔دوسری جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا ، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا » (۴)

" آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، خوشخبریاں دو اور نفرت پیدا نہ کرو۔"

بسا اوقات امت کی آسانی کے لئے نبی کریم ﷺ نے عمل کی کئی صورتیں بیان کی ہوتی ہیں، عمل میں وسعت کی گنجائش ہوتی ہے لیکن لوگ ناواقفیت کی بنا ایک ہی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور دوسری کو ماننے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتے۔حالاں کہ نبی کریم ﷺ نے تو امت کی آسانی اور تخفیف کے لیے عمل میں گنجائش اور وسعت کی کئی صورتین بیان فرمادیں ہیں۔مگر ہم نے اس کو تعارض خیال کرتے ہوئے اس کی بنا پر اختلاف افتراق اور تخریب اختیار کر لیا۔زیادہ تر اختلافی مسائل میں اختلاف کی یہی وجہ ہے۔

مثال:

ایک حدیث میں ہے:

كَانَ النَّبِىُّ – صلى الله عليه وسلم – إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهْوَ جُنُبٌ ، غَسَلَ فَرْجَهُ ، وَتَوَضَّأَ

---

۱ فتح الباری لإبن حجر:۱۰/ ۱۳۸-۱۳۹

۲ سنن أبو داؤد، رقم الحدیث:۳۸۸۶

۳ فتح الباری لإبن حجر:۱۰/ ۱۳۸-۱۳۹

۴ الصحیح البخاري، رقم الحدیث:۶۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلصَّلاَةِ [۱]

"نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو استنجاء کر کے نماز والا وضو کر لیتے۔"

دوسری حدیث میں ہے:

كَانَ رَسُولُ الله -صلى الله عليه وسلم- يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلاَ يَمَسُّ مَاءً [۲]

یہاں کوئی تعارض وتضاد نہیں ہے بلکہ امت کی سہولت کے پیش نظر عمل میں وسعت اور گنجائش رکھی گئی ہے۔

٦.عام وخاص:

عام وخاص محدثین اور فقہاء کے نزدیک بطور اصطلاح مستعمل ہیں، لہٰذا مسئلہ کی وضاحت کے لئے ان کی اصطلاحی تعریفات ذکر کی جاتی ہیں:

۱.عام:

"العام لفظ وضع وضعا واحداً لكثير غير محصور مستغرق جميع ما يصلح له" [۳]

"وہ لفظ ہے جو بیک وقت لفظی یا معنوی طور پر کئی افراد کو شامل ہو۔"

۲.خاص:

هو كل لفظ وضع لمعنى معلوم على الإنفراد [۴]

خاص وہ لفظ ہے جو معنی معلوم یا مسمی معلوم کے لئے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔

عاص وخاص کی تعریفات پر غور کرتے ہوئے ہمیں ارشادت نبوی ﷺ کو مد نظر رکھ کر یہ بات سمجھنے کی کوشش کرنی

---

۱ الصحيح البخاري، رقم الحديث:۲۸۶،۲۸۷

۲ الجامع للترمذى، رقم الحديث:۱۱۸

۳ التعريفات للجرجاني،ص:۱۳۴،ارشاد الفحول للشوكاني،ص:۱۰۵،

= المغني في أصول الفقه للجنازي،ص:۹۹،مسلم الثبوت،ص:۱/ ۶۹،

=نور الأنوار لملا جيون،ص:۵۵

۴ التعريفات للجرجاني،ص:۹۱،ارشاد الفحول للشوكاني،ص:۱۳۲،المغني للجنازي،ص: ۹۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے کہ آپ اس سے کیا مراد لے رہے ہیں۔ بہت سے مسائل ایسے ہیں جن میں اختلاف و تعارض محض اس لیے محسوس ہوتا ہے کہ لوگ آپ کے فرمودات کی مراد سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

چناں چہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ورسول الله صلى الله عليه وسلم عربي اللسان والدار فقد يقول القول عامّا يريد به العام، وعامّا يريد به الخاص[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان وزمان ہر دو اعتبار سے فصیح عربی تھے، کبھی آپ کلام عام فرماتے ہیں اور اس سے مراد بھی عام ہوتی اور کبھی کلام ظاہراً عام ہوتا مگر مراد خاص ہوا کرتی۔

اس صورت حال کے پیش نظر بہت سے مسائل میں پایا جانے والا تعارض اسی قبیل سے ہے۔

---

۱ الرسالة للشافعي، ص: ۲۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ– صلى الله عليه وسلم – نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ (۱)

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیع مزابنۃ سے منع فرمایا۔"

- امام شافعی رحمہ اللہ نے مزابنۃ کی تعریف اس طرح کی ہے:

" هي بيع ما يعرف كيله بما يجهل كيله من جنسه" (۲)

" ایک ہی جنس کی معلوم مقدار کی نامعلوم مقدار کے بدلے بیع کو مزابنہ کہتے ہیں۔"

دوسری طرف سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ–صلى الله عليه وسلم– رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا (۳)

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی رخصت عنایت فرمائی۔"

بیع عرایا کی شکل یہ ہے کہ عرب کے ہاں رواج تھا کہ صاحب حیثیت جو کسی باغ کے مالک ہوتے، باغ کا کوئی ایک درخت کسی غریب کو سال بھر کے لئے دے دیتے کہ اس کا پھل تم کھالو، اب وہ غریب آدمی پھل لینے یا درخت کی دیکھ بھال کے لئے بار بار باغ میں آتا جس سے مالک باغ کے لئے مسائل پیدا ہوتے تو وہ دیا ہوا درخت اس شرط پر اس سے واپس لے لیتا کہ اس درخت پر جو پھل ظاہر ہوا ہے اس کا اندازہ لگاؤ کہ خشک ہو کر کتنا رہ جائے گا۔ وہ اس کے مطابق اسے خشک پھل دے دیتا۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۸۵، ۲۲۰۵،

= الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۳۸۶۲، ۳۸۶۵، ۳۸۷۵، سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۳۳۶۱،

=الجامع للترمذي، رقم الحديث:۱۲۲۶، سنن النسائي، رقم الحديث: ۳۹۵۳

= سنن ابن ماجة، رقم الحديث:۲۲۶۵

۲ الرسالة للشافعي، ص: ۳۳۴

۳ الصحيح للبخاري، رقم الحديث: ۲۱۷۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۸، ۲۱۹۲،

=الصحيح لمسلم، رقم الحديث:۳۸۷۶، ۳۸۷۸، ۳۸۸، سنن أبي داؤد، رقم الحديث: ۳۳۶۲،

= الجامع للترمذي، رقم الحديث:۱۳۰۰، سنن النسائي، رقم الحديث:۳۹۱۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو بیع عرایا کہا جاتا ہے۔ [1]

یہاں پہلی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں بیع مزابنۃ سے منع کیا گیا ہے جب کہ اسی صورت کی بیع عرایا کی رخصت دے دی گئی ہے۔

در حقیقت یہاں تعارض نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔پہلی حدیث اپنے عموم پر قائم ہے اور دوسری حدیث خاص موقع کے لئے ہے۔

۷۔ مطلق ومقید:

اس بحث کی وضاحت کے لئے مطلق ومقید کی تعریف بہت ضروری ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

مطلق کی تعریف:

"اللفظ الدال علی مدلول شائع في جنسه" [2]

”ایسا لفظ جو پوری جنس پر دلالت کرے اسے مطلق کہتے ہیں۔“

مقید کی تعریف:

ما قيد لبعض صفاته [3]

” ایسا لفظ جس میں کسی وصف / صفت کی قید ہو۔

بسا اوقات کوئی لفظ کسی حدیث میں مطلق وارد ہوتا ہے دوسری طرف وہی لفظ کسی اور حدیث میں مقید استعمال ہوتا ہے۔لوگ اس کو تعارض خیال کر لیتے ہیں حالاں کہ یہ مطلق ومقید کی قبیل سے ہوتا ہے۔

مثال:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فليَلِجِ النَّار» [1]

---

۱ المنهاج للنووي: ۱۰/ ۱۸۸-۱۸۹، فتح الباري لإبن حجر: ۴/ ۳۹۱

۲ الإحكام في أصول الأحكام للآمدي: ۳/ ۳

۳ التعريفات للجرجاني، ص: ۲۰۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مجھ پر جھوٹ نہ بولا کرو کیوں کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا آگ میں داخل ہو گا۔“

دوسری حدیث میں ہے:

« مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ » (۲)

”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

یہاں پہلی حدیث میں جھوٹ کا لفظ مطلق اور دوسری حدیث میں اس کے ساتھ عمد کی قید لگائی گئی ہے۔ بادی النظر میں جو تعارض محسوس ہو رہا ہے اس کی رفع کی صورت یہ ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کر کے اس وعید میں صرف اس شخص کو شامل سمجھا جائے گا جو جان بوجھ کر آپ ﷺ پر جھوٹ بولے گا۔

---

۱ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:۱۰۶،۱۰۷،۱۰۹، سنن النسائي، رقم الحديث:۵۹۱۱

۲ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:۱۰۸،۱۱۰،۱۲۹۱،۳۴۶۱،۶۱۹۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③

بابِ ثالث

تعارف ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ و
فتح الباری

فصل اول: حافظ بن حجر رحمہ اللہ، سیرت و کردار

فصل ثانی: تعارف فتح الباری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فصلِ اوّل

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ۔ سیرت و کردار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ۔ سیرت و کردار

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا تعلق ایک علمی خانوادے سے تھا، آپ کا گھرانا علم و ادب کا گہوارہ تھا، آپ کے آباؤ اجداد نے علوم و معارف میں بڑا نام پیدا کیا اور وہ سبھی علم و فضل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔" إذا زكى الأصل الفرع غالبا " کے تحت ابن حجر رحمہ اللہ پر بھی اپنے خاندانی علم و فضل کا عنصر غالب تھا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ " ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنے خاندانی علمی مقام کو چار چاند لگا دیے تو بے جانہ ہو گا۔ بہت مناسب ہے کہ ابن حجر رحمہ اللہ کے حالات زندگی بیان کرنے سے پہلے آپ کے خاندنی علمی مقام و مرتبہ کا ذکر خیر کر دیا جائے۔

جد امجد:

آپ کے جد امجد کا نام نامی اسم گرامی محمد، ابو القاسم کنیت اور قطب الدین لقب تھا۔ آپ بلند پایہ علمی شخصیت تھے۔ اپنے وقت کے جید علماء کرام سے علمی فیضان حاصل کیا۔ جن میں سے حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ اور ابن قواس رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سے انہیں اجازت روایت حاصل تھی۔[۱]

دادا بھائی:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے والد گرامی کے چچا شیخ فخر الدین عثمان بن محمد کنانی رحمہ اللہ (م ۷۱۴ھ) اپنے وقت کے جید عالم دین تھے۔ انہوں نے اکابر شیوخ سے علمی استفادہ کیا اور اعلیٰ علمی منصب پر فائز رہے۔[۲]

- امام سخاوی رحمہ اللہ ان کے علمی مقام پر عفیف مطری کا قول نقل فرماتے ہیں:

"وانتهت إليه رئاسة الإفتاء.... مفتى الثغر، وفقيه الشافعية في زمانه" [۳]

---

۱ السخاوي، محمد بن عبد الرحمن: الجواهر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر،جلد: 1، بيروت، دار ابن حزم، ۱۹۹۰م، ص: ۱۰۶

۲ ابن حجر، أحمد عسقلاني:الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة،جلد: 2،بيروت، دار الكتاب العربى،۱۹۹۰م،ص:۴۵۰

۳ ایضاً:۱/ ۱۰۶، لسخاوي ،الجواهر والدرر:۱/۱۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آپ ثغر کے مفتی اعظم اور اپنے زمانہ کے فقہ شافعی کے فقیہ و عالم تھے۔“

والد ماجد:

آپ کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی: علی [1] (م ۷۷۷ھ) کنیت: ابو الحسن اور لقب: نور الدین تھا۔ آپ کے والد گرامی بھی بلند پایہ علمی مقام رکھتے تھے۔ انہیں علوم متنوعہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ابن سید الناس (م ۷۳۲ھ) اور ان کے ہم عصر و طبقہ کے علماء سے علمی فیضان حاصل کیا۔ آپ باقاعدہ صاحب دیوان شاعر بھی تھے۔۔[2] ”دیوان الحرم“ مدائح نبویہ، مدائح مکیہ وغیرہ مشہور دیوان ہیں۔“[3]

امام سخاوی رحمہ اللہ نے ان کی فقہ ، عربیت، قراءت اور ادب میں مہارت وصلاحیت کے ساتھ ساتھ افتاء وتدریس کی اجازت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔[4]

علاوہ ازیں آپ کے والد گرامی عقل و معرفت، دیانت و امانت اور مکارم اخلاق سے متصف تھے آپ صالحین کی صحبت اختیار کرتے اور ان کی تعظیم بجالاتے تھے۔[5]

ابن حجر، نام و نسب:

حافظ ابن حجر عسقلانی کا مشہور و معتمد نام و نسب یہ ہے۔

احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی محمود بن احمد بن حجر [6]

---

۱ ابن حجر، أحمد، عسقلاني:رفع الإصر عن قضاة مصر، قاهره،، المطبعة الاميرية، س، ن، ص:۸۵

۲ السخاوي ، الجواهر والدرر:۱/۱۰۷

۳ البابانى، اسماعيل باشا: ايضاح المكنون في الذيل على كشف الظنون،جلد: ۱، بيروت، دار احياء التراث الاسلامى،۱۹۸۹م، ص: ۴۹۷

۴ ذيل رفع الاصر عن قضاة مصر،ص:۷۶

۵ السخاوي ، الجواهر والدرر:۱/ ۱۰۱

۶ أبو الفصل، الدكتور، مقدمة ديوان ابن حجر عسقلاني،مكة المكرمة،دار الباز ،۱۴۲۰ھ،ص:۲۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت ولقب:

آپ کی کنیت ابو الفضل (۱) اور لقب شہاب الدین (۲) تھا۔

نسبت:

کنانی قبیلہ بنو کنانہ کی طرف نسبت ہے اور عسقلانی کی وجہ نسبت یہ ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد عسقلان کے رہنے والے تھے جو کہ غزہ فلسطین کے قریب ساحل سمندر پر واقع ہے۔ آپ کی نسبت کنانی اور عسقلانی دونوں مشہور ہیں۔ (۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے لے کر آپ کے جد اعلیٰ تک تمام اسماء کے ساتھ ساتھ القاب بھی مذکور ہیں۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے۔

◉ بقول ابن حجر رحمہ اللہ:

بادشاہ اپنے اسماء کے ساتھ عضد الدولۃ، علاؤ الدولۃ، شمس الدولۃ، امیر الدولۃ اور جلال الدولۃ وغیرہ القاب استعمال کر تے تھے۔ اسی اثناء میں ایک ترک بادشاہ طغرل بک نے ”نصرۃ الدین“ کا لقب اختیار کر لیا۔ اس لقب کو دین کے حوالے سے اس قدر پذیرائی حاصل ہوئی کہ عوام وخواص نے اس کو اپنالیا۔ اسی طریقہ پر چلتے ہوئے آپ کا لقب شہاب الدین، والد گرامی کا نور الدین، دادا قطب الدین، دادا بھائی (والد کے چچا) فخر الدین، جد اعلیٰ (والد گرامی کے دادا جان) جلال الدین لقب رکھتے تھے۔ (۴)

ابن حجر رحمہ اللہ:

آپ کی شہرت ابن حجر کے نام سے ہے۔ ابن حجر سے نام سے وجہ شہرت کیا ہے اس پر اختلاف کو حافظ ابن حجر نے خود ایک شعر میں ذکر کیا ہے کہ یہ جد اعلیٰ کا نام یا لقب تھا۔ (۵)

---

۱ السخاوي، الجواهر والدرر:۱/ ۱۰۲

۲ المصدر السابق:۱/ ۱۰۲

۳ المصدر السابق:۱/ ۱۰۳، ۱۰۴

۴ المصدر السابق:۱/ ۴۷

۵ محمد بن یوسف بن ایوب، الدکتور: ابن حجر العسقلاني حياته وشعره، بيروت، دار الكتاب العربي، ۱۹۹۰م، ص:۳۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر آپ کی پانچویں پشت میں جد اعلیٰ کا نام تھا، جیسا کہ نسب نامہ سے ظاہر ہے۔

تاریخ و جائے پیدائش:

امام سخاوی رحمہ اللہ اور اکثر تذکرہ نگاروں کے نزدیک آپ کی تاریخ ولادت ۲۲ شعبان المعظم ۷۷۳ء ہے۔[۱] مگر ابن فہد مکی رحمہ اللہ (م ۸۷۱ھ) نے تاریخ ولادت ۱۳ شعبان المعظم ۷۷۲ھ ذکر کی ہے۔[۲]

آپ دریائے نیل کے کنارے دار النحاس اور جامع جدید کے قریب اپنے اس گھر میں پیدا ہوئے جو زندگی بھر ان کی ملکیت میں مشہور تھا۔

در یتیم:

آپ کی والدہ ماجدہ بڑی دین دار اور مال دار عورت تھیں۔ آپ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ وہ وفات پا گئیں۔[۳] ابھی آپ کی عمر چار سال کو نہ پہنچی تھی کہ آپ کے والد گرامی بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

چناں چہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"تركني ولم أكمل أربع سنين و أنا الآن أعقله كا لذي يتخيل الشيئ ولا يتحققه واحفظ

---

۱ الجواهر والدرر للسخاوي:۱/ ۱۰۴، السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، الإمام، نظم العقيان في أعيان الأعيان، مكتبه المكرمة، دار الكتب ، ۱۹۹۰م، ص :۴۵

= ابن العماد، حنبلي: شذرات الذهب، جلد: 7، بيروت، دار المسيرة، ۱۹۷۹م، ص:۲۷۰

= الشوكاني، محمد بن علي، الإمام: البدر الطالع بمحاسن من بعد القرآن السابع، جلد: 1، مكة المكرمة، دار الباز، ۱۹۸۵م، ص: ۸۸

۲ ابن فهد، مكي: لحظ الالحاظ بذيل طبقات الحفاظ، بيروت، دار أحياء التراث العربي، س، ن، ۱۹۸۵م، ص :۳۲۶

۳ ابن حجر ، رفع الاصرة عن قضاة مصر ، ص :۸۵، السخاوي، الجواهر والدرر:۱/ ۱۲۱،

=ابن عماد ، شذرات:۷/ ۲۷۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنه أنه قال: كنة ولدي أحمد : أبو الفضل"(۱)

"میں ابھی چار سال کا نہ تھا کہ میرے والد گرامی اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ مجھے بس ایک خواب بھی طرح یاد ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے کا نام احمد اور کنیت ابو الفضل ہے۔"

کفالت:

آپ کے والد گرامی کی وفات رجب المرجب ۷۷۷ھ میں ہوئی۔ انہوں نے وفات سے قبل اپنے ایک رفیق خاص زکی الدین ابو بکر بن نور الدین علی الخروبی کو وصیت کے ذریعے ابن حجر کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرایا، الخروبی بہت بڑے تاجر تھے۔(۲)

تربیت:

الخروبی جہاں بہت بڑے تاجر تھے وہاں دین داری بھی ان کے رگ و ریشے میں کوٹ کوٹ بھری ہوئی تھی۔ انہوں نے ابن حجر کی اسلامی تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ان کے علاوہ آپ کی بڑی بہن "ست الرکب" نے آپ کی تعمیر سیرت و شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ آپ سے محض تین سال بڑی تھیں مگر علم و فضل میں اہم مرتبہ رکھنے کے علاوہ وہ اخلاق و تقوی کی بھی پیکر تھیں۔ ابن حجر اپنی ہمشیر سے زبردست جذباتی اور والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ حتی کہ انہیں اپنی "محسنہ" اور "امی بعد امی" کہہ کر یاد کیا کرتے تھے۔ ۷۹۸ھ میں بعمرۃ ۲۸ سال اپنے خالق حقیقی کو جاملیں۔(۳)

آغاز تعلیم:

عمر پانچ برس مکمل ہوئی تو ابن حجر کو مکتب میں داخل کروایا گیا۔(۴)

قدرت نے ذہانت و فطانت اور ذکاوت کی بخشش میں بڑی فراخ دلی اور فیاض سے کام لیا تھا۔ قوت حافظہ کی کرشمہ سازیاں

---

۱ ابن حجر، أحمد بن علي، عسقلاني، انباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ، جلد: 1، بيروت، دار الكتب العلمية، 1986م، ص: ۱۱۶-۱۱۷، السخاوي، الجواهر والدرر:۱/ ۱۰۸،

= ابن فهد مكي، لحظ الالحاظ، ص:۳۲۶

۲ السخاوي، الجواهر والدرر:۱/ ۱۲۱

۳ ابن حجر، نباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ:۳/ ۳۰۲، السخاوي، الجواهر والدرر:۱/ ۱۱۴، ۱۱۵

۴ السخاوي، ذيل رفع الإصر، ص:۷۶، السيوطي، نظم العقيان، ص:۴۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کم تعجب انگیز نہ تھیں۔ سورۃ مریم صرف ایک دن میں حفظ کر لی۔(۱) اور نو سال کی عمر میں صدر الدین محمد بن محمد بن سفطی شارح مختصر تبریزی سے قرآن مجید مکمل طور پر حفظ کر لیا۔(۲)

حسن اتفاق ملاحظہ ہو کہ ابن حجر اپنے وصی و کفیل زکی الدین الخروبی کے ہمراہ ۷۸۴ھ بعمر ۱۱ سال بغرض حج مکہ مکرمۃ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر بھی ارض مقدس میں سال بھر قیام رہا۔ اسی دوران رمضان المبارک میں بعمر ۱۲ سال مکہ مکرمۃ میں مکمل قرآن مجید صلوۃ التراویح میں سنا دیا۔(۳)

خوش نصیبی اور سعادت مندی نے ایسا ساتھ دیا کہ ۷۸۵ھ بھی مکہ مکرمہ میں گزرا اور الشیخ عفیف الدین النشاوری مکی (م ۷۹۰ھ) سے صحیح البخاری کے اکثر حصے کا پہلا سماع کیا۔(۴)

علاوہ ازیں دوران قیام مکہ معظمہ الشیخ شہاب الدین الخیوطی سے تجوید و قرآن اور حافظ جمال الدین سے حافظ عبد الغنی المقدسی کی کتاب عمدۃ الاحکام پڑھی۔

علمی اسفار:

" السفر وسيلة الظفر"

"مشہور مقولہ ہے۔"

⦿ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تغرب عن الأوطان في طلب العلى

وسافر ففي الأسفار خمس فوائد تفرج هم

---

۱ ابن فهد مكي ، لحظ الالحاظ ،ص:۳۲۶

۲ السخاوي ، الجواهر والدرر:۱/ ۱۲۱،الشوكاني ، البدر الطالع:۱/ ۸۸،
=ابن حجر ، رفع لإصر ،ص:۸۵، السخاوي ، الضوء اللامع:۲/ ۳۶،
= السخاوي، ذيل رفع الإصر ،ص:۸۵

۳ ابن حجر ، رفع لإصر ،ص:۸۵، السخاوي ،الضوء اللامع:۲/ ۳۶

۴ الشافعي، محمد بن ادريس، الإمام ديوان الإمام الشافعي، كراجي، مكتبة بيت العلم، 2005م)،ص:۱۲۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واكتساب معشيته وعلم و أداب وصحبة ماجد"[۱]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی علمی تشنگی کے لئے علمی اسفار کا آغاز مصر ہی کے علمی شہر قوس نے کیا یہ ۷۹۳ھ کی بات ہے۔[۲]

بعد ازیں ۷۹۷ھ میں اسکندریہ[۳]، ۸۰۰ھ میں حرمین شریفین[۴]، ۸۰۰ھ و ۸۰۶ھ میں یمن[۵]، ۸۰۲ میں بلاد شام خصوصا بسریا قوس، قطیہ، غزہ، نابلس، رملہ، بیت المقدس اور دمشق[۶] کے علمی اسفار و رحلات اختیار فرمائے اور اپنے وقت کے جید علماء و شیوخ سے علمی استفادہ کیا۔

شیوخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ

کسی بھی انسان کی شخصیت و کردار سازی میں والدین کے بعد سب سے ہم کردار اس کے اساتذہ ادا کرتے ہیں۔ وہی خام مال کو خوب صورت سانچے میں ڈھالتے ہیں، کسی شخصیت کے علمی مقام کا تعین اس کے اساتذہ کی تعداد اور علمی رسوخ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ابن حجر کے کل اساتذہ کی اصل تعداد ۶۳۰ ہے۔ جن میں پچپن (۵۵) خواتین بھی شامل ہیں۔[۷]

آپ نے ان اساتذہ سے متنوع علوم کا استفادہ کیا جن میں علوم قرآن، حدیث، فقہ اور نحو وغیرہ خاص طور پر شامل ہیں۔

ان علوم اربعہ میں جن اہم اور مشاہیر شیوخ سے علمی فیضان حاصل کیا چند ایک کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

شیوخ القراءات:

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ حافظ قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ سبعہ عشرہ کے قاری بھی تھے۔ آپ نے قراءات و تجوید میں اپنے وقت کے جید قراء وعلماء سے استفادہ کیا جن میں سے دو شیوخ کا مختصراً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

---

۱ لحظ الالحاظ لإبن فهد مكي، ص:۳۲۶، الجواهر والدرر:۱/ ۱۲۱

۲ الجواهر والدرر:۱/ ۱۴۵

۳ أيضا:۱/ ۱۴۵

۴ الجواهر والدرر:۱/ ۱۵۳، شذرات الذهب:۷/ ۲۷۱، انباء الغمر:۷/ ۱۲۸-۱۲۹

۵ الجواهر والدرر:۱/ ۱۴۷-۱۵۱

۶ أيضا:۱/ ۱۵۶-۱۶۰

۷ أيضا:۱/ ۲۰۱-۲۴۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱.۱ الشیخ ابراہیم بن احمد التنوخی رحمہ اللہ (۷۰۹ھ ----۸۰۰ھ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان سے سبعہ قراءات میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ او لئك هم المفلحون تک پڑھی۔

علاوہ ازیں شاطبیہ مکمل طور پر ان سے پڑھی، خلاصۃ الالفیۃ، صحیح البخاری اور بعض مسانید واجزاء کی قراءات کی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شیخ التنوخی کی المعجم کی تخریج کی۔المائۃ العشاریات اور اربعین عشاریہ کو مرتب کیا۔جس سے شیخ تنوخی بہت خوش ہوئے اور ابن حجر کو تحدیث کے لئے تیار ہو گئے۔حافظ ابن حجر تین سال تک ان کی خدمت میں رہ کر فیضان علم سے مستفید ہوتے رہے۔

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"أخذت عنه الكثير من الكتب الكبار والأجزاء ولازمته مدة طويلة"[۱]

شیخ تنوخی نے قراءات میں مہارت حاصل کر لی۔جس پر ان کے شیوخ واساتذہ نے تعریفی خطوط ارسال کیے اور آپ دیار مصر میں شیخ القراءات ٹھہرے۔دمشق اور قاہرہ میں قراءت و تجوید کی درس و تدریس میں مدتوں مصروف عمل رہے۔

اچانک ہی ۸۰۰ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اہل مصر ان کے داغ مفارقت سے پست ہو گئے۔

۱.۲ الشیخ ابن الجزری رحمہ اللہ (۷۵۱ھ---- ۸۳۳ھ)

پورا نام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری ہے۔ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ۱۲ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔اور ہر سال صلوٰۃ التراویح میں قرآن سناتے تھے۔آپ قرآن مجید کی سبعہ، عشرہ قراءات کے ماہر اور امام تھے۔ اپنے وقت کے جید شیوخ، علماء اور قراء سے کسب فیض کیا۔مقدمۃ الجزری آپ کی مشہور کتاب ہے۔

◉ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"انتهت إليه رياسة علم القراء ات في العالم" [۲]

"آپ ابن حجر رحمہ اللہ نے علم و قراءات کا اکتساب انہیں سے کیا۔پورے عالم اسلام میں علم القراءات کے امام مانے جاتے تھے۔"

---

۱ ابن حجر ، الدرر الكامنة:۱/ ۱۲

۲ ابن حجر ، مجمع المؤسس ،ص:۱۸۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیوخ الحدیث:

زین الدین العراقی رحمہ اللہ (۷۲۵ھ --- ۸۰۶ھ)

آپ کا پورا نام زین الدین عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن الشافعی العراقی تھا۔[۱]

آپ نے اپنے وقت کے مشہور اساتذہ: تقی الدین السبکی، سراج دمنہوری، ابو الفتح میدومی اور ابن ملوک وغیرہ سے اکتساب فیض کے بعد علوم حدیث میں مہارت پیدا کی۔[۲] یہاں تک کہ آپ کے شیوخ واساتذہ بھی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"تقدم في فن الحديث بحيث كان شيوخ العصر يبالغون في الثناء عليه بالمعرفة كالسبكي، والعلائي، والعز ابن جماعة وغيرهم"[۳]

"الشیخ عراقی حدیث کے علوم ومعارف میں انتہائی کمال رکھتے تھے۔"

ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ قیام انہیں کے پاس کیا۔ دس سال تک ان کے پاس ٹھہرے۔ اس دروان ان سے جزء القراءۃ، جزء رفع الیدین للبخاری، السنن الکبری، مسند شافعی، سنن دار قطنی، حلیۃ الاولیاء، شمائل الترمذی، فوائد حاکم، امالی ابن حصین، مبہمات خطیب بغدادی، سیرۃ ابن ہشام، مسند ابی اسحاق اسفرائنی، معجم ابی یعلی، صحیح ابی عوانہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ پڑھیں۔[۴]

◉ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وحمل عنه جملة نافعة من علم الحديث سنداً ومتنا وعللا واصطلاحا"[۵]

گویا ابن حجر رحمہ اللہ نے سند، متن، علل و اصطلاح کے جملہ علوم حدیث کے تمام اسرار ورموز الشیخ العراقی سے سیکھے اور

---

۱ لحظ الالحاظ،ص:۲۲۰

۲ أیضا،ص:۲۲۱

۳ ابن حجر،: مجمع المؤسس للمعجم المفهرس، بیروت، دار المعرفة، ۱۹۹۲م،ص:۱۷۸-۱۷۹

۴ مجمع المؤسس:۲/ ۱۸۸

۵ الشوكاني ، البدر الطالع:۱/ ۸۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہادی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ان جہات ومباحث کو نئے قالب میں ڈھال دیا۔

الہیثمی رحمہ اللہ (۷۳۵ھ --- ۸۰۷ھ)

آپ کا پورا نام نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان بن عمر الہیثمی تھا۔[۱]

آپ نے صغر سنی ہی سے شیخ زین الدین عراقی کی صحبت اختیار کر لی۔ سفر وحضر میں ساتھ رہے تمام اکابر شیوخ سے استفادہ کیا۔ عراقی کی تمام تالیفات ان کے سامنے قراءات کیں۔ عراقی ان کے علاوہ کسی اور پر اعتماد نہ کرتے تھے۔

حتی کہ انہوں نے اپنی بیٹی بھی ان کے نکاح میں دے دی جس سے اولاد بھی ہوئی۔[۲]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان سے نصف مجمع الزوائد، ربع مسند احمد ومسند جابر اور تین چوتھائی سنن کبری بیہقی وغیرہ کی تحصیل کی۔[۳]

۳. شیوخ الفقہ:

البلقینی رحمہ اللہ (۷۲۴ھ ---- ۸۰۵ھ)

آپ کا پورا نام سراج الدین ابو حفص عمر بن رسلان بن نصیر الکنانی الشافعی ہے۔[۴]

حفظ قرآن کے بعد المحرر، الکافیۃ لابن مالک اور الشاطبیۃ ازبر کر لیں۔[۵]

اپنے دور کے جید شیوخ وعلماء سے حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ اپنے دور میں بیک وقت مفتی، مدرس اور عہدہ قضا پر

---

۱ مجمع المؤسس:۲/ ۲۶۳،انباء الغمر:۵/ ۲۵۶،لحظ الالحاظ،ص:۲۳۹،

=السيوطي، عبد الرحمن بن ابي بكر، الإمام: ذيل طبقات الحفاظ الذهبي، بيروت ، دار أحياء التراث العربي، 1985م،ص:۳۷۲

۲ مجمع المؤسس:۲/ ۲۶۳،لحظ الالحاظ،ص:۲۳۹-۲۴۰

۳ الذهبي،ذيل طبقات الحفاظ ص:۳۷۳، انباء الغمر بابناء العمر:۲/ ۳۱۰

۴ المعجم المؤسس،ص:۲۱۶، الضوء اللامع:۶/ ۸۵

۵ البدرر الطالع:۱/ ۵۰۶، السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، حسن المحاضرة، جلد:۱، بيروت، دار أحياء الكتب العربية، ص: ۳۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متمکن رہے ان کی قیمتی تالیفات میں سے شرح البخاری، شرح الترمذی اور محاصن الاصطلاح وغیرہ مشہور ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان سے علوم حدیث کے علاوہ فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

فرماتے ہیں:

"وحضرت دروسه الفقهية"[1]

"میں ان کے فقہی دروس میں شریک رہا۔"

ان کی وفات پر ابن حجر نے مرثیہ بھی لکھا۔[2]

ابن الملقن رحمہ اللہ (۷۲۳ھ----۸۰۴ھ)

پورانام سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری الاندلسی تھا، صغر سنی ہی میں حفظ قرآن کے بعد اکتساب علوم میں مشغول ہوگئے۔ابن سید الناس، علاؤالدین مغلطائی، علامہ مزی، تقی السبکی اور ابن جماعۃ سے مختلف علوم کا فیض حاصل کیا۔

تین صد (۳۰۰) کے قریب تالیفات ہیں۔ شرح بخاری ۲۰ جلدوں میں لکھی، علاوہ ازیں زوائد مسلم، زوائد، سنن ابی داؤد زوائد سنن النسائی اور زوائد ابن ماجہ مشہور تالیفات ہیں۔[3]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان سے دیگر علوم کے علاوہ فقہ کی بھی تعلیم حاصل کی۔

فرماتے ہیں:

"قرأت عليه شرح الكبير على المنهاج واجاز لي وسمعت منه المسلسل بالأولية تخريجه بسماعه"[4]

"میں نے ان سے شرح الکبیر علی المنہاج کی قراءت کی اور مجھے اجازت روایت حاصل ہوگئی۔"

---

۱ المعجم المؤسس، ص:۲۱۸

۲ ابن تغری، بردي، النجوم الزاهرة، في ملوك مصر والقاهرة، جلد: 13، القاهرة، دار الكتب المصرية، ۱۹۲۹ء، ص: ۲۹

۳ انباء الغمر:۲/ ۲۱۲

۴ المجمع المؤسس، ص:۲۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیوخ اللغۃ:

الفیروز آبادی رحمہ اللہ (۷۲۹ھ --- ۸۱۷ھ)

آپ کا پورا نام مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی الفیروز آبادی ہے۔[۱]

سات سال کی عمر میں قرآن مجید مکمل حفظ کر لیا۔ بعد ازاں لغت و ادب و دیگر علوم عربیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے۔

آپ کے اساتذہ میں محمد بن یوسف الزرندی، عمر بن علی القزوینی، التقی السبکی وغیرہ مشہور ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لغت میں فیروز آبادی سے کسب فیض کیا۔

وہ لکھتے ہیں:

"اجتمعت به في زبيد وفي وادي الحصيب و ناولني جل القاموس وأذن لي مع المناولة بالراوية"[۲]

ابن الجماعۃ رحمہ اللہ (۷۵۹ھ---۸۱۹ھ)

آپ کا پورا نام محمد بن ابی بکر بن عبد العزیز ابن جماعۃ ہے۔[۳]

آپ جامع العلوم والفنون تھے۔ حافظ ابن حجر سب سے طویل مدت ان ہی کی خدمت میں رہے۔

فرماتے ہیں:

"لا أسميه في غيبته إلا إمام الأئمة"[۴]

"۱۹ سال تک ان سے کسب فیض کیا اور ان کے آخری وقت تک ساتھ رہا۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے۔۔۔ میں ان سے بہت زیادہ عقیدت رکھتا تھا حتی کہ ان کی غیر موجودگی میں بھی امام الائمۃ کہہ کر پکارتا تھا۔"

---

۱ الضوء اللامع:۱۰/ ۲۷۴

۲ انباء الغمر:۳/ ۳۹۳

۳ انباء الغمر:۲/ ۲۱۵، شذرات الذهب:۷/ ۱۷۱

۴ انباء الغمر:۲/ ۲۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ

ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنے علم، درس و تدریس کی بدولت اپنے ایسے تلامذہ کی ایک بھاری جماعت تیار کر لی جنہوں نے نہ صرف علوم و فنون کی حفاظت و ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا بلکہ بہترین مصنفین کی صف میں شمار ہوئے۔ اہل مصر کے علاوہ بلاد اسلامیہ بعیدہ سے تشنگان علم اس بحر العلوم سے آ آکر سیراب ہوتے۔[۱]

امام سخاوی رحمہ اللہ نے ابن حجر رحمہ اللہ کے تلامذہ کی طویل فہرست تیار کی ہے۔ جن کی تعداد ۶۲۶ ہے۔[۲]

ان میں سے صرف تین (۳) تلامذہ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

۱. شہاب الدین بوصیری رحمہ اللہ (۷۶۲ھ—۸۴۰ھ)

آپ کا مکمل نام شہاب الدین احمد بن ابو بکر بن اسماعیل بوصیر ہے۔[۳]

آپ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے اہم اور ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن حجر کے علاوہ تنوخی، عراقی اور ہیثمی سے بھی بھرپور اکتساب علم کیا۔[۴]

- چناں چہ ابن عماد حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ولازم ابن حجر فكتب عنه لسان الميزان والنكت على الكاشف والكثير من التصانيف"[۵]

۲. محمد بن عبد اللہ الخیضری رحمہ اللہ (۸۲۱ھ--- ۸۹۴ھ)

آپ کا پورا نام محمد بن محمد بن عبد اللہ بن خیضر الشافعی الخیضری تھا۔[۶]

---

۱ الضوء اللامع:۲/ ۳۸

۲ الجواہر الدرر:۳/ ۱۰۶

۳ ذیل طبقات الحفاظ،ص:۳۷۹، شذرات الذہب:۷/ ۲۳۳

۴ ذیل طبقات،ص:۳۸۰

۵ شذرات الذہب:۷/ ۲۳۴

۶ الضوء اللامع:۹/ ۱۱۷،نظم العقیان،ص:۱۶۲،البدر الطالع:۲/ ۲۴۵،=

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم سے خوب استفادہ کیا۔شام و مصر میں ابن حجر رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی۔[1]

- امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ثم لازم الحافظ ابن حجر وتخرج، ووصفه الحافظ ابن حجر بالحفظ والف شرح الفية العراقي......" [2]

۳.السخاوی رحمہ اللہ (۸۳۱ھ ---- ۹۰۲ھ)

آپ کا پورا نام محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی الشافعی ہے۔[3]

آپ ابن حجر رحمہ اللہ کے سب سے اہم تلمیذ اور شاگرد رشید تھے۔چہار صد (۴۰۰) سے زائد شیوخ سے استفادہ کیا۔ابن حجر رحمہ اللہ سے علم حدیث میں بطور خاص تخریج کی ہے۔[4]

آپ بچپن ہی سے ابن حجر رحمہ اللہ کی مجالس دروس میں شریک ہونے لگے۔مدت مدید اپنے شیخ کی خدمت عالیہ میں زانوئے تلمذ طے کرنا کا شرف حاصل کیا، ان کی اکثر تصانیف سے استفادہ کیا، یہ اعزاز کسی اور شاگرد کو حاصل نہ تھا۔علوم الحدیث، معرفت اسماء الرجال، احوال الرواۃ اور جرح و تعدیل میں ید طولی رکھتے تھے حتی کہ آپ کو امام ذہبی رحمہ اللہ کا نعم البدل اور قائم مقام سمجھا جانے لگا۔[5]

سخاوی رحمہ اللہ کو اپنے شیخ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کس قدر دلی لگاؤ اور والہانہ عقیدت و محبت تھی۔اس کا صحیح اندازہ "الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر" کے ایک ایک جملے سے لگایا جاسکتا ہے۔خود ابن حجر اپنے شاگرد رشید کے متعلق فرماتے

= عمر رضا كحالة: معجم المؤلفين، جلد: 11، يروت، دار أحياء التراث العربي، 1975م، ص: ٢٣٧

١ ابن حجر، أحمد بن علي، العسقلاني: تغليق التعليق، جلد: 1، سانكله هل، المكتبة الأثرية، ، س ن، ص: ١٦١

= البدر الطالع: ٢/ ٢٤٥

٢ نظم العقيان، ص: ١٦٢

٣ نظم العقيان، ص: ١٥٢-١٥٣، البدر الطالع: ٢/ ١٨٤-١٨٧، شذرات الذهب: ٨/ ١٥-١٧،

=الزركلي، خير الدين: الاعلام قاموس التراجم لأشهر الرجال والنساء من العرب والمتسعربين والمستشرقين، جلد: 2، بيروت، دار العلم للملايين، 1997م، ص: ١٩٤-١٩٥

٤ شذرات الذهب: ٨/ ١٥، البدر الطالع: ٢/ ١٨٤

٥ شذرات الذهب: ٨/ ١٦، البدر الطالع: ٢/ ١٨٦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

"هو أمثل جماعتي وأذن له"[۱]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے علاوہ ابن فہد مکی، ابن تغری بردی (م ۸۷۴ھ)، قطلوبغا (م ۸۷۹ھ) بقاعی (۸۸۹ھ) اور یحیی بن زکریا الانصاری (م ۹۲۶ھ) وغیرہ سے بھی کسب علم کیا۔ اور متفرع علوم وفنون میں مہارت وشہرت حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز:

درس وتدریس:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی پوری زندگی علم سے عبارت نظر آتی ہے۔ کہیں خود طلب علم میں مصروف تو کہیں طلبہ کو تدریس و املاء کروا رہے ہیں، کہیں افتاء و قضاء مشغول تو کہیں تالیف و تصنیف کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ گویا پوری حیات مستعمار خدمت علم کے لئے وقف کر رکھی۔ اپنے دروس میں تبحر علمی اور مہارت تامہ کے ذریعے طلبہ کے قلوب و اذہان کو کتاب وسنت کی روشنی سے منور کر دیا۔ مسائل دقیقہ باحسن طریق ذہن نشین کروادیے۔ درس وتدریس کا یہ سلسلہ عشروں جاری رہا اور متعدد مدارس، جامعات اور مساجد میں متنوع موضوعات پر دروس ارشاد فرمائے۔ جن سے اذہان کی عقدہ کشائی ہوتی، پیچیدہ اور الجھے مسائل حل ہوتے اور نادر علمی نکات سامنے آتے۔ ان دروس میں خواص وعوام اور شیوخ وتلامذہ بصد شوق جوق در جوق آوارد ہوتے۔[۲]

عہدہ قضاء وافتاء:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اکیس (۲۱) برس تک عہدہ قضاء پر فائز رہے۔ اس دوران کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بالخصوص امراء و سلاطین کا معاملات قضاء میں داخل اندازی، ان کے موافق فیصلہ نہ آنے پر ان کی ناگواری برداشت کرنا پڑتی، مگر بایں ہمہ آپ نے ہمیشہ حق کا بول بالا کیا۔[۳]

شعر وادب کا شوق:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو شعر وشاعری سے طبعی لگاؤ تھا۔ ابتداء میں شعر وسخن اور ادب وتاریخ میں بڑی دسترس حاصل کی۔

---

۱ شذرات الذهب:۸/ ۱۵

۲ الضوء اللامع:۱/ ۳۸-۳۹،الجواهر والدرر:۲/ ۶۱۰

۳ الجواهر والدرر:۲/ ۶۰۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں صدی ہجری میں مصر میں سات بڑے بڑے شعراء تھے۔ ہر ایک کا لقب شہاب الدین اور نام احمد تھا، ابن حجر کو ان میں دوسرا درجہ حاصل تھا۔

"كان شاعرا طبعا، محدثا صناعة وفقيها تكلفا"[۱]

آپ طبعاً شاعر تھے، فن حدیث میں محنت کر کے آئے اور علم فقہ تکلفاً حاصل کیا۔ آپ کا دیوان مطبوع ہے۔

تنقید نگاری:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے خیال میں کسی شخص کے محاسن کے ساتھ ساتھ انسانی کمزوری اور بشری خامیوں کو بھی اجاگر کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ایک انسان علم و عرفان اور عقل و دانس کے اونچے زینے پر پہنچ کر بھی لغزش اور کوتاہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس کی مثالیں الدرر الکامنۃ میں جابجا موجود ہیں۔

عادات و عبادات:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بڑے متواضع اور حلیم و برباد تھے۔ عبادت گزار، سخی اور خوش مزاج تھے۔ "أحسن الى من يسوك" کی عملی تصویر تھے۔[۲]

مذاق بڑا سلجھا ہوا اور طبیعت بڑی سنبھلی ہوئی تھی۔ الغرض زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جس پر انگشت نمائی ہو سکے۔

آپ پیکر حسن اخلاق، شیریں بیان اور شعلہ مقال ہونے کے باوصف اہل علم، محدثین اور صلحاء کے حد درجہ عقیدت مند تھے مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے بہت زیادہ مداح تھے۔ تہجد، چاشت کی نماز، نفلی روزے آپ کی طبیعت میں رس بس چکے تھے۔ حتی کہ آخری عمر "صوم یوم وافطار یوم" پر عمل پیرا رہے۔[۳]

دیانت داری:

یہ ایک ایسا وصف جس کی بدولت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا علمی مقام و مرتبہ آج بھی نصف النہار پر ہے، لوگ آنکھیں بند کر کے ان کے اقوال پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ بات نقل کرتے وقت اصل مصادر کی نشاندہی کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ صرف

---

۱ حسن المحاضرۃ:۱/ ۱۵۳، شذرات الذهب:۷/ ۲۷۱

۲ الضوء اللامع:۲/ ۳۹

۳ شذرات الذهب:۷/ ۲۷۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح الباری میں چودہ سو (۱۴۰۰) سے زیادہ مصادر کا ذکر کیا ہے۔[۱] علمی سرقہ سے ہر ممکن بچنے کی تدبیر کرتے۔

ازواج و اولاد:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ خشک مزاج زاہد نہ تھے بلکہ بھرپور ازدواجی زندگی بسر کی۔ اناسی (۷۹) سالہ زندگی میں چار شادیاں کیں۔

آپ کی اواج کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱. انس بنت کریم الدین قاضی

۲. ارملہ بنت ابی بکر امشاطی

۳. لیلی بنت محمود بن طوعان

۴. خاص ام ولد [۲]

اولاد میں چھ (۶) بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوا۔

بیٹیوں کے اسمائے:

۱. زین خاتون ۲. فرحة ۳. غالیہ

۴. فاطمہ ۵. رابعہ ۶. آمنہ

سب کی سب آپ کی زندگی ہی میں وفات پا گئیں۔

بیٹا "محمد" حیات رہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی، حفظ القرآن کے بعد زندگی بھر درس و تدریس میں مشغول رہے۔[۳]

آپ کی علمی میراث کے اصل وارث آپ کے نواسے ابو المحاسن جمال الدین یوسف بن شاہین کرکی تھے۔[۴]

---

۱ المرعشلي، محمد بن عبد الرحمن: فتح الباري بمقدمة لسان الميزان، بيروت، دار أحياء التراث العربي، 2001م، ص:۳۶

۲ الجواهر والدرر:۳/ ۲۰۷

۳ أيضا:۳/ ۲۱۳

۴ المصدر السابق:۳/ ۲۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات حسرت آیات:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مرض معدہ میں مبتلا ہو گئے۔ مرض کی ابتداء ذوالقعدہ ۸۵۲ھ میں ہوئی۔ آپ نے اسے درخور اعتناء نہ سمجھا اور بڑی اولو العزمی سے اپنی روز مرہ علمی مصروفیات میں مشغول رہے۔ مگر تکلیف رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ گئی کہ صلوۃ عیدالاضحیٰ بھی ادا نہ کر سکے۔ بالآخر علم و عرفان کا یہ نیر اعظم ہفتہ کی رات ۲۸ ذوالحجہ ۸۵۲ھ بعد نماز عشاء ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔إنا لله وإنا إليه راجعون [۱]

إن لله ما أعطى وله ما أخذ وكل شيئ عنده بأجل مسمىٰ [۲]

تجہیز و تکفین:

آپ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد نے شرکت کی ایک اندازے کے مطابق تقریباً پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) افراد شریک جنازہ ہوئے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بعد ان سے بڑا جنازہ کسی کا نہ تھا۔ بازار اور مارکیٹیں بند رہیں، اکثر شہروں میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ [۳]

بلوغ الخط فی القرطاس دهراً

مكاتب رسم فی التراب

تالیفات و تصنیفات:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا علمی کام و مقام آپ کی تالیفات و تصنیفات کے ذریعے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا۔ علمی زندگی میں تصنیف کا آغاز ۷۹۶ھ میں کیا اور تادم زیست مسلسل جاری و ساری رہا اور متنوع علوم و فنون جن میں علوم القرآن، علوم الحدیث، عقیدہ، فقہ، تاریخ، لغت و ادب اور شعر شاعری شامل ہیں۔ ہر ایک پر طبع آزمائی کی۔ بقول امام سخاوی رحمہ اللہ آپ کی تالیفات کی تعداد ایک پچاس (۱۵۰) سے زیادہ ہے۔ [۴] دوسری جگہ تعداد دوسو تہتر (۲۷۳) بتائی

---

۱ البقرة (۲):۱۵۶

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۶۶۰۲

۳ الجواهر والدرر:۳/ ۱۸۵-۱۹۵

۴ الجواهر والدرر:۳/ ۱۲۰۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[۱]

ڈاکٹر شاکر محمود عبد المنعم نے ۲۸۳ کی فہرست مہیا کی ہے۔[۲]

الشیخ محمد بن عبد الرحمن المرعشلی نے اس کی تعداد ۲۸۹ بتائی ہے۔[۳]

الفابائی فہرست حسب ذیل ہے:

1. الآيات النيرات للخوارق المعجزات
2. اتباع الاثر في رحلة ابن حجر
3. اتحاف المهرة بأطراف العشرة
4. الإتقان في فضائل القرآن
5. الأجوبة المشرقة على الأسئلة المفرقة
6. الإحكام لبيان ما في القرآن من إبهام
7. أربعون حديثا متبانية الأسانيد بشرط السماع
8. أسباب النزول
9. الأسئلة الفائقة بالأجوبة اللائقة
10. الاستبصار على الطاعين المعثار
11. الاستدراك على الحافظ العراقي في تخريج أحاديث الإحياء
12. الاستدراك على الكاف الشاف
13. الإصابة في تمييز الصحابة

---

۱ أيضا:۲/ ۲۵۹

۲ شاكر، محمود، عبد المنعم، الدكتور، ابن حجر مصنفاته و دراسته في منهجه ومواده في كتابه الإصابة ، جلد: 1ن بيروت، مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۷م،ص: ۱۷۳

۳ المرعشلي، محمد بن عبد الرحمن ، علامه، فتح المنان بمقدمة لسان الميزان، بيروت، دار أحياء التراث العربي، ص:۸۲-۸۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14. أطراف المختارة
15. أطراف الصحيحين
16. أطراف المسند المعلتلي بأطراف المسند الحنبلي
17. الإعجاب ببيان الاسباب
18. الإعلام بمن ذكر في البخاري من الأعلام
19. الإعلام بمن ولي مصر في الإسلام
20. الإفصاح بتكميل النكت على ابن الصلاح
21. الأفنان في رواية القرآن
22. إقامة الدلائل علي معرفة الأوائل
23. الألقاب
24. أمالي ابن حجر
25. الإمتاع بالأربعين المتباينة بشرط السماع
26. الإنارة في الزيارة
27. إنباء الغمر بأنباء العمر
28. الانتفاع بترتيب الدار قطني
29. انتفاض الاعتراض
30. الأنوار بخصائص المختار
31. الإبناس بمناقب العباس
32. البداية والنهاية
33. بذل الماعون بفضل الطاعون
34. البسط المبثوث في خبر البرغوث
35. بلوغ المرام بأدلة الأحكام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36. بيان الفصل بما رجح فيه الإرسال على الوصل

37. تبصير المنتبه بتحرير المشتبه

38. تبيين العجب بما ورد في فضل رجب

39. تجريد التفسير

40. تحرير الميزان

41. تحفة أهل التحديث عن شيوخ الحديث

42. تحفة الظراف بأوهام الأطراف

43. تخريج أحاديث الأذكار للنووي

44. تخريج أحاديث الأربعين للنووي

45. تخريج أحاديث مختصر ابن الحاجب

46. تخريج الأربعين النووية بالأسانيد العلية

47. التعريج على التدريج

48. ترجمة النووي

49. تسديد القوس في مختصر مسند الفردوس

50. التشويق إلى وصل المهم من التعليق

51. تصحيح الروضة

52. تعجيل المنفعة برواية رجال الأئمة الأربعة

53. التعريف الأوحد بأوهام من جمع رجال المسند

54. تعريف أولي التقدير بمراتب الموصوفين بالتدليس

55. تعريف الفئة بمن عاش مئة

56. تعقبات على الموضوعات

57. تعليق التعليق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

58. تقريب التقريب

59. تقريب التهذيب

60. تقريب المنهج بترتيب المدرج

61. تقويم السناد بمدرج الإسناد

62. التمييز في تخريج أحاديث الوجيز

63. تهذيب التهذيب

64. تهذيب المدرج

65. توالي التأسيس بمعالي ابن إدريس

66. توضيح المشتبه للأزدي في الأنساب

67. التوفيق بتعليق التعليق

68. الجواب الجليل عن حكم بلد الخليل

69. الجواب الشافي عن السؤال الخافي

70. الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة

71. الخصال الوادرة بحسن الاتصال

72. الدراية في منتخب تخريج أحاديث الهداية

73. الدرر

74. الدرر الكامنة في أعيان المئة الثامنة

75. ديوان شعر

76. ديوان منظور الدرر

77. رد المحرم عن المسلم

78. الرسالة العزية في الحساب

79. رفع الإصر عن قضاة مصر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

80. الزهر المطلول في بيان الحديث المعلول

81. الزهر النضر في أنباء الخضر

82. السبعة النيرات في سبعة أسئلة عن السيد الشريف في مباحث الموضوع

83. سلوت ثبت كلوت: التقطها من ثبت أبي الفتح القاهري

84. شرح الأربعين النووية

85. شرح سنن الترمذي

86. شرح مناسك المنهاج

87. شرح منهاج النووي

88. شفاء الغلل في بيان العلل

89. الشمس المثيرة في معرفة الكبيرة

90. طبقات الحفاظ

91. عرائس الأساس في مختصر الأساس، للزمخشري

92. عشاريات الأشياخ

93. عشرة احايدث عشارية الإسناد

94. عشرة العاشر

95. فتح الباري بشرح البخاري

96. فضائل شهر رجب

97. فهرست مروياته

98. فوائد الاحتفال في بيان أحوال الرجال، لرجال البخاري

99. الفوائد الجمة فيمن يجد الدين لهذه الأمة

100. قذى العين من نظم غريب البين

101. القصارى في الحديث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

102. القول المسدد في الذب عن المسدد

103. الكاف الشاف في تحرير أحاديث الكشاف

104. كشف السحر عن حكم الصلاة بعد الوتر

105. لذة العيش بجمع طرف حديث «الأئمة من قريش»

106. لسان الميزان

107. المجمع المؤسس في المعجم المفهرس

108. مختصر البداية والنهاية لإبن كثير

109. مختصر تهذيب الكمال

110. المرجمة الغيشية عن الترجمة الليثية

111. مزيد النفع بما رجح فيه الوقف على الرفع

112. المسلسل بالأولية بطرق علية

113. المسند المعتلي بأطراب الحنبلي

114. المشتبه

115. المطالب العالية من رواية المسانيد الثمانية

116. المطالب العالية في زاوائد الثمانية

117. المقترب في بيان المضطرب

118. المقصد الأحمد فيمن كنيته أبو الفضل واسمه أحمد

119. الممتع في منسك المتمتع

120. المنحة فيما علق به الشافعي القول على الصحة

121. منسك الحج

122. النبأ الأنبه في بناء الكعبة

123. نخبة الفكر في مصطلح أهل الاثر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

124. نزهة الألباب في الأنساب

125. نزهة القلوب في معرفة المبدل عن المقلوب

126. نزهة النظر بتوضيح نخبة الفكر

127. النكت الحديثية على كتاب ابن الصلاح

128. نهاية التقريب وتكميل التهذيب بالتهذيب

129. النيرات السبعة، ديوان ابن حجر

130. هداية الرواة إلى تخريج المصابيح والمشكاة

131. هدي الساري لمقدمة فتح الباري

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فصلِ ثانی

تعارف فتح الباری

مبحث اول: تعارف واہمیت

مبحث ثانی : مقاصد شرح

مبحث ثالث : مآخذ شرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول:

تعارف و اہمیت

تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ فتح الباری کو ابن حجر کی تمام تصنیفات میں جلیل القدر ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ شہرت و فوائد کے لحاظ سے بے نظیر بے مثال ہے کہنے کو تو یہ صرف صحیح بخاری کی شرح ہے مگر بنظر غائر اس کا مطالعہ و ملاحظہ کیا جائے تو یہ ضمناً صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی بھی شرح ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی ابتداء ۸۱۷ھ میں کی۔ ایک مقدمہ بنام ''ہدی الساری'' اور ۱۳ مجلدات پر مشتمل فتح الباری کو تقریباً ۲۵ سال کے طویل عرصے میں ۸۴۲ھ میں مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

طریقہ تالیف:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری تالیف کرتے وقت یہ طریقہ کار اختیار فرمایا کہ روزانہ کی بنیاد پر لکھتے۔ آپ کے تلامذہ اسے نوٹ کرتے۔ ہر ہفتے میں ایک دن اس پر مباحثہ، معارضہ اور مقابلہ کیا جاتا۔ آپ کے تلمیذ خاص برہان بن خضر اس کی قراءت کرتے۔ لوگ اپنے اعتراضات، سوالات اور مباحثات پیش کرتے اور حافظ ابن حجر ان کے جوابات سے لوگوں کی تشفی فرماتے۔ اس طرح ہفتہ وار مہذب و منقح کر کے لکھائی جاتی۔[۱]

تقریب رونمائی:

۰۸ شعبان ۸۴۳ء کو تقریب رونمائی منعقد ہوئی جس میں علماء طلبہ: فضلاء کے علاوہ شعراء، ادباء، قضاۃ اور رؤسا کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ شعراء نے فتح الباری اور ابن حجر رحمہ اللہ کی مدح میں اشعاری کہے۔ انواع واقسام کے کھانے پیش کئے گئے۔ جن پر پانچ سو دینار اخراجات اٹھے۔[۲]

شہرت:

اپنے پرائے سب اس بات کے معترف ہیں کہ جو مقبولیت فتح الباری کو حاصل ہوئی وہ کسی قدیم و جدید شرح بخاری

---

۱ الجواهر والدرر:۲۷۵/۱، الضوء اللامع:۳۸/۲، البدر الطالع:۸۹/۱، ۹۰

۲ كشف الظنون:۵۴۷/۲، الضوء اللامع:۳۸/۲، البدر الطالع:۱/ ۹۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حاصل نہیں ہو سکی۔ جب اس کی شہرت علم دوست امراء و ملوک نے سنی تو انہوں نے اپنے علماء سے اس کا نسخہ طلب کیا۔ چنانچہ ابن فارس عبد العزیز الحفصی ملک المغرب اور ملک المشرق شاہ رخ بن تیمور نے پیش بہا قیمت دے کر اس کے نسخے حاصل کئے۔ (۱)

حتی کہ یمن کے بادشاہ نے کئی ہزار دینار کے بدلے خرید کر اپنی خاص لائبریری میں رکھوائی۔ سلاطین زمانہ اشرفیوں سے تول کر خریدی۔ (۲)

فتح الباری علوم قرآن، حدیث، فقہ، ادب، سیرت، تاریخ اور اسماء الرجال وغیرہ کا بنیادی اور اساسی مرجع و مصدر ہے۔ احادیث، روایات، نقول اور اقتباسات پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی مساعی جمیلہ کو پڑھ کر انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی زندگی ہی میں فتح الباری کو اتنی مقبولیت و شہرت حاصل ہوگئی کہ اس کے قلمی نسخے ہاتھوں ہاتھ نکلے جارہے تھے اور چشم زدن میں تمام ممالک اسلامیہ میں اس کی شہرت عروج کو پہنچ گئی۔

اہمیت:

صحیح بخاری کی شروحات کی تعداد بہت زیادہ ہے غزالہ حامد نے شروح صحیح پر مستقل کتاب تالیف کی ہے جس میں ان کی تعداد ۲۰۶ ہے۔ اس کے مقدمہ میں مولانا محمد اسحاق بھٹی نے آٹھ (۰۸) مزید شروحات کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے ۲۱۴ شروحات لکھی جاچکی ہیں۔ (۳)

ان شروحات میں سے فتح الباری واحد شرح ہے جس کی اہمیت کے پیش نظر حاجی خلیفہ فرماتے ہیں:

"وکل من جاء بعده فهو عياله" (۴)

"ابن حجر رحمہ اللہ کے بعد جس نے بھی بخاری پر کام کیا وہ انہیں کی تحقیقات کا خوشہ چیں رہا۔"

ابن خلدون رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"سمعت كثيرا من شيوخنا يقولون شرح كتاب البخاری دين على الامة" (۵)

---

۱ الذيل على رفع الاصر، ص:۸۰، كشف الظنون: ۵۵۱/۲، البدر الطالع: ۹۰/۱

۲ شذرات الذهب: ۷/ ۲۷۲، الضوء اللامع: ۳۸/۲، البدر الطالع: ۸۹/۱، ۹۰

۳ غزالہ حامد بٹ: شرح صحيح البخاری: لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۹۱م، ص ۸۔۹، ۱۷۱

۴ كشف الظنون: ۲/ ۵۴۷

۵ ابن خلدون، عبد الرحمن، المورخ: مقدمة ابن خلدون، بيروت، دار المعرفة، 1998م، ص: ۴۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں نے اپنے بہت سے شیوخ واساتذہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ صحیح بخاری کی ایک زبردست شرح امت پر قرض ہے۔“

⦿ حاجی خلیفہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

"لعل ذلك الدين قضى بشرح المحقق ابن حجر"[۱]

”عظیم محقق حافظ ابن حجر کی فتح الباری شرح صحیح البخاری سے یہ قرض ادا ہو چکا ہے۔“

علماء فرماتے ہیں:

" لم يشرح البخاری بنظيره" [۲]

”یہ صحیح بخاری کی شرح بے نظیر شرح ہے۔“

فرماتے ہیں:"ولورأه ابن خلدون لاقر عينا"[۳]

امام شوکانی رحمہ اللہ کے تلامیذ نے صحیح البخاری کی شرح لکھنے کی درخواست کی جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا:

"لا هجرة بعدالفتح" [۴]

جیسے فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت باقی نہیں اسی طرح فتح الباری نے شرح البخاری سے آنے والی نسلوں کو مستغنی کر دیا ہے۔ بالفاظ دیگر” آنے والے شارحین کا قلم توڑ دیا“

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ خود ان الفاظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں:

"لو لا خشية الإعجاب لشرحت ما يستحق أن يوصف بن هذا الكتاب" [۵]

”اگر مجھے غرور و تکبر کا ڈر نہ ہوتا تو ایسی شرح لکھتا جو ضرب المثل بن جاتی۔“

---

۱ كشف الظنون:۲/ ۶۴۰

۲ السخاوي، محمد بن عبد الرحمن، التبر المسلوك في ذيل السلوك، بولاق مصر، المطبعة الأميرية، ۱۸۹۶م، ص:۲۳۱

۳ التبر الملوك، ص:۲۳۱

۴ الكتاني، عبد الحي بن عبد الكبير: فهرس الفهارس والإثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات ، جلد: ۱ ، بيروت، المكتب الإسلامي، ۱۹۸۲م، ص: ۲۲۳

۵ الجواهر والدرر:۲/ ۶۶۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی:

مقاصد شرح

ہر کام کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ صحیح بخاری کی اتنی بڑی شرح بے مقصد ہی تحریر فرمادیں۔لہذا انہوں نے شرح بخاری لکھنے سے قبل شرح کا مقصد و منہج بیان کرنے کے لیے باقاعدہ ایک مقدمہ تحریر فرمایا:جو تقریباسات سو(۷۰۰)صفحات پر مشتمل ہے۔بنام ہدی الساری مطبوع ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس میں مقاصد شرح کو دس فصول میں بالتفصیل بیان کر دیا ہے۔

فصل اول:

اس میں صحیح بخاری کے اسباب و تالیف پر بحث کی گئی ہے۔اس وقت تدوین حدیث رائج نہ تھی۔یہ کس طرح شروع ہوئی اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے کس حد تک جا پہنچی۔اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

فصل دوم:

صحیح بخاری کا اصل موضوع کیا ہے،اس کی احادیث کی شرائط کیا ہیں؟اسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مقام کیسے حاصل ہوا؟اس کے تراجم ابواب میں کیا کیا نکات ہیں؟اور کس کس قسم کی تدقیقات فقہیہ ہیں جن کی بدولت صحیح بخاری کو تمام کتب حدیث پر فوقیت حاصل ہوئی۔

فصل سوم:

اس میں احادیث کی تقطیع،اختصار اور تکرار کی صورتیں،حکمتیں اور فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

فصل چہارم:

اس میں احادیث مرفوعہ کے معلق لانے اور آثار موقوفہ لانے کے اسباب و وجوہ بیان کئے گئے ہیں۔اور اس ضمن میں احادیث مرفوعہ معلقہ کی اسناد اور موصول بیان کرنے والے محدث کا ذکر کر دیا ہے۔

فصل پنجم:

متون حدیث میں آنے والے غریب اور مشکل الفاظ کو الفابائی ترتیب سے حل کیا ہے۔اس طرح یہ اچھی خاصی لغت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب بن گئی ہے۔

فصل ششم:

اس میں صحیح بخاری میں مذکور ان اسماء، اعلام، القاب اور نسبتوں کو الفابائی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ جن کی صورتیں تو یکساں ہیں مگر تلفظ مختلف ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

۱. جن کا اشتباہ صحیح بخاری کے رواۃ سے ہے۔

۲. جن کا اشتباہ ان رواۃ سے ہے جو صحیح بخاری سے خارج ہیں۔

نیز اس بارے میں تحقیق کا سلسلہ یہاں تک لے گئے ہیں کہ یہ راوی کس کتاب، باب، حدیث اور سند میں ہے۔

فصل ہفتم:

امام بخاری رحمہ اللہ کے ان شیوخ کی وضاحت کی گئی ہے جنہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے مبہم بیان کیا ہے۔ حلاں کہ مشترک ہیں۔ مثلاً محمد۔ لیکن جن میں اشتراک کم ہے، مثلاً مسدد ان کا ذکر نہیں کیا باقی جس قدر مبہم و مہمل تھے سب کو الفابائی ترتیب سے ذکر کر دیا ہے۔

فصل ہشتم:

امام دار قطنی رحمہ اللہ اور دیگر نقاد فن حدیث نے جن احادیث صحیح پر اعتراضات کئے تھے۔ ان سب اعتراضات کا ایک ایک کر کے شافی و کافی اور تسلی بخش جوابات دیئے ہیں اور واضح کیا ہے کہ صحیح بخاری کی کوئی حدیث خلاف شرائط نہیں ہے۔

فصل نہم:

صحیح بخاری کے جن رواۃ پر محدثین نے کلام کیا ہے۔ الفائی بائی ترتیب سے ان کے جواب دیئے ہیں اور ترازو انصاف کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ جہاں قدح کا پہلو نمایاں نظر آیا وہاں وضاحت کی ہے کہ جس جہت سے قدح ہے اس سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احتزار کیا ہے یا اس کی متابعت میں کوئی دوسرا راوی اس سے زیادہ ثقہ موجود ہے۔ یا پھر کسی اور وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ اس کو صحیح بخاری میں لائے ہیں۔

فصل دہم:

ابواب کی فہرست مرتب کر کے ہر باب میں وارد احادیث کی تعداد بیان کی ہے، جس سے احادیث مکررہ کا پتہ چلتا ہے۔ احادیث کی تعداد ذکر کی ہے۔ مقدمہ کے آخر پر سیرت امام بخاری، تالیفات اور تلامذہ کا تذکرہ کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث

مآخذ شرح

فتح الباری ایک نہایت ضخیم و وقیع شرح ہے۔ جو تیرہ مجلدات (۱۳) اور ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے۔ حافظ ابن حجر جیسا محقق بھلا کیسے ممکن ہے کہ کوئی بات حوالے کے بغیر نقل کرے۔ فتح الباری کو یہ عالی مرتبہ و مقام ایسے ہی حاصل نہیں ہو گیا۔ اس کے پیچھے اللہ تعالی کی خاص رحمت کے بعد ان کا خلوص اور نہایت قابل قدر تحقیقی اسلوب کارفرما ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں تقریباً چودہ سو تیس (۱۴۳۰) مصادر و مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔[1]

چند ایک اہم مآخذ کا ذکر حسب ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔علوم القرآن

الأحکام، الأسباب، التفسیر

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے احکام القرآن کے سلسلہ میں فتح الباری میں دو کتب کا ذکر کیا ہے۔

الف. أحکام القرآن للقاضي إسماعیل بن إسحق محدث البصرة

ب. أحکام القرآن لإبن العربي: أبي بکر محمد بن عبد الله

۲. الأسباب:

اسباب نزول القرآن کے حوالے سے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں چار کتب سے استفادہ کیا ہے۔

1. اسباب النزول للواحدی — ایک مقام پر ذکر ہے۔
2. اعراب القرآن للنحاس — دو مقام پر ذکر ہے۔
3. الإنتصار لصحة نقل القرآن للباقلاني — ایک مقام پر استفادہ کیا ہے۔

---

۱ المؤلفون: مشهور بن حسن و ابو حذیفه: معجم المصنفات الواردة في فتح الباري، الریاض، یدار یدار الهجرة، 1991م)، ص:۴۴۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. البرهان في علوم القرآن للحوفي ایک مقام پر ذکر آیا ہے۔

تفسیر:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تفسیر القرآن کے سلسلہ میں پچیس (۲۵) کتب سے استفادہ کیا ہے۔
جن میں چند ایک معروف کتب یہ ہیں:

1. تفسير الإمام مجاهد
2. تفسير ابن مرويه
3. تفسير النسائي
4. تفسير ابن أبي حاتم
5. الجامع لأحكام القرآن للقرطبي
6. جامع البيان من تأويل آي القرآن للطبري
7. المفردات في غريب القرآن للراغب الأصفهاني
8. الكشاف للزمخشري
9. معاني القرآن للزجاج
10. معاني القرآن للفراء

۲.التوحید:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے توحید پر آٹھ (۸) کتب سے استفادہ کیا ہے۔چند مشہور کتب یہ ہیں:

1. التوحيد لإبن خزيمة
2. التوحيد لإبن مندة
3. خلق أفعال العباد للبخاري
4. الفتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية
5. منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية لإبن تيمية

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳.کتب الحدیث:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں بے شمار کتب حدیث سے استفادہ کیا ہے۔چند ایک حسب ذیل ہیں:

1. الصحاح السنة
2. صحيح ابن خزيمة
3. صحيح ابن السكن
4. الأحاديث المختاره للضياء المقدسي
5. السنن الكبرى للبيهقي
6. سنن الدار قطني

۴.شروح الحدیث:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جن شروحات سے استفادہ کیا ہے ان کی تعداد ستائیس (۲۷) ہے۔

چند معروف شروحات درج ذیل ہیں:

1. أعلام الحديث للخطابي
2. الإفهام لما في صحيح البخاري من الإبهام للبلقيني
3. الإكمال في شرح الصحيح لمسلم للقاضي عياض
4. التلويح شرح الجامع الصحيح البخاري للمغلطائي
5. الشافي في شرح مسند الشافعي لإبن الأثير الجزري
6. شرح البخاري للداؤدي
7. شرح الجامع الصحيح للبخاري لإبن بطال
8. الكوكب الدراري للكرماني
9. المنهاج للنووي
10. عارضة الأحوذري لإبن الأحوذي

محكمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵. أسماء الرجال:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ خود اسماء الرجال کی ماہرین میں شامل ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے فتح الباری میں اسماء الرجال کی پانچ کتب سے استفادہ کیا ہے:

1. تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزي
2. الضعفاء للعقيلي
3. الكامل في الضعفاء لإبن عدي
4. الكنى للإمام مسلم
5. الموضوعات لإبن الجوزي

٦. کتب الفقہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں چودہ (١٤) کتب فقہ سے استفادہ کیا ہے۔ چند ایک کے اسماء یہ ہیں:

1. إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام لإبن دقيق العيد
2. الأحكام لإبن طاهر المقدسى
3. الحادي للماوردي
4. زاد المعاد في هدي خير العباد لإبن قيم الجوزية
5. كتاب الأم للإمام الشافعي
6. شرح معاني الآثار للطحاوي
7. المحلى لإبن حزم

٧. کتب الاصول:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں جن کتب اصول کے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ ان کی تعداد دس (١٠) ہے۔

چند اہم کتب یہ ہیں:

1. الإبتهاج في شرح المنهاج للسبكي
2. أحكام الفصول في أحكام الأصول لإبي الوليد الباجي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. الإحكام في أصول الأحكام للآمدي

4. التمهيد لما في المؤطا من المعاني والأسانيد لإبن عبد البر

5. تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسو ل الله ﷺ من الأخبار للطبري

6. الجمع بين الصحيح للحميدي

۸.کتب التواریخ والسیرۃ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں تاریخ اور سیرت کی چھیاسٹھ (۶۶) کتب سے استفادہ کیا ہے۔چند معروف کتب کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

۱. التاريخ لإبن عساكر

۲. تاريخ الأمم والملوك للطبري

۳. التاريخ للإمام أحمد بن حنبل

٤. التاريخ للإمام البخاري

٥. جوامع السيرة لإبن حزم

٦. دلائل النبوة للبيهقي

۷. دلائل النبوة لأبي نعيم الأصفهاني

۸. الروض الأنف للسهيلي

۹. الزهر الباسم في سيرة أبي القاسم للمغلطائي

۱۰. السيرة النبوية لإبن اسحاق

۱۱. السيرة النبوية لإبن هشام

۱۲. الشفاء بتعريف حقوق المصطفى للقاضي عياض

۱۳. الطبقات الكبرى لإبن سعد

١٤. المنتظم لإبن الجوزي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹.کتب الصحابۃ:

ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں بارہ(۱۲)کتب صحابہ سے استفادہ کیا ہے،چند ایک متداول کتب یہ ہیں:

1. الإصابة في تمييز الصحابة لإبن حجر العسقلاني شارح کی اپنی کتاب ہے۔
2. الإستيعاب في معرفة الأصحاب لإبن عبد البر
3. فضائل الصحابة للإمام أحمد بن حنبل
4. معرفة الصحابة لإبن منده

۱۰.کتب اللغۃ والادب:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں چھبیس(۲۶)کتب لغت وادب سے استفادہ کیا ہے۔بعض معروف کتب یہ ہیں:

1. تهذيب اللغة للأزهري
2. القاموس المحيط للفيروز آبادي
3. الصحاح للجوهري
4. الكامل للمبرد
5. مقاييس اللغة لإبن فارس[1]

---

۱ محمد الأمين بن محمد، الشنقيطي، الدكتور: السيرة النبوية في فتح الباري،جلد: 1، الكويت، مكتبة دار البيان ، ۲۰۰۱م،ص: ۹۵-۱۸۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

بابِ چہارم

مختلف الحدیث پر منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

(فتح الباری کی روشنی میں)

فصل اول: رفع تعارض پر مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ

فصل ثانی: منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فصلِ اوّل

رفع تعارض پر مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ

مبحث اول: فقہاء اہل الحدیث کا منہج رفع تعارض

مبحث ثانی: فقہاء اہل الرای کا منہج رفع تعارض

مبحث ثالث: مختلف مناہج کا جائزہ وموازنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع تعارض پر مختلف مناہج کا جائزہ و موازنہ

مختلف احادیث میں ظاہری تعارض واختلاف کو رفع کرنے کے لئے علماء امت نے جو مناہج اختیار کیے ہیں ہم انہیں دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

ا: منہج فقہاء اہل الحدیث

ب: فقہاء اہل الرای

ذیل میں ان کے مناہج کا مختصر جائزہ لینے کے بعد ان کا تقابلی مطالعہ و موازنہ پیش کیا جائے گا۔ نیز حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے منہج کی تفصیلی وضاحت بیان کی جائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول

منہج فقہاء اہل الحدیث

عالم اسلام میں فقہاء کے دو مکاتب فکر ہیں۔

ا: فقہاء اہل الحدیث

ب: فقہاء اہل الرای[1]

مختلف الحدیث کے رفع تعارض پر ہر ایک مکتب فکر کا الگ موقف و منہج ہے۔

فقہاء اہل الحدیث سے مراد محدثین کرام اور جمہور فقہاء عظام ہیں۔ باہم متعارض احادیث کے رفع تعارض واختلاف پر محدثین اور جمہور فقہاء کا منہج یہ ہے کہ کوئی ایسا راستہ اپنایا جائے جس سے دونوں احادیث پر عمل ممکن ہو سکے۔[2]

کیونکہ دونوں احادیث پر عمل پیرا ہونا کسی ایک حدیث کو مہمل قرار دینے سے بہتر ہے۔

اس درمیانی راستے کو محدثین کی اصطلاح میں جمع، تطبیق یا توفیق کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو تاریخ معلوم کر کے مقدم کو منسوخ اور متاخر کو ناسخ قرار دے کر ناسخ پر عمل کیا جائے گا۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو قاعدہ ترجیح پر عمل کیا جائے گا۔ اگر ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی ممکن نہ تو توقف اختیار کیا جائے گا۔

فقہاء اہل الحدیث کے اس موقف و منہج کے دلائل حسب ذیل ہیں:

- امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وكلما احتمل حديثان ان يستعملا معا استعملا معا، ولم يعطل واحد منهما الآخر...... فإذا لم يحتمل الحديثان إلا الإختلاف..... كان أحدهما ناسخا والآخر منسوخاً"[3]

ا ولي الله، الشاه، أحمد بن عبد الرحيم، الدهلوي، حجة الله البالغة، (المكتبة السلفية، لاهور، س ن) ص:۱۴۷-۱۴۸

۲ فتح الباري:۵/ ۴۱۲، ۹/ ۴۲۳

۳ اختلاف الحديث للشافعي، ص :۴۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دونوں احادیث پر عمل ممکن ہو تو دونوں میں جمع و تطبیق دے کر عمل کیا جائے گا اور ایک حدیث سے دوسری کو معطل قرار نہیں دیا جائے گا۔۔ اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ایک کو ناسخ تو دوسری کو منسوخ قرار دیا جائے گا۔

⦿ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"ومنها ما لا يخلو من أن يكون أحد الحديثين اشبه بمعني كتاب الله أو أشبه بمعنى سنن النبي صلى الله عليه وسلم ، مما سوى الحديثين المختلفين، أو أشبه بالقياس ، فأي الأحاديث كان هذا فهو أولاهما عندنا أن يصار إليه"[1]

اگر جمع و تطبیق یا نسخ ممکن نہ تو وجوہ ترجیح کی بنا پر راجح پر عمل کیا جائے گا۔

⦿ حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مختلف الحدیث کی دو قسمیں ہیں:

ا. مختلف و متعارض احادیث میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔ اس صورت میں دونوں احادیث پر عمل کیا جائے گا۔

۲. دونوں احادیث میں جمع و تطبیق ممکن نہ ہو۔ اس صورت میں اس کی پھر دو قسمیں ہیں:

ا: تاریخ کے ذریعے مقدم اور مؤخر واضح ہو جائے تو مؤخر کو ناسخ قرار دیتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے گا اور مقدم کو منسوخ قرار دے کر اسے چھوڑ دیا جائے گا۔

ب: ناسخ و منسوخ ثابت نہ ہوں تو وجوہ ترجیح میں سے کسی وجہ سے ایک کو راجح قرار دے کر اس پر عمل کیا جائے گا اور مرجوح کو چھوڑ دیا جائے گا۔[2]

⦿ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" والمختلف قسمان: أحدهما: يمكن الجمع بينهما، فيتعين ويجب العمل بهما، والثاني: لا يمكن بوجه فإن علمنا أحدهما ناسخا قدمناه، والاعملنا بالراجح"[3]

مختلف الحدیث کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم ان متعارض و مختلف احادیث پر مشتمل ہے۔ جن میں جمع و تطبیق ممکن ہے تو تطبیق کی صورت متعین کر کے اس پر عمل پیرا ہونا واجب ہے۔

ا اختلاف الحديث للشافعي، ص :۴۱

۲ ملخص از علوم الحديث لإبن الصلاح، ص :۱۶۸-۱۶۹

۳ التقريب مع شرحه تدريب الراوي، ص: ۱۹۷-۱۹۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم ان احادیث پر مشتمل ہے جن کے درمیان تطبیق ممکن نہیں تو ناسخ و منسوخ کا علم ہونے پر ناسخ پر عمل ورنہ راجح پر عمل کیا جائے گا۔

⦿ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"وكيف يصار إلى النسخ مع إمكان الجمع بين الأ حاديث" [۱]

احادیث میں جمع و تطبیق کی امکان کے باوجود نسخ کو کیسے اختیار کیا جاسکتا ہے؟

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" فصار ما ظاهره التعارض واقعا على هذا الترتيب: الجمع إن أمكن، فاعتبار الناسخ والمنسوخ، فالترجيح إن تعين، ثم التوقف" [۲]

جن احادیث میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے ان کو رفع تعارض کی ترتیب حسب ذیل ہو گی:

ا: ممکن ہو تو دونوں احادیث میں تطبیق دی جائے گی۔

ب: بصورت دیگر ناسخ و منسوخ کا اعتبار کیا جائے گا۔

ج: وجہ ترجیح متعین ہونے کی صورت میں ترجیح دی جائے گی۔

د: کوئی صورت بھی ممکن نہ ہو تو توقف کیا جائے گا۔

⦿ فتح الباری میں ابن دقیق العید کا قول نقل فرما کر اس کی تائید کرتے ہیں:

" لا شك أن الجمع أولى من الترجيح وادعاء النسخ" [۳]

بلاشک وشبہ جمع و تطبیق بنسبت ترجیح و نسخ بہت بہتر ہے۔ مکتب فقہاء اہل الرای میں سے امام طحاوی اور علامہ عبد الحی لکھنوی کا موقف و منہج بھی یہی ہے۔

⦿ چنانچہ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أولى الأشياء بنا إذا روى حديثان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحتملا الإتفاق

---

۱ النووي، أبو زكريا يحي بن شرف النووي: المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، (دار المعرفة، بيروت، ۱۹۹۵م) :۱۳/ ۱۹۵

۲ شرح نخبة الفكر لإبن حجر، ص:۵۹

۳ فتح الباري لإبن حجر:۳/ ۱۲۲، ۱۴/ ۹۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحتملا التضاد أن نحملها على الإتفاق ، لا على التضاد"[1]

ایسی دو احادیث نبویہ جن میں اتفاق و اختلاف دونوں کا احتمال موجود ہو، ایسی صورت میں ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیے کہ انہیں اختلاف کی بجائے اتفاق پر محمول کریں۔

- علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ دو متعارض احادیث میں بعد از غور و خوض جمع و تطبیق کی کوشش کی جائے، اگر ایسا ناممکن ہو تو اگر صریح دلیل سے پتہ چل جائے کہ پہلا حکم منسوخ ہو چکا ہے تو پھر نسخ اختیار کیا جائے گا۔[2]

اس کے برعکس بعض فقہاء اہل الحدیث نے ترجیح کو نسخ سے قبل ذکر کیا ہے۔[3]

---

۱ شرح معاني الأثار للطحاوي:۴/ ۲۷۴

۲ لکھنوي، عبد الحی، العلامة، الأجوبة الفاضلة للأسئلة العشرة الكاملة، (مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ۱۹۹۳م)،ص: ۱۸۳

۳ إرشاد الفحول للشوكاني،ص:۲۷۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی:

فقہاء اہل الرأی

اس سے مراد فقہاء احناف ہیں۔[1]

دو متعارض دلائل کے رفع تعارض پر اس مکتب فکر کا منہج حسب ذیل ہے۔

۱. اگر دونوں ادلہ متساوی القوۃ ہوں تو ان میں سے کسی کے متاخر الوقوع ثابت ہونے پر طریقہ نسخ اختیار کیا جائے گا۔

۲. تاریخ معلوم نہ ہو سکے تو وجوہ ترجیح کی بنا پر کسی ایک کو راجح قرار دیا جائے گا۔

۳. اگر تاریخ اور وجہ ترجیح نامعلوم ہوں تو ان میں جمع و تطبیق کا راستہ اپنایا جائے گا۔

۴. اگر کوئی صورت بھی ممکن نہ ہو تو "إذا تعارضتا تساقطتا" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے انہیں ساقط العمل قرار دیا جائے گا اور ان سے کم درجہ دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

- چنانچہ علامہ محب اللہ بہاری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" وحكمه السنخ إن علم المتقدم و إلا فالترجيح إن أمكن وإلا فالجمع بقدر الإمكان وإن لم يمكن تساقطا"[2]

متعارض احادیث کا حکم یہ ہے کہ اگر متقدم معلوم ہو تو نسخ ورنہ طریقہ ترجیح اختیار کیا جائے گا۔ اگر ممکن نہ ہو تو پھر حسب امکان جمع کی باری آتی ہے۔ اگر جمع و تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ساقط العمل ہوں گی اور اس سے کم تر دلیل پر عمل کیا جائے گا۔

---

۱ حجة الله البالغة، ص: ۱۴۸

۲ مسلم الثبوت للبهاري الحنفي: ۲/ ۶۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث

مختلف مناہج کا جائزہ و موازنہ

دونوں مکاتب فکر کے مناہج کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے جو نتائج ثمرات حاصل ہوتے ہیں حسب ذیل میں ان کا جائزہ و موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱. فقہاء اہل الحدیث میں تھوڑا سا باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء تو جمع، نسخ، ترجیح اور توقف کی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ بعض ترجیح کو نسخ پر مقدم قرار دیتے ہیں۔

۲. فقہاء اہل الرای میں بھی باہمی اختلاف موجود ہے۔

اکثر فقہاء تو نسخ، ترجیح، جمع اور تساقط کے قائل ہیں جب کہ بعض فقہاء اہل الحدیث کی ترتیب کو زیادہ مناسب خیال کرتے ہوئے ان کے منہج و موقف کے مؤید ہیں۔

۳. ان دونوں مکاتب فکر کا رفع تعارض کی ترتیب پر کافی اختلاف ہے۔

فقہاء اہل الحدیث سب سے پہلے جمع و تطبیق کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

جب کہ فقہاء اہل الرای نسخ کو مقدم سمجھتے ہیں۔

۴. فقہاء اہل الحدیث جمع و تطبیق کے ناممکن ہونے کی صورت میں دوسرے نمبر پر نسخ کو درجہ دیتے ہیں، جب کہ فقہاء اہل الرای ترجیح کو دوسرے نمبر پر قرار دیتے ہیں۔

۵. فقہاء اہل الحدیث کے منہج و موقف کے مطابق تیسرا درجہ ترجیح کو حاصل ہے جب کہ فقہاء اہل الرای کے نزدیک جمع و تطبیق کو تیسرا درجہ ملتا ہے۔

۶. کوئی بھی صورت ممکن نہ ہونے کی شکل میں فقہاء اہل الحدیث توقف اختیار کرتے ہیں۔ جبکہ فقہاء اہل الرای ایسی صورت میں تساقط کے قائل ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فصلِ ثانی

منہج ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

مبحث اول: جمع وتطبیق

مبحث ثانی: نسخ

مبحث ثالث: ترجیح

مبحث رابع: توقف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر نظر مقالہ چوں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے منہج رفع تعارض کی وضاحت کے لئے لکھا جارہا ہے، لہٰذا ذیل میں اس کی تفصیلات ذکر کی جاتی ہیں۔

رفع تعارض پر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا منہج وموقف بھی دوسرے فقہاء اہل الحدیث کے عین مطابق ہے۔

چناں چہ شرح نخبۃ الفکر میں فرماتے ہیں:

ا۔ جہاں تک ممکن ہو دونوں احادیث میں جمع وتطبیق کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔

ب۔ جمع وتطبیق کے عدم امکان کی صورت میں نسخ کا اعتبار کیا جائے گا۔

ج۔ کوئی وجہ ترجیح متعین ہونے کی صورت میں ترجیح دی جائے گی۔

د۔ بصورت دیگر توقف کیا جائے گا۔(۱)

فتح الباری میں رقم طراز ہیں:

رفع تعارض پر علمائے کرام نے تین طریقے اختیار کیے ہیں:

ا۔ جمع

ب۔ نسخ

ج۔ ترجیح(۲)

د۔ توقف(۳)

---

۱ شرح نخبة الفكر لإبن حجر، ص:۵۹

۲ فتح الباري:۱۰/ ۸۴

۳ شرح نخبة الفكر لإبن حجر، ص:۵۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول

جمع و تطبیق

۱. لغوی معنیٰ

۲. اصطلاحی تعریف

۳. اہمیت جمع

۴. شرائط جمع

۵. طرق جمع

۱. جمع کا لغوی معنیٰ:

جمع مصدر ہے، باب فتح یفتح کے وزن پر آتا ہے، جس کا معنی بکھری اشیاء کو اکٹھا کرنا ہے۔

- چناں چہ ابن منظور افریقی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

" جمعت الشيء إذا جئت به من ههنا وههنا"(۱)

جب بکھری پڑی اشیاء کو ادھر ادھر سے اکٹھا کیا جائے تو اس وقت لفظ " جمع" استعمال ہوتا ہے۔

- القاموس المحیط میں ہے:

" الجمع تاليف المفترق"(۲)

"جمع متفرق اشیاء کو ایک جگہ اکٹھا کرنے اور جوڑنے کا نام ہے۔"

- علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" الجمع: ضم الشيئ بتقريب بعضه من بعض "(۳)

مختلف اشیاء کو باہم قریب کر کے ملانے کو جمع کہا جاتا ہے۔

---

۱ لسان العرب لإبن منظور افريقي: ۲/ ۳۵۵،ماده جمع

۲ القاموس المحيط، ص: ۹۱۷

۳ مفردات القرآن للراغب اصفهاني، ص: ۹۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- قرآن مجید میں ہے:

﴿ أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴾(۱)

"کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں اکھٹی نہیں کریں گے۔"

- امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" أيظن ابن آدم أن لن نقدر على جمع عظامه بعد تفرقها"(۲)

کیا ابن آدم یہ گمان کرنے لگا ہے کہ ہم اس کی بکھری اور متفرق ہڈیوں کو جمع اور اکٹھا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے؟

- علامہ جار اللہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" نجمعها بعد تفرقها، ورجوعها رميما، ورفاتا مختلطا بالتراب، بعد ما سفتها الريح وطيرتها في أباعد الأرض "(۳)

"ہم ان کے بکھر کر بوسیدہ ہو جانے، چورہ چورہ ہو کر مٹی میں رل مل جانے اور باد تند کے اڑا کر دور دراز لے جانے کے باوجود اکٹھا کر لیں گے۔"

۲. اصطلاحی تعریف:

بیان التوافق والائتلاف بين الحديثين المتعارضين الصالحين للإحتجاج، والمتحدين زمناً، والأخذ بهما، وذلك بحمل كل منها على محمل صحيح يزيل تعارضهما واختلافهما"(۴)

"دو متعارض، مقبول، زمانی و مکانی لحاظ سے متحد احادیث کو اس انداز سے جمع کرنا اور قابل عمل بنانا کہ ہر حدیث کا اپنی اپنی جگہ پر مطلب بھی صحیح رہے اور تعارض بھی زائل ہو جائے۔"

۳. اہمیت جمع:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے جمع و تطبیق کی حیثیت و اہمیت پر فتح الباری میں کئی ایک مقامات پر مختلف انداز میں تبصرہ

---

۱ القيامة(۷۵):۳

۲ جامع البيان عن تأويل آي القرآن للطبري :۲۹/ ۱۷۵

۳ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التاويل:۴/ ۱۶۳

۴ التقرير والتحبير لإبن الهمام:۳/ ۶۲،نهاية السول للآسنوي :۳/ ۱۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

فرمایا ہے۔ جس کا ذکر حسب ذیل میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

۱. جمع و تطبیق تاویل کی ایک قسم ہے۔(۱)

۲. جمع و تطبیق دعوائے تعارض و اضطراب سے بہتر ہے۔(۲)

۳. جمع و تطبیق ادّعاء نسخ سے بہتر ہے۔(۳)

۴. جمع و تطبیق بنسبت ترجیح بہتر و مقدم ہونے پر علماء اصول کا اتفاق ہے۔(۴)

۵. دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق دونوں میں سے کسی ایک کو لغو اور بے کار قرار دینے سے بہتر ہے۔(۵)

۶. متعارض احادیث میں ہر ممکن صورت میں جمع و تطبیق اس صورت سے کہیں بہتر ہے۔ کہ متعارض احادیث میں سے کسی ایک صحیح حدیث کو ضعیف قرار دے دیا جائے۔(۶)

۷. متعارض احادیث میں بہر حال جمع و تطبیق اس بات سے بہت بہتر ہے کہ ایک حدیث کو کسی ثقہ حافظ کی غلطی قرار دے کر عضو معطل بنا دیا جائے۔(۷)

---

۱ فتح الباری لإبن حجر :۱۰/ ۸۴

۲ أیضا :۲/ ۳۸۸، ۳/ ۴۴۳

۳ أیضا :۳/ ۹۳، ۱۱/ ۸۱

۴ أیضا :۲/ ۳۲، ۳/ ۹۴، ۸/ ۴۵۱، ۹/ ۴۷۴، ۱۳/ ۴۱۰

۵ أیضا :۵/ ۴۱۲، ۹/ ۴۲۳

۶ أیضا :۴/ ۳۳، ۱۲/ ۱۷-۹۱

۷ أیضا :۳/ ۵۳۵، ۵۴۱، ۹/ ۳۵۴، ۴۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴. شرائط جمع:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جمع کی چند شرائط بیان کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱. دونوں احادیث مقبول، قابل عمل اور ہم مرتبہ ہوں۔[۱] اگر ایک صحیح اور دوسری ضعیف ہو تو ضعیف ساقط الاعتبار قرار پائے گی اور صحیح (محکم) پر عمل کیا جائے گا۔[۲]

۲. دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق دیتے وقت ایسا معنی مراد نہ لیا جائے جس پر الفاظ کی دلالت واضح نہ ہو۔[۳]

۳. دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق سے دیگر نصوص شرعیہ میں سے کسی نص کا باطل ہونا لازم نہ آئے۔ کیوں کہ تطبیق کا مقصد موافقت پیدا کرنا ہے، اگر اس جمع و تطبیق سے دونوں احادیث کسی اور نص سے متعارض ہو گئیں تو جمع و تطبیق کا مقصد فوت ہو جائے گا ایسی جمع ناقابل قبول اور غیر معتبر قرار پائے گی۔

۴. جمع و تطبیق کے نتیجے میں دونوں احادیث کے مدلول پر عمل کرنا ممکن ہو۔ ایسی تطبیق نہ ہو جس سے ایک حدیث معطل ہو کر رہ جائے۔

۵. تطبیق کے نتیجے میں تعارض مکمل طور پر ختم ہو جانا چاہیے۔ اگر تطبیق کے باوجود تعارض ختم نہ ہو تو تطبیق ساقط الاعتبار اور غیر مقبول متصور ہو گی۔

۶. دونوں متعارض احادیث کا زمانہ ایک ہو۔ اگر زمانی اختلاف سے مقدم و مؤخر کی وضاحت ہو رہی ہو تو اس صورت مین جمع و تطبیق محض تکلف قرار پائے گا۔ اور انہیں از قبیل ناسخ و منسوخ تصور کیا جائے گا۔

۷. جمع و تطبیق کے لئے ادنی مناسبت کافی ہے۔[۴]

۵. طرق جمع و تطبیق

متعارض احادیث میں جمع و تطبیق کے لئے کون کون سے طریقے اپنائے جائیں۔ موقع و محل کی مناسبت سے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تفصیلات بھی فتح الباری میں بالوضاحت بیان فرمادی ہیں۔ جو حسب ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

---

۱ فتح الباری لإبن حجر :۹/ ۴۰۷

۲ نزهة النظر شرح نخبة الفكر ،ص:۵۵

۳ المصدر السابق ،ص:۵۵

۴ فتح الباری لإبن حجر :۳/ ۱۰۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

۱. اگر دو احادیث متعارضہ میں دو مختلف حکم دیے گئے ہیں تو جمع و تطبیق کی صورت یہ ہو گی کہ ایک کو ندب واستحباب پر اور دوسرے کو جواز پر محمول کیا جائے گا۔(۱)

۲. ایک حدیث میں حقیقی معنی مراد لے کر دوسری میں مجازی معنی مراد لیا جائے۔(۲)

۳. دونوں احادیث کو مختلف حالات پر محمول کر لیا جائے۔(۳)

۴. متعارض احادیث میں جمع و تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ انہیں تعدد واقعات پر محمول کیا جائے۔(۴)

۵. دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ نہی کو تنزیہی قرار دے دیا جائے اور دوسری حدیث میں فعل کو جواز پر محمول کر لیا جائے۔(۵)

۶. ایک کو حقیقت لغویہ اور دوسری کو حقیقت شرعیہ پر منطبق کر لیا جائے۔(۶)

۷. ایک حدیث میں وارد کسی لفظ کو غیر معنی میں استعمال کر لیا جائے تاکہ دونوں احادیث میں جمع و تطبیق میں آسانی ہو۔ مثلاً واو کو ترتیب کا معنی حاصل کرنے کے لئے "ثم" کے معنی میں استعمال کرنا۔(۷)

۸. جمع و تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ یہ قرار دیا جائے: کچھ رواۃ نے الفاظ حدیث کو مکمل طور پر محفوظ رکھا جب کہ بعض دوسرے راوی اسے مکمل طور پر یاد نہیں رکھ سکے۔(۸)

۹. رفع تعارض کی مصلحت کی خاطر حدیث میں واقع کسی لفظ کو خلاف ظاہر پر محمول کر لیا جائے۔(۹)

---

۱ فتح الباری لإبن حجر :۱/ ۴۲۸، ۳/ ۴۶۹، ۵/ ۱۱۰

۲ أیضا :۱/ ۲۴۷

۳ أیضا :۲/ ۳۸۹

۴ أیضا :۱/ ۲۴۹، ۲/ ۱۵۵، ۲۰۹، ۷/ ۱۶۸

۵ أیضا :۵/ ۱۱۰، ۱۰/ ۳۰۰

۶ أیضا :۳/ ۴۶۹

۷ أیضا :۲/ ۲۲

۸ أیضا :۹/ ۲۰۹، ۱۱/ ۴۴۔۱۵۸۔۱۶۰، ۱۳/ ۱۵۔۱۲۷

۹ أیضا :۱/ ۸۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع کی احادیث سے تطبیقی مثالیں

مثال نمبر:۱

۱. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نَهَى رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ [۱]

۲. بریرۃ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے:

كتبت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم على المال الذى كوتبت عليه ووقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على ذلك فلم ينكره [۲]

صورت تعارض:

پہلی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔ جب کہ دوسری حدیث میں بریر لونڈی کو مکاتبت کی صورت میں کما کر آزاد ہونے کو باقی رکھا اور غلط قرار نہیں دیا۔ اگر لونڈی کی کمائی ممنوع ہے تو وہ مکاتبت کی رقم سے آزاد کیسے ہو گی؟

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی جس کمائی سے منع کیا ہے۔ اس سے مراد حرام ذرائع سے حاصل شدہ کمائی ہے۔ مثلاً بدکاری وغیرہ جو قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ اگر لونڈی حلال اور جائز ذرائع سے کمائے تو یہ بالکل جائز اور درست ہے۔ اور آزادی کے لئے مکاتبت کرکے جائز ذرائع سے کمانا بطریق اولی جائز بلکہ مستحب ہے۔ [۳]

---

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث:۲۲۸۳

۲ طحاوي، مشكل الآثار:۲/ ۲۵۴

۳ فتح الباري:۴/ ۴۲۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال نمبر:۲

۱. سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلاَمِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ » (۱)

۲. سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینک ماری آپ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو نہ دی اور فرمایا:

« إِنَّ هَذَا حَمِدَ الله وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ الله » (۲)

صورت تعارض:

پہلی حدیث میں مسلمان کے مسلمان پر بنیادی پانچ حقوق میں سے ایک حق چھینک کا جواب دینا بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری حدیث میں آپ نے ایک صحابی کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"پہلی حدیث میں چھینک کا جواب دینا اس شخص کے ساتھ مقید ہے جو اللہ تعالی کی تعریف کرتا ہے۔ اور جو شخص چھینک مارنے کے بعد اللہ تعالی کی تعریف نہیں کرتا۔ اس کا جواب دینا اس کا قطعاً حق نہیں ہے۔ آپ نے جس کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اس نے الحمد للہ نہیں کہا۔ (۳)

مثال نمبر:۳

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله -صلى الله عليه وسلم- « الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ» (۴)

---

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۲۴۰

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۶۲۲۱

۳ فتح الباري:۱۰/ ۶۰۲

۴ صحيح البخاري، رقم الحديث:۶۹۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢. أَنَّ نَاقَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ- صلى الله عليه وسلم- عَلَى أَهْلِ الأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِى حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ[1]

صورت تعارض:

پہلی حدیث میں جانور کے نقصان کرنے کی تلافی نہیں اور یہ عام ہے رات ہو یا دن۔ جب کہ دوسری حدیث میں اگر جانور رات کو نقصان کرے تو مالک اس کی تلافی کرے گا۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ عام ہے اور حدیث محیصہ رضی اللہ عنہ خاص ہے۔ عام کو خاص پر محمول کر کے دونوں احادیث میں اس طرح جمع و تطبیق دی جائے گی کہ مالک مال دن کو اور مالک مویشی رات کو اپنی اپنی ملکیت کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ دن کو نقصان ہو تو مالک مویشی سے تلافی نہیں کروائی جائے گی۔ جب کہ رات کو نقصان کی صورت میں مالک مویشی نقصان کی تلافی کا پابند ہوگا۔[2]

مثال نمبر:۴

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلاَ يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ »[3]

٢. عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلاَ يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ

---

۱ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۳۵۶۹

۲ فتح الباري:۱۲/ ۲۶۹-۲۷۰

۳ الصحيح لمسلم، رقم الحديث:۲۶۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْطَانٌ » [۱]

صورت تعارض:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکا جائے۔خواہ نمازی نے سترہ رکھا ہو، یا نہ رکھا ہو۔جب کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق نمازی کے سترہ رکھنے کی صورت میں گزرنے والے کو روکنا چاہیے۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والمطلق في هذا محمول على المقيد..... فالأصح أنه ليس له الدفع لتقصيره" [۲]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مطلق حدیث کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی مقید حدیث پر محمول کر کے اس طرح جمع و تطبیق دی جائے گی کہ سترہ ہونے کی صورت میں گزرنے والے کو نمازی روکے گا اور بغیر سترہ نماز پڑھنے والا گزرنے والے کو نہیں روک سکتا۔ کیوں کہ اس میں نمازی کی اپنی غلطی ہے۔

مثال نمبر:۵

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ – رضى الله عنهما – أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ– صلى الله عليه وسلم – « لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ ، إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ » [۳]

۲. عن ابْنَ عَبَّاسٍ – رضى الله عنهما – قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ – صلى الله عليه وسلم – يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ « مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ

---

۱ الصحيح لمسلم،رقم الحديث:۲۵۸

۲ فتح الباري:۱/ ۶۹۴

۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۵۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَرَاوِيلَ»[۱]

صورت تعارض:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ محرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔ جب کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں موزے کاٹنے کی کوئی شرط نہیں۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مطلق ہے جب کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مقید۔ مطلق کو مقید پر محمول کر کے دونوں احادیث میں جمع و تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ دونوں احادیث پر عمل ہو جائے۔ جس شخص کو جوتا نہ ملے وہ موزے کاٹ کر ٹخنے ننگے رکھتے ہوئے پہن سکتا ہے۔[۲]

مثال نمبر:۶

۱. عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « مَنْ أَطَاعَنِى فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ يَعْصِنِى فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِى وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِى »[۳]

۲. عَنْ عَلِيٍّ – رضى الله عنه – قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ – صلى الله عليه وسلم – سَرِيَّةً ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ – صلى الله عليه وسلم – أَنَّ تُطِيعُونِى قَالُوا بَلَى . قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ، ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا ، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا ، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ – صلى الله عليه وسلم – فِرَارًا مِنَ النَّارِ ،

---

۱ صحيح البخاري،رقم الحديث:۵۸۰۴

۲ فتح الباري: ۳/ ۴۷۱-۴۷۲

۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۲۹۵۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَنَدْخُلُهَا ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلم – فَقَالَ « لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ »[۱]

صورت تعارض:

حدیث ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی رو سے اطاعت امیر واجب ہے۔ جب کہ حدیث علی رضی اللہ عنہ میں اطاعت فی المعروف کی شرط ہے۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" أن الأحاديث المطلقة في الطاعة محمولة على قيد أن لا تكون في معصية كما بينه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث علي"[۲]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی مطلق حدیث کو علی رضی اللہ عنہ کی مقید حدیث پر محمول کر کے دونوں احادیث میں جمع و تطبیق دی جائے گی کہ امیر کی اطاعت صرف معروف کاموں میں واجب ہے۔ معصیت میں نہیں۔

مثال نمبر:۷

۱. عن أم عطية رضي الله عنها قالت: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا [۳]

۲. عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِىَّ –صلى الله عليه وسلم– كَانَ فِى جِنَازَةٍ فَرَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ –صلى الله عليه وسلم– « دَعْهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ »[۴]

---

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث:۴۳۴۰

۲ فتح الباري: ٦/ ۱۳۵، ۷/ ۱۵٦، ۱۳/ ۷-۱۰، ۱۲۰، ۱۳۱

۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۲۷۸

۴ سنن ابن ماجة، رقم الحديث:۱۵۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت تعارض:

حدیث ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی رو سے عورت کا جنازے کے پیچھے جانا حرام ثابت ہوتا ہے جب کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے عورتوں کے جنازے کے پیچھے جانے کا جواز نکلتا ہے۔

رفع تعارض:

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وارد نہی سے مراد تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی جواز والی حدیث اس کا قرینہ ہے۔ لہٰذا عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا مکروہ ہے، حرام نہیں۔“ (۱)

مثال نمبر:۸

۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ (۲)

۲. عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ » (۳)

صورت تعارض:

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رو سے سینگی لگانے والے کی اجرت حلال ہے جب کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سینگی لگانے والے کی اجرت کو حرام قرار دے رہی ہے۔

رفع تعارض:

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد نہی کو تنزیہ پر محمول کیا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جواز والی

---

۱ فتح الباري:۳/ ۱۷۳

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۲۲۷۹

۳ الصحيح لمسلم، رقم الحديث:۱۵۶۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث اس کا قرینہ صارفہ ہے، لہٰذا سینگی لگانے والے کی اجرت جائز تو ہے مگر کراہت کے ساتھ۔[1]

مثال نمبر:۹

۱. عن ابی قتادة رضي الله عنه- في قصة صيده الحمار الوحشي وهو غير محرم وأهدى منه لأصحابه- قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه- وكانوا محرمين-: « هل منكم أحد أمره أو أشار إليه بشيء؟» قالوا: لا. قال: « فكلوا ما بقي من لحمها»[2]

۲. عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ الله - صلى الله عليه وسلم - حِمَارًا وَحْشِيًّا ، وَهْوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِى وَجْهِهِ قَالَ « إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ »[3]

صورت تعارض:

حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی رو سے محرم کو خشکی کا شکار کھانا جائز اور حلال ہے جب کہ صعب بن جثامہ کی حدیث اس کو حرام قرار دے رہی ہے۔

رفع تعارض:

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں کیوں کہ یہ مختلف احوال سے متعلق ہیں اگر شکاری نے خود اپنے لیے اور محرم کے کہے بغیر شکار کیا پھر محرم کو ہدیہ دیا تو محرم کو ایسا شکار حلال و جائز ہے۔ اگر شکاری نے محرم کے لیے یا محرم کے کہنے پر شکار کیا تو ایسی صورت میں محرم کو شکار کھانا جائز و درست نہیں ہے۔“[4]

---

۱ فتح الباري:۴/ ۵۳٦

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۸۲۴

۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۸۲۵

۴ فتح الباري:۴/ ۴۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی

النسخ

۱. معرفت ناسخ ومنسوخ کی اہمیت
۲. لغوی مفہوم
۳. اصطلاحی تعریف
۴. معرفت نسخ کے ذرائع
۵. زمانہ وقوع نسخ
۶. شرائط نسخ
۷. طرق نسخ
۹. حکم المنسوخ

دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا منہج وموقف یہ ہے کہ وہاں قاعدہ نسخ اختیار کیا جائے گا۔

⦿ چناں چہ فرماتے ہیں:

" وإن لم يمكن الجمع فلا يخلو إما أن يعرف التاريخ أولا، فإن عرف وثبت المتأخر به أو بأصرح منه فهو الناسخ والمنسوخ" (۱)

”اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا:

۱. تاریخ معلوم ہو گی۔ ۲. تاریخ معلوم نہ ہو گی۔

اگر تاریخ معلوم ہو اور متاخر ثابت ہو جائے اور متقدم سے زیادہ صریح ہو تو یہ از قبیل ناسخ و منسوخ متصور ہو گا۔

⦿ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"فصار ما ظاهره التعارض واقعا على هذا الترتيب الجمع إن أمكن ، فاعتبار الناسخ

---

۱ شرح نخبة الفكر، ص:۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والمنسوخ..." (۱)

"بظاہر متعارض احادیث کو اس ترتیب پر حل کیا جائے گا:

ا: جمع اگر ممکن ہو تو

ب: ورنہ ناسخ و منسوخ کا اعتبار کیا جائے گا۔

معرفت ناسخ و منسوخ کی اہمیت:

علم ناسخ و منسوخ کتاب و سنت دونوں سے متعلق ہے۔ جس کی اہمیت و حیثیت ایک مسلمہ حقیقت ہے قرآن و حدیث کا کوئی طالب علم اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ حلال و حرام میں تمیز، مسائل کا استنباط اور افتاء و قضاء، ناسخ و منسوخ کی معرفت کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ ایک ایسا دقیق اور مشکل فن ہے جس کے لئے خاصی محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

⦿ چناں چہ ابن الصلاح رحمہ اللہ راقم ہیں:

"هذا فن مهم مستصعب" (۲)

"یہ فن بہت اہم اور مشکل ہے۔"

⦿ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (ت ۱۲۵ھ) فرماتے ہیں:

" أعيا الفقهاء وأعجزهم أن يعرفوا ناسخ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم من منسوخه" (۳)

"ناسخ و منسوخ احادیث کی معرفت نے بڑے بڑے فقہاء کو تھکا کر رکھ دیا ہے۔

⦿ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ناسخ و منسوخ احادیث کا علم امام شافعی رحمہ اللہ کی مجالس سے حاصل ہوا ہے۔" (۴)

ان اقوال سے معلوم ہوا کہ ناسخ و منسوخ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا اس کی وضاحت کے لئے لغوی اور اصطلاحی مفاہیم و معانی ذکر کیے جاتے ہیں۔

---

۱ شرح نخبة الفكر، ص:۵۹

۲ مقدمة ابن الصلاح، ص:۱۶۳

۳ مقدمة ابن الصلاح، ص:۱۶۳

۴ مقدمة ابن الصلاح، ص:۱۶۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا. لغوی مفہوم:

لغوی طور پر نسخ کے معانی مشہور ہیں:

الف: نقل کرنا، لکھنا

ب: زائل کرنا

نسخ بمعنیٰ نقل وکتابت:

نسخ کا ایک معروف معنی کتاب کو نقل کرنا اور لکھنا ہے۔

علامہ فیومی لغوی فرماتے ہیں:

" نسخت الكتاب: نقلته" (۱)

"لفظ نسخ کتاب نقل کرنے اور لکھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔"

قرآن مجید میں ہے:

إنا كنا نستنسخ ما كنتم تعلمون (۲)

"ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔"

⦿ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

"إنا كنا نستكتب حفظتنا أعمالكم فتثبتها في الكتب وتكتبها" (۳)

" بے شک ہم اپنے محافظ فرشتوں سے تمہارے اعمال لکھوالیا کرتے تھے۔ وہ ان اعمال کو جسٹروں میں لکھ کر محفوظ کرلیتے تھے۔"

⦿ علامہ جاراللہ زمخشری رحمہ اللہ یوں تفسیر فرماتے ہیں:

" (إنا كنا نستنسخ) الملائكة (ماكنتم تعلمون) أي نستكتبهم أعمالكم" (۴)

---

۱ المصباح المنير:۲/ ۶۰۲

۲ الجاثية(۴۵) :۲۹

۳ جامع البيان:۲۵/ ۸۶

۴ الكشاف للزمخشري:۳/ ۱۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”یقیناہم فرشتوں سے تمہارے اعمال لکھوا لیتے تھے۔“

۲. نسخ بمعنی زائل کرنا/ازالہ

نسخ بمعنی ازالہ اس کی دو اقسام ہیں:

۱. نسخ بالبدل

۲. نسخ بغیر البدل

۱. نسخ بالبدل:

فیروز آبادی لکھتے ہیں:

" نسخه كمنعه، أزاله وغيره وأبطله وأقام شيئا مقامه" (۱)

”نسخ باب منع یمنع کے وزن پر آتا ہے جو زائل، تبدیل اور باطل کرنے کے ساتھ ساتھ کسی چیز کو دوسری چیز کے قائم مقام بنانے کے مستعمل ہے۔“

ابن منظور الافریقی رقم طراز ہیں:

"نسخت الشمس الظل، نسخ الشيب الشباب" (۲)

”دھوپ نے سایہ کو ہٹا کر، بڑھاپے نے جوانی کو ہٹا کر خود اس کی جگہ لے لی۔“

قرآن مجید میں ہے:

ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها او مثلها (۳)

⦿ علامہ زمخشری رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر کے تحت یوں رقم طراز ہیں:

" أن كل آية يذهب بها على ما توجيه المصلحة من إزالة لفظها وحكمها معا، أو من إزالة أحدهما إلى بدل أو غير بدل (نأت) بآية (خير منها) للعباد، أي بآية بها أكثر

۱ القاموس المحيط، ص:۳۳۴، مادہ: نسخ

۲ لسان العرب:۱۴/ ۱۲۱، مادہ: نسخ

۳ البقرة(۲): ۱۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للثواب(أو مثلها) في ذلك" (۱)

” ہر وہ آیت جس کے حکم کو مصلحت کی بنا پر ختم کیا جاتا ہے۔ لفظ و حکم دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو ہٹا کر اس کے بدلے میں کوئی اور حکم دے کر یا نہ دے کر، اللہ تعالی اپنے بندوں کے لئے کوئی ایسی آیت لے آتے ہیں جو ثواب کے لحاظ سے بہتر ہوتی ہے یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

۲. نسخ بغیر البدل:

ازالہ کی دوسری قسم وہ ہے جس کے بدلے میں کوئی اور چیز نہ آئے۔

تاج العروس میں ہے:

"نسخت الريح آثار الديار" (۲)

”ہوا نے گھوڑوں کے نشانات مٹا ڈالے۔“

قرآن مجید میں ہے:

فينسخ الله ما يلقي الشيطن ثم يحكم الله آياته (۳)

”اللہ تعالی شیطان کی ملاوٹ دور کر دیتا ہے پھر اپنی آیات پکی کر دیتا ہے۔“

⦿ علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" أي يذهبه ويبطله" (۴)

”یعنی اس کو ختم اور باطل کر دیتے ہیں۔“

۲. اصطلاحی تعریف:

محدثین اور اصولیین نے نسخ کی جو تعریفات کی ہیں وہ مختلف الالفاظ و متحد المعنی ہیں۔ مگر ہم یہاں صرف حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تعریفات نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

---

۱ الکشاف للزمخشري:۱/ ۲۳۲

۲ تاج العروس:۲/ ۲۸۲

۳ الحج(۲۲): ۵۲

۴ شرح نخبة الفکر، ص:۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"النسخ: رفع تعلق حکم شرعي بدلیلشرعي متأخر عنه" (۱)

"کسی شرعی حکم کے تعلق کو کسی ایسی شرعی دلیل سے رفع کرنا جو اس سے متاخر ہو۔ نسخ کہلاتا ہے۔"

دوسری جگہ رقم طراز ہیں:

"النسخ بیان انتهاء الحکم" (۲)

⦿ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"النسخ رفع الحکم" (۳)

"نسخ: رفع حکم کا نام ہے۔"

۳. معرفت نسخ کے ذرائع:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے متعارض و مختلف احادیث میں نسخ معلوم کرنے کے لئے چند ذرائع اور امور بڑی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں:

الف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نسخ کی صراحت و وضاحت فرمادیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ناسخ و منسوخ کی وضاحت فرمادیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

کنت نهیتکم عن ... وتذکر الآخرة (۴)

" میں تمھیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو، کیوں کہ یہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں۔"

اب یہاں حدیث میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت فرمادی کہ زیارت قبور سے پہلے منع کیا گیا تھا۔ اب یہ ممانعت منسوخ ہوگئی ہے۔

---

۱ شرح نخبة الفکر، ص:۵۸

۲ فتح الباري:۱۳/ ۴۸۶

۳ فتح الباري:۵/ ۲۸۱

۴ الصحیح مسلم، رقم الحدیث:۲۲۵۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ صحابی نسخ کی صراحت کرے:

بعض اقوات حدیث میں وارد کسی حکم کے متعلق صحابی رسول ﷺ وضاحت وصراحت کر دیتے ہیں کہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

چناں چہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ومنها ما يجزم الصحابي بأنه متأخر" (۱)

معرفت نسخ کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ بھی کہ کوئی صحابی یقینی طور پر یہ وضاحت کردے کہ یہ حکم متاخر ہے اور ناسخ ہے:

كان آخر الأمرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار (۲)

"رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی چیز کھا کر وضو نہیں فرمایا۔"

نوٹ: یادرہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک قدیم الاسلام اور متاخر الاسلام صحابہ کی متعارض احادیث میں محض متاخر الاسلام صحابی کی حدیث کا متعارض ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ اس بات کا احتمال موجود ہوتا ہے کہ متاخر الاسلام صحابی نے حدیث اور براہ راست نبی کریم ﷺ سے سننے کی بجائے کسی اور قدیم الاسلام صحابی سے سماع کیا ہو اور بغیر واسطہ حدیث بیان کر رہا ہو۔ (۳)

ج۔ تاریخ معلوم ہو جائے:

دو متعارض احادیث میں نسخ معلوم کرنے کا تیسرا بڑا ذریعہ تاریخ ہے۔ اگر تاریخ معلوم ہو جائے تو ناسخ و منسوخ کا فیصلہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

◉ چناں چہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ومنها ما يعرف بالتاريخ" (۴)

"ناسخ و منسوخ پہچاننے کا تیسرا ذریعہ تاریخ ہے۔"

---

۱ شرح نخبة الفكر، ص:۵۸

۲ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۱۹۲، سنن النسائي، رقم الحديث:۱۸۵

۳ شرح نخبة الفكر، ص:۵۸

۴ شرح نخبة الفكر، ص:۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"افطر الحاجم والمحجوم" (۱)

"سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔"

دوسری طرف سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

"أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم" (۲)

"خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام وصیام سینگی لگوائی۔"

محدثین نے ان دونوں متعارض احادیث میں رفع تعارض کے لئے طریقہ نسخ اختیار کیا ہے کیوں کہ شداد ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منسوخ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ناسخ ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ خود شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی ہے۔ آپ نے روزہ ٹوٹنے والی حدیث فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی ہے۔ (۳)

اور دوسری طرف ابن عباس رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا واقعہ بیان فرمارہے ہیں۔ (۴)

حجۃ الوداع فتح مکہ سے دو سال بعد پیش آیا۔ تو یہاں تاریخ معلوم ہونے سے ناسخ و منسوخ کا علم ہوا۔

د۔ اجماع:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے نزدیک اجماع بذات خود ناسخ نہیں مگر دلیل بن سکتا ہے۔ (۵)

---

۱ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۲۳۶۸، الجامع الترمذي، رقم الحديث:۷۷۴

۲ الصحيح للبخاري، رقم الحديث:۱۸۳۶، ۱۹۳۸

۳ السنن الكبرى للبيهقي:۴/ ۲۶۷-۲۶۸

۴ أمير صنعاني، محمد بن إسماعيل: سبل السلام شرح بلوغ المرام، (دار الكتب العربي، بيروت ۱۹۸۵م): ۲/ ۳۲۴

۵ شرح نخبة الفكر، ص:۵۹، الجامع الترمذي، رقم الحديث:۷۷۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

"من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد الرابعة فاقتلوه" (۱)

”جو شخص شراب پینے اسے کوڑے لگاؤ اور اگر چوتھی مرتبہ بھی شراب پیئے تو اسے قتل کر دو۔“

◉ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت رقم طراز ہیں:

"إنما كان هذا في أول الأمر تم نسخ بعد...." (۲)

یہ معاملہ شراب کے حرام ہونے کے موقع پر شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ اس پر تمام اہل علم کا زمانہ قدیم وجدید میں اجماع ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ تو یہاں اجماع اہل علم بذات خود ناسخ نہیں بلکہ نسخ کی دلیل ہے۔

۴. زمانہ وقوع نسخ:

کسی حکم شرعی کا منسوخ ہونا صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مبارک میں وقوع پذیر ہو سکتا تھا۔

کیوں کہ نسخ وحی الٰہی کی بنیاد پر ہوتا ہے اور وحی الٰہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی قیامت تک کے لئے منقطع ہو چکی ہے۔ چناں چہ آپ کی وفات کے بعد شریعت کا کوئی حکم منسوخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اب شریعت محمدیہ قیامت تک کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کسی قسم کے نسخ وغیرہ سے پاک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ (۳)

”آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامندی ہو گیا۔“

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"النسخ لا يثبتا بعد النبي صلى الله عليه وسلم " (۴)

---

۱ الجامع الترمذي، رقم الحديث:۱۴۴۴

۲ الجامع الترمذي، رقم الحديث:۱۴۴۴

۳ المائدة(۵): ۳

۴ فتح الباري:۲/ ۱۷۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نسخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وقوع پذیر نہیں ہو سکتا۔"

۵.شرائط نسخ:

محدثین و اصولیین نے نسخ کی شرائط بیان کی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے اقوال کی روشنی میں ان کی تفصیلات حسب ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

ا. دو متعارض احادیث میں ایسا تعارض ہو جو جمع و تطبیق سے رفع نہ ہو سکے اور تاریخ معلوم ہو جائے۔

چناں چہ ابن حجر فرماتے ہیں:

"لا يصار إلى النسخ إلا إذا علم التاريخ وتعذر الجمع" (۱)

قاعدہ نسخ اس وقت اختیار کیا جائے گا جب تاریخ بھی معلوم ہو اور جمع بھی محال ہو۔"

ب۔ نسخ کے لئے دلیل شرعی ہونا ضروری ہے:

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَـٰتٍ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ غَيْرِ هَـٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِىٓ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ﴾ (۲)

"اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمارے ملاقات سے ناامید ہیں، کہنے لگتے ہیں: اس کی بجائے کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس میں ردوبدل کر دو۔ آپ کہہ دیجئے! مجھے اس میں خود اپنی طرف سے تبدیلی کا حق نہیں ہے، میں تو بس اس وحی کا پیروکار اس میں خود اپنی طرف سے تبدیلی کا حق نہیں ہے، میں تو بس اس وحی کا پیروکار ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے۔"

اس سے ثابت ہوا کہ محض اجماع، قیاس، عقل یا احتمال کے ساتھ کسی شرعی حکم منسوخ قرار دینا درست نہیں ہے۔

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"النسخ لا يثبت إلا بدليل" (۳)

---

۱ فتح الباري:۱/ ۴۳۱، ۵۸۹، ۳/ ۱۸۱، ۱۰/ ۸۳، ۱۱/ ۵۳۴، ۱۲/ ۲۵۸

۲ یونس(۱۰):۱۵

۳ فتح الباري:۱۳/ ۳۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”نسخ دلیل (شرعی) کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔“

دوسری جگہ رقم طراز ہیں:

" النسخ لا يثبت بالإحتمال " (۱)

شرح نخبۃ الفکر میں ہے:

”اجماع ناسخ نہیں ہو سکتا۔“ (۲)

ج۔ ناسخ و منسوخ دونوں کا ایک محل میں وارد ہونا:

ناسخ و منسوخ دونوں میں اتحاد محل ضروری ہے۔ اگر دونوں کا محمل ایک نہ ہو تو قاعدہ ناسخ و منسوخ نافذ نہ ہو گا۔

مثال:

نهيتكم عن لحوم الأضاحي..... فأمسكوا ما بدالكم (۳)

”میں نے تمہیں تین دن سے اوپر قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا اب جتنی مدت کے لئے چاہو ذخیرہ کر سکتے ہو۔“

اس حدیث کے پہلے حصے میں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا گیا تھا، آخری حصے میں اجازت دے دی گئی ہے۔

قربانی کے گوشت کا ذخیرہ محل ہے۔ حدیث کا پہلا حصہ منسوخ اور آخری حصہ ناسخ ہے۔

د۔ ناسخ منسوخ سے متاخر ہو:

کسی متقدم حکم کے ذریعے کسی متاخر حکم کو منسوخ قرار دینا کسی صورت جائز نہیں۔ نیز ناسخ و منسوخ میں زمانی فاصلہ ہونا

---

۱ فتح الباري:۱/ ۵۶۳،۲۷۷، ۵۹۲، ۲/ ۵۶، ۱۹۶، ۳۶۳، ۴۱۰، ۴۷۰، ۳/ ۵۴۳، ۴/ ۸۳، ۳۳۰، ۳۷۱، ۳۸۲، ۴۵۳، ۴۵۹، ۵/ ۵۷، ۱۴۴، ۲۳۱، ۲۸۲، ۴۱۲، ۶/۶۲، ۹/ ۳۱۰، ۶۵۱، ۱۰/ ۱۷، ۸۴، ۲۴۲، ۳۶۲، ۳۹۰، ۱۲/ ۲۰۰، ۲۵۸

۲ شرح نخبة الفكر، ص:۵۹

۳ الصحيح المسلم، رقم الحديث:۲۲۶۰، ۵۱۰۳، سنن النسائي، رقم الحديث:۲۰۳۴، ۲۰۳۵، مسند الإمام أحمد:۵/۳۵۰، ۵۱۰۳، جامع الترمذي، الرقم الحديث:۱۵۱۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے، زمانی اعتبار سے متصل نہ ہوں۔

◉ چناں چہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فكيف يدعى نسخ المتأخر بالمتقدم؟"[۱]

متقدم حکم سے متاخر حکم کا دعویٰ نسخ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

ھ۔ منسوخ کا تعلق ان امور سے ہو جن میں نسخ ہو سکتا ہے، مثلاً عملی احکام وغیرہ۔ عقائد، اخلاق اور واقعات وغیرہ میں نسخ داخل نہیں ہوتا۔

◉ چناں چہ حافظ اب ن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نسخ فروع میں حاصل ہوتا ہے اصول دین میں داخل نہیں ہوتا۔"[۲]

اسی طرح کسی خبر کو جھوٹا یا سچا تو کہا جا سکتا ہے مگر منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ خبر کے ضمن میں کوئی حکم ہو تو وہ حکم منسوخ ہو سکتا ہے۔[۳]

۶. طرق نسخ:

کسی حکم کو منسوخ کرنے کے چار طریقے ہیں:

۱. نسخ القرآن بالقرآن

۲. نسخ السنۃ بالسنۃ

۳. نسخ السنۃ بالقرآن

۴. نسخ القرآن بالسنۃ

۱. نسخ القرآن بالقرآن:

قرآن مجید کے کسی حکم کو قرآن مجید ہی کے کسی دوسرے متاخر حکم سے منسوخ کرنے پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

---

۱ ابن حجر، فتح الباري:۲/ ۴۱۰

۲ أيضا:۱/ ۴۹

۳ أيضا:۱/ ۳۱۸، ۳/ ۱۴، ۸/ ۲۰۷، ۱۰/ ۳۹۰-۳۹۷، ۱۱/ ۳۴۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"جواز نسخ القرآن بالقرآن و لا خلاف فيه" [1]

''قرآنی حکم کے قرآنی حکم سے منسوخ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے۔''

مثال:

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [2]

''اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔''

دوسری آیت میں ہے:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [3]

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔''

پہلی آیت میں مال داروں کے لئے روزہ رکھنا یا فدیہ دینا میں اختیار تھا۔ دوسری آیت میں نے اختیار منسوخ اور ختم کر کے روزہ لازمی قرار دے دیا۔

۲. نسخ السنۃ بالسنۃ:

حدیث و سنت سے ثابت کسی حکم کو سنت و حدیث سے منسوخ کرنا درست ہے۔ اس میں بھی کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

مثال:

قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ذخیرہ اور استعمال کرنے کی ممانعت کو حدیث ہی سے منسوخ کر کے غیر معینہ مدت تک کے لئے ذخیرہ و استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ [4]

---

۱ ابن حجر ،فتح الباري:۳/ ۴۳۳

۲ البقرة(۲) :۱۸۴

۳ البقرة(۲) :۱۸۵

۴ الصحيح المسلم، رقم الحديث:۲۲۶۰، ۵۱۰۳، سنن النسائي، رقم الحديث:۲۰۳۴، ۲۰۳۵، مسند الإمام أحمد:۵/۳۵۰، ۵۱۰۳، جامع الترمذي، الرقم الحديث:۱۵۱۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳. نسخ السنة بالقرآن:

قرآنی حکم کے ذریعے سنت وحدیث کے کسی حکم کو منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

مثال:

قبلہ بیت المقدس کو قرآنی حکم سے منسوخ کر کے مسجد حرام کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (۱)

"آپ اپنا چہرہ مبارک مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔"

۴. نسخ القرآن بالسنة:

جمہور اہل علم کے نزدیک سنت وحدیث سے قرآن مجید کے حکم کا نسخ جائز ہے۔

◉ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"سنت مشہورہ کے ذریعے نسخ قرآن جائز ہے۔" (۲)

مثال:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (۳)

"تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہونے لگے اور مال چھوڑے جارہا ہوں تو اپنے والدین اور قریبی راشتہ داروں کے لئے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے، پرہیز گاروں پر یہ حق اور ثابت ہے۔"

دوسری طرف حدیث میں وارد ہے:

---

۱ البقرة(۲) :۱۴۴

۲ ابن حجر ،فتح الباری :۱۲/ ۱۲۰

۳ البقرة(۲) :۱۸۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه، فلا وصية لوارث [۱]

”اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کا حصہ میراث مقرر کر دیا ہے اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔“

قرآنی آیت کے مطبق میت کے لئے لازم ہے کہ وہ قبل از مرگ والدین اور اقرباء کے لئے وصیت کرے۔

اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ والدین کے لئے وصیت کا قرآنی حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اب اختلاف اس چیز میں ہے کہ اس کا ناسخ کون ہے؟ جو لوگ نسخ القرآن بالسنة کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک آیات المواریث ناسخ ہیں۔ جب کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک حدیث مشہور ” لا وصية لوارث“ اس کی ناسخ ہے۔

۶. حکم المنسوخ

ناسخ منسوخ معلوم ہو جانے کے بعد ناسخ کے مطابق فیصلہ اور عمل کیا جائے گا۔ منسوخ کے مطابق فیصلہ یا عمل نہیں کیا جائے گا۔

◉ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لايجوز الحكم بالمنسوخ" [۲]

نسخ کی تطبیقی مثالیں:

مثال نمبر:۱

۱. كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ الله -صلى الله عليه وسلم- لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ الله (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ الله [۳]

---

۱ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۲۸۷۰،الجامع الترمذي، رقم الحديث:۲۱۲۰،
= سنن النسائي، رقم الحديث:۳۶۷۱-۳۶۷۳،سنن ابن ماجة، رقم الحديث:۲۷۱۳-۲۷۱۴،
= مسند الإمام أحمد، رقم الحديث:۴/ ۱۸۶-۱۸۷،۲۳۸،۲۳۹
۲ فتح الباري :۲/ ۱۷۰
۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۴۶۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ(۱)

۳. سلمة الأكوع عن أبيه قال : رخص لنا رسول الله صلى الله عليه و سلم عام أوطاس في المتعة ثلاثا ثم نهانا عنها(۲)

۴. عَنْ سَبْرَةَ الجهني أنه غزا مَعَ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ - ثَلاَثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ - فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فِى مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِى وَلِى عَلَيْهِ فَضْلٌ فِى الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِى خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّى فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلاَهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلاَنِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِى تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِى جَدِيدٌ غَضٌّ. فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لاَ بَأْسَ بِهِ. ثَلاَثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم(۳)

۵. أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ « يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِى الاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَىْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلاَ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا »(۴)

---

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث:۴۲۱۶

۲ النووي، ابو زكريا، يحيى بن شرف، المنهاج في شرح صحيح لمسلم ابن الحجاج،جلد: ۹،بيروت، دار الكتب العربية، ۱۹۹۰م،ص:۱۹۲

۳ النووي، المنهاج:۹/ ۱۹۳

۴ أيضا:۹/ ۱۹۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶. سَبْرَةَ الْجُهَنِىِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا[1]

۷. وفي رواية عن سبرة: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة في حجة الوداع»[2]

صورت تعارض:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نکاح متعہ کے جواز پر دلالت کرتی ہے جب کہ علی، سلمہ، سبرہ رضی اللہ عنہم کی احادیث نکاح متعہ کو حرام قرار دے رہی ہیں۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رقم طراز ہیں:

”نکاح متعہ دو مرتبہ حلال اور دو مرتبہ حرام ہوا بالآخر۔ فتح مکہ کے موقع پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کو حرام قرار دے دیا گیا۔[3]

مثال نمبر:۲

ا. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- « خُذُوا عَنِّى خُذُوا عَنِّى قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلاً الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ »[4]

ب. عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. وَقَالَ الآخَرُ

---

۱ صحيح لمسلم، رقم الحديث:۱۴۰۶

۲ مسند الإمام أحمد:۳/ ۴۰۴، ۴۰۵

۳ فتح الباري:۹/ ۷۳

۴ صحيح لمسلم، رقم الحديث:۱۶۹۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ أَفْقَهَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ. قَالَ « تَكَلَّمْ ». قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - وَالْعَسِيفُ الأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- « أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ ». وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا [۱]

۳. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أتى رجل رسول الله صلى الله عليه و سلم وهو في المسجد فناداه فقال يا رسول الله إني زنيت فأعرض عنه حتى ردد عليه أربع مرات فلما شهد على نفسه أربع شهادات دعاه النبي صلى الله عليه و سلم فقال (أبك جنون) . قال لا قال (فهل أحصنت) . قال نعم فقال النبي صلى الله عليه و سلم (اذهبوا به فارجموه) قال ابن شهاب فأخبرني من سمع جابر بن عبد الله قال فكنت فيمن رجمه فرجمناه بالمصلى فلما أذلقته الحجارة هرب فأدركناه بالحرة فرجمناه [۲]

صورت تعارض:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق شادی شدہ زانی کی سزا کوڑے اور رجم ہے۔ جب کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی دونوں احادیث کے مطابق شادی شدہ زانی کی سزا صرف رجم ہے۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی دونوں احادیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ناسخ ہیں، کیوں کہ سیدنا ابوہریر رضی اللہ عنہ متاخر الاسلام ہیں، نیز ماعز اسلمی، غامدیہ، جہمیہ اور یہودیوں کے رجم کے واقعات میں بھی شادی شدہ کی سزا صرف رجم بیان

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث:۶۶۳۳

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۶۸۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے۔[۱]

مثال نمبر:۳

۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رضى الله عنهما – أَنَّ النَّبِيَّ – صلى الله عليه وسلم – احْتَجَمَ ، وَهْوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهْوَ صَائِمٌ[۲]

۲. عن شداد بن أوس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ »[۳]

صورت تعارض:

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق آپ نے خود بحالت روزہ واحرام سینگی لگوائی جو کہ جواز کی دلیل ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ناسخ اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث منسوخ ہے، کیوں کہ شداد کی حدیث کا واقعہ فتح مکہ کے موقع کا ہے۔ جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث کا واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

تاریخ معلوم ہونے سے اس کا ناسخ و منسوخ ہونا ثابت ہو گیا۔ لہٰذا اب دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔[۴]

مثال نمبر:۴

۱. عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ،

---

۱ فتح الباري:۱۲/ ۱۲۲

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۱۸۳۶،۱۹۳۸

۳ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۲۳۶۹

۴ فتح الباري:۴/ ۱۷۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أجمعون» [1]

۲. سیدہ رضی اللہ عنہا آپ کے مرض الموت کا واقعہ بیان فرمائی ہیں:

فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- خِفَّةً فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَّ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ [2]

صورت تعارض:

پہلی حدیث میں ہے کہ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو سب مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے۔ جب کہ دوسری حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حالاں کہ پہلی حدیث کی رو سے سب کو بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہیے تھی۔

رفع تعارض:

ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث آخری معاملہ ہے، لہٰذا یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ناسخ ہے۔ ابتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ لوگوں میں جاہلیت کی رسوم کو ختم کر دیا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں سردار بیٹھے ہوتے اور عوام تعظیما کھڑے رہتے تھے۔ اس کی عادت کو ختم کرنے کے لئے آپ نے امام کے بیٹھ کر نماز پڑھانے کی صورت میں مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کی تلقین کی جب عقائد کی اصلاح ہو گئی تو آپ نے اپنی فعلی حدیث کے ذریعے جالس امام کے پیچھے مقتدیوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا حکم صادر فرما دیا۔ [3]

---

۱ صحیح البخاري، رقم الحدیث:۶۸۹

۲ صحیح البخاري، رقم الحدیث:۷۱۳

۳ فتح الباري:۲/ ۱۷۶- ۱۷۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال نمبر:۵

۱. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَعَنَ اللہ السَّارِقَ ، یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُہُ ، وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہُ »[۱]

۲. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاَ قَطْعَ إِلاَّ فِی رُبُعِ دِینَارٍ [۲]

صورت تعارض:

پہلی حدیث کے مطابق انڈا چور پر لعنت کی گئی ہے اور اس کی سزا کے طور پر ہاتھ کاٹنے کا ذکر ہے جب کہ دوسری حدیث کی رو سے چوری کا نصاب ربع دینار (۱/۴) ہے۔ جن کی قیمتوں کا بہت فرق ہے۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر کے اس کے متعلق دو اقوال ہیں:

پہلا قول: انڈا اور رسی نصاب قطع ید نہیں ہیں۔ یہاں مراد صرف چوری کی تحقیر اور وعید شدید بیان کرنا ہے۔ جب کہ ربع (۱/۴) دینار نصاب ہے۔

دوسرا قول: ربع دینار والی حدیث انڈے اور رسی والی حدیث کی ناسخ ہے۔[۳]

۱ صحیح البخاري، رقم الحدیث:۶۷۸۳

۲ صحیح لمسلم، رقم الحدیث:۱۶۸۴

۳ فتح الباري:۱۲/ ۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثالث:

ترجیح

۱. لغوی مفہوم
۲. اصطلاحی تعریف
۳. شرائطِ ترجیح
۴. اسباب ترجیح

دو متعارض و مختلف احادیث میں رفع تعارض کے لیے تیسرا طریقہ اور راستہ ترجیح ہے۔

◉ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والترجیح لایصار الیه مع امکان الجمع" (۱)

"جمع و تطبیق (اور نسخ) کے امکان کی موجودگی میں ترجیح درست نہیں۔"

ترجیح کسے کہتے ہیں؟ اس کا لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟ اس کی شرائط اور حدود و قیود کیا ہیں؟ اس کی وجوہات واسباب کیا ہیں؟ ان کی وضاحت کے لیے حسبِ ذیل میں دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

۱. لغوی مفہوم

ترجیح کا مادہ ر، ج، ح ہے لغت میں، بھاری کرنا، جھکانا، مائل کرنا، فضیلت دینا اور طاقت ور بنانے کے معنی میں مستعمل ہے:

رجحت ترجیحاً: اذا اعطیته راجحا، ارجح المیزان :ای اثقله حتی مال (۲)

"ترجیح سے مراد پلڑا بھاری اور جھکا کر دینا، ترازو کو اتنا بھاری کرنا کہ وہ نیچے کو جھک جائے۔"

◉ رجحت الشئ بالتثقیل: فضلته وقویته (۳)

"کسی چیز کو فضیلت اور تقویت دینا۔"

---

۱ فتح الباري : ۱/ ۲۷۷،۴/ ۳۳۰،۵/ ۱۸۰،۸/ ۵۹۱،۹/ ۴۰۷،۱۰/ ۱۵۹،۱۱/ ۱۳۴

۲ لسان العرب لابن منظور الافریقی:۲/ ۴۴۵، القاموس المحیط للفیروزآبادی، ص:۲۷۹

۳ المصباح المنیر للفیومی، ص:۲۱۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے فرمایا:

"زن وارجح" [۱]

"تول اور پلڑا جھکا کے رکھ۔"

اصطلاحی تعریف:

ترجیح کی اصطلاحی تعریف میں علماء کا کافی اختلاف ہے۔

وضاحت کے لیے چند ایک تعریفات پیش کی جاتی ہیں:

⦿ سید شریف جرجانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"اثبات مرتبة فی أحدالدلیلین علی الأخر" [۲]

"دو متعارض احادیث میں ایک کا دوسری پر مرتبہ ثابت کرنا ترجیح کہلاتا ہے۔"

⦿ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اظهار زیادة أحدالمتماثلین المتعارضین علی الآخر بما لایستقل حجة لوانفرد" [۳]

"دو متعارض و متماثل دلائل میں سے ایک کے دوسرے پر غلبہ ظاہر کرنے کا نام ترجیح ہے۔"

⦿ علامہ آمدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"عبارة عن اقتران أحد الصالحین للدلالة علی المطلوب مع تعارضهما بما یوجب العمل به واهمال الأخر" [۴]

"دو متعارض اور مطلوب پر دلالت کرنے والی چیزوں میں سے ایک کے ساتھ کسی ایسے قرینہ کا مل جانا جس کی بنا پر ایک پر عمل کرنا اور دوسری کا ترک کرنا لازم آئے۔"

---

۱ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۳۳۳۶

۲ التعریفات للجرجانی، ص: ۵۵

۳ التقریر والتجیر لابن الهمام: ۳/ ۱۷

۴ الإحکام فی اصول الأحکام للآمدی: ۲۰۶/۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ جمال الدین الاسنوی ترجیح کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

" تقوية إحدى الأمارتين على الأخرى ليعمل بها " (۱)

"دو چیزوں میں سے ایک کو عمل کرنے کے لیے دوسری پر تقویت دینا ترجیح کہلاتا ہے۔"

⦿ علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (۷۹۱ھ) یوں تعریف کرتے ہیں:

"الرجحان أي القوة التي لأحد المتعارضين على الأخر" (۲)

"ترجیح اس قوت کا نام جو دو متعارض دلائل میں سے ایک کو دوسری پر حاصل ہوتی ہے۔"

الحاصل

ان تعریفات پر غور کرنے سے ایک جامع مانع تعریف اخذ کی جا سکتی ہے۔

ترجیح دو متعارض دلائل میں سے کسی ایک کو دوسرے پر کسی ایسی خوبی، قرینہ یا دلیل کی بنا پر مقدم کرنا جو دوسری دلیل کے مقابلہ میں اس کو زیادہ قوی اور قابل عمل بنا رہی ہے۔

۳۔ شرائط ترجیح

محدثین اور اصولیین نے ترجیح کی کچھ شرائط بیان کی ہیں۔ جن کی موجودگی ترجیح کے لیے لازمی ہے۔

حسبِ ذیل میں چند ایک شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱. دونوں متعارض و مختلف احادیث، زمان، مکان اور جہت کے لحاظ سے متحد و متفق ہوں۔

۲. دونوں متعارض و مختلف احادیث ثبوت و اثبات اور حجت میں یکساں ہوں۔

۳. دونوں احادیث متعارضہ میں کسی طور جمع و نسخ ممکن نہ ہو اگر جمع و تطبیق یا نسخ ممکن ہو تو قاعدہ ترجیح اختیار نہیں کیا جائے گا۔

⦿ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والترجيح لايصار إليه مع امكان الجمع" (۳)

---

۱ نهاية السول للاسنوي: ۱۷۸/۳

۲ تفتازانی، سعد الدین: التلويح على التوضيح ، مطبعة الخيرية، مصر ۱۳۲۲ھ: ۲/ ۱۰۳

۳ فتح الباري: ۱/ ۲۷۷، ۴/ ۳۳۰، ۵/ ۱۸۰، ۸/ ۵۹۱، ۹/ ۴۰۷، ۱۰/ ۱۵۹، ۱۱/ ۱۳۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جمع و تطبیق ممکن ہو تو قاعدہ ترجیح اختیار نہیں کیا جائے گا۔“

۴۔ دونوں احادیث متعارضہ کا ناسخ منسوخ ہونا ثابت نہ ہو۔ کیوں کہ اگر ناسخ منسوخ ثابت ہو جائے تو قاعدہ ترجیح اختیار نہیں کیا جائے گا۔

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"وان لم یعرف التاریخ ، فلا یخلو اما أن یمکن ترجیح أحدھما علی الاخربوجه من وجوہ الترجیح......أولا، فان امکن الترجیح تعین المصیرإلیه" (۱)

”اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں، ترجیح ممکن ہو گی یا نہیں ہو گی اگر ترجیح ممکن ہو تو قاعدہ ترجیح اختیار کرنا متعین ولازم ہو گا۔“

۵. دونوں احادیث مختلف ظنی ہوں قطعی نہ ہوں کیوں کہ دو قطعی دلائل میں تعارض محال ہے۔

۶. احادیث مختلفہ و متعارضہ میں ترجیح دینے والا اجتہاد کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس کی شرائط پر پورا اترتا ہو۔

۷. کسی وجہ ترجیح کے بغیر متعارض و مختلف احادیث میں سے کسی کوئی راجح اور دوسری کو مرجوح قرار نہیں دیا جاسکتا۔

⦿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"أن یمکن ترجیح أحدھما علی الأخر بوجه من وجوہ الترجیح....." (۲)

”دو متعارض احادیث میں سے ایک کو دوسری پر کسی وجہ ترجیح کی بنا پر ترجیح دینا ممکن ہو۔“

۴. اسبابِ ترجیح

محدثین اور اصولیین نے اپنی تصنیفات میں ترجیح کے اسباب و وجوہ بہت زیادہ ذکر کیے ہیں اور مزید کی گنجائش کے قائل ہیں۔

⦿ علامہ حازمی نے پچاس سے زیادہ اسباب و وجوہ ذکر کیے ہیں۔ (۳)

⦿ اسی طرح حافظ عراقی نے اس کی تعداد ۱۱۰ تک پہنچا دی ہے۔ (۱)

---

۱ شرح نخبة الفکر، ص:۵۹

۲ شرح نخبة الفکر، ص:۵۹

۳ الحازمی ، ابوبکربن موسیٰ ، علامه:الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الأثار، (مکتبة عاطف، بیروت، ۱۴۱۲ھ)، ص: ۲۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

⦿ تاہم ذیل میں ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا موقف ذکر کیا جاتا ہے:

"وجوه الترجيح المتعلقة بالمتن او بالإسناد"(۲)

"اسباب ووجوہ ترجیح میں سے کچھ متن سے متعلق ہیں تو کچھ اسناد سے۔"

⦿ اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ان اسباب ووجوہ ترجیح کی تین اقسام بیان کی ہیں اور ہر ایک قسم کے ضمن میں چند اسباب ووجوہ ذکر ہیں۔ جن کی کل تعداد چوالیس (۴۴) بنتی ہے۔

حسبِ ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱. اسباب ترجیح باعتبار سند

۲. اسباب ترجیح باعتبار متن

۳. اسباب ترجیح باعتبار خارجی دلائل

۱۔ اسباب ترجیح باعتبار سند

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس کے ضمن میں پچیس (۲۵) اسباب ذکر کیے ہیں۔

۱. متفق علیہ حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح ہوگی۔(۳)

۲. متفق علیہ حدیث صرف مسلم کی حدیث سے راجح ہوگی بشرطیکہ متفق علیہ حدیث پر حفاظ الحدیث نے تنقید نہ کی ہو۔(۴)

۳. جس حدیث کے راوی رجال بخاری میں سے ہوں اس کو دوسری حدیث سے راجح قرار دیا جائے گا۔(۵)

۴. جس حدیث کی سند کو "اصح الاسانید" کا درجہ حاصل ہو وہ دوسری حدیث سے راجح ہوگی جس کی سند اصح الاسانید نہیں ہے۔(۶)

---

۱ التقييد و الايضاح للعراقی، ص:۲۸۹

۲ شرح نخبة الفكر، ص:۵۹

۳ فتح الباری: ۱/۲۶۶، ۲/۳۱۵، ۱۰/۱۶۸

۴ أيضا: ۲/۴۲۲، ۳/۵۶، ۵/۲۵۹

۵ أيضا: ۲/۵۳۶

۶ أيضا: ۱/۲۷۷، ۳/۴۰۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

۵. جس حدیث کے رواۃ کی تعداد زیادہ ہو گی اسے دوسری حدیث پر ترجیح حاصل ہو گی۔[۱]

۶. جس حدیث کے راوی دوسری حدیث کے رواۃ کی نسبت زیادہ حفظ وضبط والے ہوں گے اسے راجح قرار دیا جائے گا۔[۲]

۷. زیادہ حفظ کی صلاحیت رکھنے والا عدد کثیر کا مقابل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ عدد کثیر میں سے ہر ایک انفرادی طور پر حفظ میں اس سے کم تر ہو۔[۳]

۸. مخالفت کے موقع پر فیصلہ حفاظ ثقات راویوں کے حق میں ہو گا۔[۴]

۹. وہ حدیث راجح قرار دی جائے گی جس کی متابعت موجود ہو۔[۵]

۱۰. ایک حدیث کی سند میں سماع کی صراحت موجود ہو اور دوسری میں صراحت نہ ہو تو صراحت بالسماع والی حدیث راجح ہو گی۔[۶]

۱۱. قدیم السماع حدیث کو ترجیح حاصل ہو گی۔[۷]

۱۲. زیادہ فقیہ راوی کی حدیث کو راجح قرار دیا جائے گا۔[۸]

۱۳. شیخ (استاذ) کی کثرتِ صحبت اختیار کرنے والے راوی کی حدیث راجح ہو گی۔[۹]

---

۱ فتح الباری: ۱/۲۷۶، ۳۶۶، ۲/۲۲۰، ۳۶۵، ۴۸۴، ۳/۱۰۳، ۴/۸۰، ۵/۳۴، ۱۵۸، ۲۰۹، ۳۱۸، ۹/۲۱۵، ۲۴۰، ۳۵۴، ۳۶۳، ۴۱۱، ۱۰/۱۹۰، ۳۷۱

۲ أیضا: ۱/۳۶۲، ۲/۴۸۳، ۴۸۴، ۵/۱۹۷، ۳۱۸، ۶/۱۷۸، ۹/۳۵۴، ۴۱۱، ۱۰/۲۳۴، ۳۷۱

۳ أیضا: ۹/۴۰۱، ۱۲/۱۱

۴ أیضا: ۹/۱۰۲، ۱۰/۹۶

۵ أیضا: ۹/۳۲۷

۶ أیضا: ۱/۱۵

۷ أیضا: ۱/۳۶۶

۸ أیضا: ۱/۳۶۲

۹ أیضا: ۲/۳۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴. جس راوی کو حدیث ایک ایک لفظ کر کے پوری تاکید سے بیان کی گئی ہو اسے راجح قرار دیا جائے گا۔[۱]

۱۵. حفاظ کی زیادتی کو ایک حافظ کی زیادتی پر ترجیح حاصل ہو گی۔[۲] ()

۱۶. یقین سے بیان کی جانے والی حدیث شک سے بیان کی جانے والی سے راجح ہو گی۔[۳]

۱۷. غیر مختلف (مضطرب) روایت کو مختلف فیہ (مضطرب) روایت پر ترجیح دی جائے گی۔[۴]

۱۸. قوی الاسناد حدیث کو ترجیح حاصل ہو گی۔[۵]

۱۹. وجہ ترجیح نہ ہونے کی صورت میں موصول کو مرسل پر راجح قرار دیا جائے گا۔[۶]

۲۰. اگر موصول کے لیے وجہ ترجیح موجود ہو تو پھر بھی موصول کو راجح قرار دیا جائے گا۔[۷]

۲۱. اہل مدینہ کی روایات کو اہل عراق کی روایت پر ترجیح حاصل ہے کیونکہ اہل مدینہ روایت نقل کرنے میں پختگی اور احتیاط نیز ترک تدلیس میں شہرت رکھتے ہیں۔ بالفاظ دیگر غیر مدلس کی روایت کو مدلس کی روایت سے راجح قرار دیا جائے گا۔[۸]

۲۲. سبب ورود حدیث بیان کرنے والے کی روایت کو سبب نا بیان کرنے والے کی روایت پر جیح دی جائے گی۔[۹]

---

۱ فتح الباری: ۴۱۱/۹

۲ أیضا: ۲۹۱/۱

۳ أیضا: ۱۲۸/۱، ۲۷۸/۲، ۳۱/۳، ۵۶۲، ۱۷۸/۶

۴ أیضا: ۳۸/۲، ۳۱۵، ۴۶۸/۳، ۱۲۳/۱۱

۵ أیضا: ۱۸۰/۳

۶ أیضا: ۱۱/۱۲

۷ أیضا: ۴۴/۸، ۴۰۱/۹، ۶۳۴، ۶۳۵، ۲۰۳/۱۰، ۵۷۷

۸ أیضا: ۲۵۹/۵، ۳۰۷/۱۳

۹ أیضا: ۶۲/۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳. مرفوع کو موقوف پر راجح قرار دیا جائے گا۔[1]

۲۴. خواتین سے متعلق مسائل میں خواتین کی روایت کو اور مردوں سے متعلق مسائل میں مردوں کی روایت کو ترجیح ہوگی۔[2]

۲۵. کسی قرینہ یا وجہ ترجیح کی بنا پر ثقہ کی روایت کو اوثق کی روایت پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔[3]

۲. اسباب ترجیح باعتبار متن:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں متن کے اعتبار سے گیارہ (۱۱) اسباب و وجوہ ترجیح ذکر کیے ہیں جن کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

۱. صریح کو محتمل پر مقدم قرار دیا جائے گا۔[4]

۲. مفسر کو مجمل پر راجح قرار دیا جائے گا۔[5]

۳. حقیقت شرعیہ کو حقیقت لغویہ پر ترجیح حاصل ہوگی۔[6]

۴. نہی کو اباحت وجواز پر مقدم قرار دیا جائے گا۔[7]

۵. نص سے اخذ شدہ حکم، استنباط سے اخذ شدہ حکم سے مقدم ہوگا۔[8]

۶. ظنی الثبوت، قطعی الدلالت خاص کو قطعی الثبوت ظنی الدلالت عام پر ترجیح دی جائے گی۔[9]

---

۱ فتح الباری: ۵۳۵/۲، ۲۳۹/۳، ۵۹۲/۹، ۴۸۹/۱۱، ۷۲/۱۲، ۱۹۲/۱۳

۲ أیضا: ۱۴۸/۴

۳ هدى الساری مقدمة فتح الباری، ص: ۳۶۴

۴ فتح الباری: ۵۹۰/۱، ۱۷۷/۲، ۲۸۰، ۱۸۸/۳، ۴۲۳/۹

۵ أیضا: ۱۹۲/۸

۶ أیضا: ۴۷/۱۰، ۴۸

۷ أیضا: ۲۴۶/۱، ۳۰۹/۹

۸ أیضا: ۲۸۱/۹

۹ أیضا: ۱۵۸/۸، ۵۲/۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷. امر ونہی کا محل ایک ہو تو نہی کو ترجیح حاصل ہو گی۔(۱)

۸. فعلی حدیث تقریری حدیث سے راجح ہو گی۔(۲)

۹. مثبت کو نافی پر مقدم قرار دیا جائے گا۔(۳)

الا یہ کہ نفی کی دلیل مذکور ہو تو نافی مقدم ہو گی۔(۴)

۱۰. حرمت منصوص کو عموم حلت اور قیاس پر مقدم قرار دیا جائے گا۔(۵)

اسی طرح اثبات کو نفی غیر محصور پر ترجیح دی جائے گی لیکن نفی محصور ہونے کی صورت میں جب کہ اس کا راوی بھی حافظ ہو تو اسے اثبات پر ترجیح حاصل ہو گی جس کا راوی ضعیف ہو۔(۶)

۱۱. منطوق کو مفہوم پر راجح قرار دیا جائے گا۔(۷)

۳. اسباب ترجیح باعتبار خارجی دلائل

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں سند و متن کے علاوہ خارجی دلائل کے اعتبار سے آٹھ (۰۸) اسباب ذکر کیے ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہیں۔

۱. اصل اور غالب میں تعارض ہو تو اصل کو مقدم قرار دیا جائے گا۔(۸)

۲. موافق اصول، مخالف اصول سے راجح ہو گا۔(۹)

---

۱ فتح الباری: ۲۴۱/۴

۲ أیضا: ۱۶۷/۳

۳ أیضا: ۳۳۳/۱، ۶۲/۲، ۶۵، ۱۰۸، ۲۲۰، ۳۴۱، ۵۵۵، ۳۵۰/۳، ۴۶۸، ۲۵۱/۵، ۱۸۵/۷، ۱۸۶، ۲۰۸، ۳۱۹، ۴۹۱/۸، ۴۲۴/۹، ۵۸۰، ۷۲/۱۲، ۱۲۶

۴ أیضا: ۲۷/۱

۵ أیضا: ۶۵۵/۹

۶ أیضا: ۳۷۶/۷

۷ أیضا: ۲۴۲/۲، ۲۹۷، ۳۰، ۴، ۳۸۲/۴، ۳۸۶، ۳۶۹/۹، ۲۰۳/۱۲

۸ أیضا: ۵۲۶/۱، ۵۹۲، ۹/ ۶۰۶

۹ أیضا: ۵۷/۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳. جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت ومواظبت کی ہو راجح قرار دیا جائے گی۔[1]

۴. ظاہر قرآن کے موافق حدیث کو ترجیح دی جائے گی۔[2]

۵. خلفاء راشدین کے عمل کو مقدم قرار دیا جائے گا۔[3]

۶. کثرتِ دلائل کو ترجیح حاصل ہو گی۔[4]

۷. تعارض کی صورت میں مالکیہ کے نزدیک تعامل اہل مدینہ کو صحیح خبر واحد پر ترجیح حاصل ہو گی۔[5]

۸. اجماع کو مختلف فیہ حدیث سی راجح سمجھا جائے گا۔[6]

ترجیح کی تطبیقی مثالیں:

مثال نمبر:۱

۱. عن مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلاَلٌ[7]

۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ[8]

صورت تعارض:

حدیث میمونہ کے مطابق آپ کا نکاح حالت احرام میں نہیں ہوا جب کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رو سے حالت احرام

---

۱ فتح الباری:۴۲۹/۹

۲ فتح الباری:۳۱۱/۱

۳ فتح الباری:۳۱۱/۱

۴ فتح الباری:۹۵/۱

۵ فتح الباری:۱۵۲/۹

۶ فتح الباری:۴۶۳/۹

۷ صحيح لمسلم، رقم الحديث:۳۴۳۹

۸ صحيح البخاري، رقم الحديث:۵۱۱۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا۔

رفع تعارض:

علامہ ابن حجر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو رجاح قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کئی احتمال ہو سکتے ہیں جب کہ میمونہ رضی اللہ عنہا خود صاحبہ قصہ ہیں اور حدیث عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس کی مؤید ہے۔ آپ نے فرمایا:

« الْمُحْرِمُ لاَ يَنْكِحُ وَلاَ يُنْكِحُ وَلاَ يَخْطُبُ » [1]

نیز نکاح کروانے والے صحابی ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بقول بھی نکاح کے وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

لہٰذا ان دلائل کی بنیاد پر حدیث میمونہ کو راجح قرار دے کر اس پر عمل کیا جائے گا۔ [2]

مثال نمبر:۲

۱. عن ابن عمر قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ [3]

۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ [4]

صورت تعارض:

پہلی حدیث کے مطابق آپ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے جب کہ دوسری حدیث میں اس کی نفی ہے۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث راجح ہے کیوں کہ اس میں اثبات ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نفی ہے۔ اور

---

۱ صحيح لمسلم، رقم الحديث:۳۴۳۵

۲ فتح الباري: ۹/ ۱۶۵-۱۶۶

۳ صحيح البخاري، رقم الحديث:۵۰۴

۴ صحيح لمسلم، رقم الحديث:۳۲۳۷،۳۲۳۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثبات کو نفی پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں ہی خود آپ کے ساتھ داخل کعبہ نہیں تھے۔ تو ایسی صورت میں اس صحابی کا قول معتبر قرار دیا جائے گا جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ داخل کعبہ تھے۔ چناں چہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جو آپ کے ساتھ داخل کعبہ تھے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی۔

ان دلائل کی بنیاد پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث راجح ہے۔ (۱)

مثال نمبر:۳

۱. عن ابْن عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ – صلى الله عليه وسلم – قال « أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ الله » (۲)

۲. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَىَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِى عَنْهَا فِى سَبِيلِ الله عَزَّ وَجَلَّ لآتِيَنَّ رَسُولَ الله –صلى الله عليه وسلم– فَلأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ الله رَجُلٌ أَهْدَى إِلَىَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِى عَنْهَا فِى سَبِيلِ الله. قَالَ « إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا » (۳)

صورت تعارض:

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رو سے تعلیم قرآن کی اجرت حلال ہے جب کہ حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کا تقاضا ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت حلال نہیں ہے۔

---

۱ فتح الباري:۱/ ۵۷۸-۵۷۹

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث:۵۷۳۷

۳ سنن أبي داؤد، رقم الحديث:۳۴۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث راجح ہے کیوں کہ یہ صحت کے لحاظ سے بہت مضبوط ہے جب کہ حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کے راوی مختلف فیہ ہیں۔ لہٰذا صحیح کو مختلف فیہ حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔ [۱]

مثال نمبر:۴

۱. عن أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنه كان يَقُولُ لاَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ « مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيُفْطِرْ ». مُحَمَّدٌ –صلى الله عليه وسلم– قَالَهُ [۲]

۲. عن عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– كَانَ يُصْبِحُ جُنُباً ثُمَّ يَصُومُ من جماع غير احتلام، ثم يصوم في رمضان [۳]

صورت تعارض:

حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے مطابق جنبی کا غسل کیے بغیر روزہ رکھنا درست نہیں جب کہ سیدہ عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کے مطابق جنبی کا غسل کیے بغیر روزہ رکھنا جائز اور درست ہے۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا راجح ہے اور حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ مرجوح ہے۔ جس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

۱. عائشہ رضی اللہ عنہا کی موافقت میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بھی حدیث موجود ہے۔

۲. دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں اور آپ کی ازواج اس مسئلہ کو کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ جانتی

---

۱ فتح الباري:۱/ ۵۷۸-۵۷۹

۲ آمدي، الإحكام في أصول الأحكام:۴/ ۳۲۸

۳ سنن النسائي،رقم الحديث:۳۰۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جس کا تعلق محض سماع اور خبر سے ہے۔ (۱)

مثال نمبر:۵

۱. عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِى سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- حِينَ تُوُفِّىَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِى بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ « لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَن تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا » (۲)

۲. عن أسماء بنت عميس قالت: «دخل عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الثالث من قتل جعفر بن أبي طالب فقال: لا تحدي يومك». هذا لفظ أحمد، وفي رواية لأحمد وابن حبان والطحاوي « لما أصيب جعفر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «تسلبي ثلاثا ثم اصنعي ماشئت» (۳)

صورت تعارض:

حدیث زینب کے مطابق جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ جب کہ حدیث اسماء بنت عمیس کی رو سے اس کی عدت تین دن ہے۔

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

---

۱ فتح الباري: ۴/ ۱۷۴-۱۷۶

۲ صحيح البخاري، رقم الحديث: ۱۲۲۲

۳ طحاوي، شرح معاني الآثار: ۳/ ۵

= الهيثمي، نور الدين، على بن أبي بكر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد: ۷، بيروت، دار الكتاب العربي، ۱۹۹۰م، ص: ۱۶-۱۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہج ابن حجر رحمہ اللہ کی تفصیلی وضاحت

" ان هذاالحديث شاذ مخالف للأحاديث الصحيحة" (۱)

”حدیث اسماء بنت عمیس شاذ ہے اور صحیح احادیث کے مخالف ہے۔“

لہٰذا حدیث زینب کو ترجیح حاصل ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ حدیث زینب نص قرآن کے مطابق ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ﴾ (۲)

تیسری وجہ یہ ہے کہ حدیث زینب اجماع کے مطابق ہے۔ (۳)

---

۱ فتح الباري:۹/ ۳۹۷

۲ البقرة،۲ :۲۳۴

۳ فتح الباري:۹/ ۳۹۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث رابع

توقف

۱. لغوی مفہوم
۲. اصطلاحی تعریف
۳. توقف اور تساقط کا تقابلی جائزہ

۱. لغوی مفہوم:

لغوی طور پر توقف سے مراد ہے باز آنا، رکنا، چھوڑ دینا، تردد کرنا۔

◉ المصباح المنیر میں ہے:

"توقف عن الامر امسک عنه" [۱]

"توقف کسی کام سے رک جانے کا نام ہے۔"

◉ المعجم الوسیط میں ہے:

"توقف عن كذا: امتنع وكف ، توقف فيه : تمكث وانتظر" [۲]

توقف کا مطلب ہے کسی کام سے رک جانا، باز آنا، انتظار کرنا۔

۲. اصطلاحی تعریف

محدثین کی اصطلاح میں توقف سے مراد ہے کہ "جب دو متعارض احادیث میں جمع و تطبیق، نسخ یا ترجیح میں سے کوئی قاعدہ بھی منطبق نہ ہو سکے تو دونوں احادیث پر عمل کرنے سے رک کر انتظار کرنا، تاوقتیکہ کوئی صاحب بصیرت مجتہد اس گتھی کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائے۔

◉ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں رقم طراز ہیں:

"قال ابن دقيق العيد: إذا اختلفت الروايات ....توقف الإحتجاج بشرط تعادل

---

۱ المصباح المنیر: ۲/۶۶۹

۲ المعجم الوسیط، ص: ۱۰۵۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الروایات"(۱)

جب احادیث مختلفہ ایک پایہ کی ہوں اور قواعد ثلاثہ کارگر ثابت نہ ہو تو ان سے حجت اور دلیل سے توقف اختیار کرتے ہوئے انتظار کیا جائے گا۔

۳. توقف اور تساقط کا تقابلی جائزہ

اگر دو احادیث مختلفہ اس طرح واقع ہوں کہ وقتی طور پر مجتہد کی نظر میں جمع و تطبیق، نسخ یا ترجیح میں سے کوئی صورت اختیار کرنا مشکل ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے.؟

فقہاء اہل الحدیث اور فقہاء اہل الرای میں اس کے متعلق اختلاف ہے۔

فریق اول نے "توقف" کا راستہ اختیار کیا ہے اور فریق ثانی "تساقط" کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

ذیل میں توقف اور تساقط کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

ا. توقف اختیار کرنے سے وقتی تعارض ثابت ہوتا ہے۔ جب کہ تساقط کا طریقہ اختیار کرنے سے مستقل تعارض ثابت ہوتا ہے۔

ب. توقف کی صورت میں دونوں احادیث کا انکار لازم نہیں آتا۔ جبکہ تساقط کی صورت میں انکار لازم آتا ہے۔

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ یوں اظہار خیال فرماتے ہیں:

"والتعبير بالتوقف أولى من التعبير بالتساقط ، لأن خفاء ترجيح أحدهما على الاخر إنما هو بالنسبة للمعتبر فى الحالة الراهنة ، مع احتمال ان يظهر لغيره ما خفى عليه"(۲)

"قاعدہ "توقف" اختیار کرنا "تساقط" سے بہتر ہے کیونکہ دونوں احادیث متعارضہ و مختلفہ میں ترجیح وقتی طور پر مجتہد پر مخفی ہوتی ہے اور اس بات کا پورا احتمال و امکان باقی رہتا ہے کہ آئندہ کوئی اور مجتہد اس خفاء کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔" بعض محدثین نے اس موقع پر ایک تیسری صورت بیان کی ہے کہ مجتہد کو اختیار ہے وقتاً فوقتاً دونوں احادیث کے مطابق فتوی صادر کرتا رہے۔ وہ اسے تخیر کا نام دیتے ہیں۔

---

۱ فتح الباری:۳۱۸/۵

۲ شرح نخبة الفكر، ص:۵۹-۶۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"یفتی بهذا فی وقت ، وبهذا فی وقت"

کبھی ایک حدیث کے مطابق فتوی دے تو کبھی دوسری حدیث مطابق۔ مگر جمہور محدثین کے ہاں اس موقف کو قبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔ لہٰذا توقف اختیار کیا جائے گا۔

توقف کی تطبیقی مثال:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رضى الله عنه – عَنِ النَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلم – قَالَ « خلَقَ الله آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ، ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ . فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ . فَقَالُوا السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ الله . فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ الله . فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الآنَ » (۱)

صورت تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہاں اشکال یہ ہے کہ اقوام سابقہ ، قوم ثمود وغیرہ کے آثار اور بستیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قد ہمارے قد کے مقابلے میں اتنے لمبے نہیں تھے جتنا حدیث میں بیان شدہ ترتیب تقاضا کرتی ہے۔ (۲)

رفع تعارض:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولم يظهرلي إلى الآن ما يزيل هذا الإشكال" (۳)

میرے سامنے تاحال کوئی ایسی توجیہ نہیں آئی جس سے یہ اشکال زائل ہو جائے۔ لہٰذا ابن حجر نے اس حدیث پر توقف اختیار کیا ہے۔

---

۱ صحيح البخاري، رقم الحديث: ۳۳۲۶، ۶۲۲۷

۲ فتح الباري: ۶/ ۳۶۷

۳ ایضا: ۶/ ۳۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہارس

1. فہرستِ آیات

2. فہرستِ احادیث

3. فہرستِ أعلام

4. فہرستِ مصادر ومراجع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فہرستِ آیات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست آیات

آیات	صفحہ نمبر
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا	۳۸
وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا	۴۵
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ	۴۶
وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ	۴۶
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ	۴۷
وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَٰفِرِينَ عَرْضًا	۵۲
أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ	۱۴۲
فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ	۱۲۶
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ	۱۲۷
وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَعْمَىٰ	۴۶
وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَمَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ	۴۵
لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ	۵۸
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ قَالَ ٱلَّذِينَ	۱۶۳
كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ	۱۲۶
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ	۴۶
يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ	۲۵
وَلَا تَجْعَلُوا۟ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَٰنِكُمْ أَن تَبَرُّوا۟ وَتَتَّقُوا۟	۵۰
وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ	۱۲۶
وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ	۴۶
أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ ٱلَّذِى ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ	۲۰
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا جَآنٌّ	۴۵
وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ	۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ ٱلنَّاسَ أُمَّةً وَٰحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ	۳۸
مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ	۷۴
لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	۴۰
ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا	۱۶۲
وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا	۱۶۶
وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ	۴۵
وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ	۲۰
فَإِذَا نُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ	۴۷
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا	۳۹
وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ	۴۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فہرستِ احادیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیث

احادیث	صفحہ نمبر
أَتى النَّبِيُّ – صلى الله عليه وسلم – سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا	۵۹
أَتى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِى لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ	۷۵
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، غَسَلَ فَرْجَهُ ، وَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ	۸۵
إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلاَ يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.....	۱۴۸
اعْرِضُوا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا	۸۴
ألا إنى أوتيت الكتاب ومثله معه	۲۶
الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا	۷۹
إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ	۸۳
ان القرآن لم ينزل يكذب بعضه بعضا بل يصدق بعضه بعضا فما عرفتم منه	۴۰
إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه، فلا وصية لوارث	۱۶۸
أَنَّ النَّبِىَّ – ﷺ – وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ – رضى الله عنهما – كَانُوا يَفْتَتِحُونَ	۶۹
أَنَّ النَّبِىَّ – صلى الله عليه وسلم – أُتِىَ بِجَنَازَةٍ ، لِيُصَلِّىَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ « هَلْ	۶۰
أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ	۷۶
أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم	۱۶۱
إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ	۵۱
أَنَّ نَاقَةَ الْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ....	۱۴۸
إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ	۱۴۷
أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَمَنْ تُوُفِّىَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا	۶۰
الأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلاَّتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ	۳۸
إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لاَ تُضَامُّونَ فِى رُؤْيَتِهِ	۵۸
إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى	۱۹
أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ –ﷺ– فَقَالَ « يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى قَدْ كُنْتُ	۱۶۹
التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ	۶۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّحِيَّاتُ لله الزَّاكِيَاتُ لله الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لله	٦٦
ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ « يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِى مَنِ السَّائِلُ »	٤٢
ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ –صلى الله عليه وسلم– « رُدُّوهُ عَلَىَّ »...	٤٢
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ ...	٢٦
حَتَّى لاَ تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ	٦٤
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلاَمِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ	١٤٧
خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً	٤١
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ	٤٦
ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة	٥٦
رَخَّصَ فِى بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا	٨٧
زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا	٨٢
سَبْرَةَ الْجُهَنِىِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ –ﷺ– بِالْمُتْعَةِ	١٦٩
سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِى ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ	٦٤
سَرِيَّةً ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ	١٥٠
سلمة الأكوع عن أبيه قال : رخص لنا رسول الله ﷺ عام أوطاس	١٦٩
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِىِّ –صلى الله عليه وسلم– وَأَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ	٦٩
عَامَ أَوْطَاسٍ فِى الْمُتْعَةِ ثَلاَثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا	٤٩
الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ	١٤٧
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ احْتَجَمَ ،	١٧٢
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِىَّ –ﷺ– دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ	١٨٦
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِىَّ –صلى الله عليه وسلم– نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ	١٨٤
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ...	٦٦
عن ابن عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ – ﷺ قال « أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا	١٨٦
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ –صلى الله عليه وسلم– وَأَعْطَى	١٥٢
عن ابن عمر قال دخل النبى صلى الله عليه وسلم: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ	١٨٥
عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ – رضى الله عنه – عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ « خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ	١٨٨

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنه كان يَقُولُ لاَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ	۱۸۷
عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أتى رجل رسول الله ﷺ وهو في المسجد	۱۷۱
عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى	۱۷۱
عن ابى قتادة رضي الله عنه- في قصة صيده الحمار الوحشي	۱۵۳
عن أسماء بنت عميس قالت: «دخل عليّ رسول الله ﷺ اليوم الثالث من	۱۸۸
عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِىِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّه - صلى الله عليه وسلم	۱۵۳
عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ	۸۱
عن أنس قال قال رسول الله ﷺ: « إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ	۱۷۲
عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ « ثَمَنُ الْكَلْبِ	۱۵۲
عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِى سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ ﷺ حِينَ	۱۸۸
عَنْ سَبْرَةَ الجهني أنه غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا	۱۶۹
عن شداد بن أوس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ	۱۷۲
عن عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُباً ثُمَّ يَصُومُ	۱۸۷
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ	۱۸۷
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « خُذُوا عَنِّ	۱۷۰
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ....	۱۳۹
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ	۱۶۹
عن مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلاَلٌ	۱۸۴
فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّىَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خِفَّةً فَجَاءَ	۱۷۳
فِى هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ	۶۷
قَالَ لِلنَّبِىِّ - صلى الله عليه وسلم - أَأَصُومُ فِى السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ	۶۸
قَامَ أَعْرَابِىٌّ فَبَالَ فِى الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ - ﷺ	۷۱
كان آخر الأمرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء	۱۶۰
كَانَ فِى جِنَازَةٍ فَرَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا	۱۵۱
كتبت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم على المال الذى كوتبت	۱۳۶
كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِىِّ - صلى الله عليه وسلم - فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ	۶۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ	۱۶۸
لاَ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا	۵۷
لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فليَلِجِ النَّار	۸۸
لاَ قَطْعَ إِلاَّ فِي رُبُعِ دِينَارٍ	۱۷۴
لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ	۵۷
لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا	۵۶
لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ	۱۷۴
لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاء	۸۴
لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ	۶۸
مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ	۵۷
الْمُحْرِمُ لاَ يَنْكِحُ وَلاَ يُنْكِحُ وَلاَ يَخْطُبُ	۱۸۵
مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ	۱۳۹
مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلاَ تُصَدِّقُوهُ	۵۹
مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ	۸۲
من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد الرابعة فاقتلوه	۱۶۲
مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ	۸۹
مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ	۱۳۹
نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ	۱۹
نَهَى رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ	۱۳۶
نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ	۸۷
نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ	۷۹
نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا	۱۵۱
هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَلاَ يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ	۸۳
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ	۶۴
وفي رواية عن سبرة: «أن رسول الله ﷺ نهى عن نكاح المتعة	۱۷۰
وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ	۸۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَّ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا	٥٨
يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا ، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا	٨٥
يَقُولُ عَلَّمَنِى رَسُولُ اللهِ– صلى الله عليه وسلم – وَكَفِّى بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ....	٦٥
يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلاَ يَمَسُّ مَاءً	٨٥

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3

فہرستِ اعلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ اَعلام

اعلام	صفحہ نمبر
ابن ابی حاطب	۱۲۴
ابن اسحاق	۱۲۷
ابن الاثیر	۵۱، ۱۲۵
ابن السکن	۱۲۵
ابن الصلاح	۷، ۱۳۳، ۱۵۴
ابن بطال	۱۲۵
ابن تیمیہ	۲۱، ۲۶، ۱۲۴
ابن جریر طبری	۴، ۱۴۱، ۱۲۴، ۱۲۷، ۱۵۵
ابن حبان	۲۸، ۱۸۷،
ابن حجر	۷، ۹، ۲۹،
ابن حزم	۳۰، ۴۲، ۱۲۶، ۱۲۷،
ابن خزیمۃ	۲۸، ۴۱، ۱۲۴، ۱۲۵
ابن دقیق	۱۲۶، ۱۳۴
ابن سعد	۱۲۷
ابن طاہر	۱۲۶
ابن عباس	۶۶، ۶۷، ۷۵، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۷۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶
ابن عبداللہ	۱۲۷، ۱۲۸
ابن عدی	۱۲۶
ابن عساکر	۱۲۷
ابن عمر	۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۸۴، ۱۸۵
ابن فارس	۳، ۱۲۸
ابن کثیر	۱۹۱
ابن مرویہ	۱۲۴
ابن مسعود	۶۵، ۱۶۹
ابن مندہ	۱۲۴، ۱۲۸
ابن منظور الافریقی	۳، ۱۴۰، ۱۵۶
ابن نجار	۵۴
ابن ہشام	۱۲۷
ابن ہمام	۵۳
ابو بکر	۶۹، ۷۴، ۷۲، ۱۷۲،
ابو حنیفہ	۶۷
ابو رافع	۱۸۴
ابو زہو	۳۰
ابو سعید خدری	۱۴۷
ابو شہبہ	۳۰
ابو موسی اشعری	۶۶
ابو یوسف	۶۷
ابو ہریرۃ	۶۰، ۷۲، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۶۹، ۱۷۶،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	۱۸۶،
ابی عروبۃ	۲۳
احمد امین	۳۵
احمد بن حنبل	۶۷، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۵۵، ۱۸۷
احمد خان	۳۵
ادریس شافعی	۳۰، ۶۷، ۱۳۲،
ازہری	۱۲۸
اسلم جیراج پوری	۳۵
اسماء بنت عمیس	۱۸۷
اسنوی	۵۴، ۱۷۲
ام حبیبہ	۱۸۷
ام سلمہ	۱۸۶
ام عطیہ	۱۵۰، ۱۵۱
آمدی	۳۰، ۱۲۷، ۱۷۵
الانباری	۳۱
انس	۶۹، ۱۷۱
الانصاری	۳۲
ایوب سختیانی	۲۲
الباجی	۳۱
الباجی	۱۲۶
الباقلانی	۴۲
البانی	۷۰

البخاری	۲۸، ۶۷، ۱۲۵، ۱۲۷
براء بن عاز	۱۴۷
البرزنجی	۳۳
البغوی	۲۸، ۶۷، ۸۰،
البلقینی	۳۲، ۱۲۵
بہاری	۵۴، ۱۳۶
بیہقی	۱۲۵، ۱۲۷
الترتوری	۳۳
الترمذی	۲۸، ۶۷، ۱۶۱
تمنا عمادی	۳۵
جابر بن عبد اللہ	۱۷۰
جبرائیل	۵۱
جرجانی	۱۷۵
جعفر بن ابی طالب	۱۸۷
الجوزی	۳۲، ۴۳، ۱۲۶، ۱۲۷،
جوہری	۱۲۸
جہنیہ	۱۷۰
چراغ علی	۳۵
الحازمی	۳۲، ۰۸
حاکم	۶، ۲۳، ۲۹، ۳۱،
الحبلانی العنزی	۳۳
حسن فورک	۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین حماد	۳۳
حمزۃ بن عمرو	۶۸
حمید	۱۲۷
خباری	۴۳
الخطابی	۳۱، ۱۲۵
خطیب بغدادی	۷، ۲۹، ۳۱، ۲۰، ۲۹، ۴۲،
خلیل بن کیکلدی	۳۲
داوٗدی	۱۲۵
دار قطنی	۱۲۵
دجاج	۱۲۴
الدہلوی	۳۰
الرازی	۲۲، ۳۰
راغب اصفہانی	۳، ۱۲۴، ۱۲۷، ۱۴۰
رافع بن خدیج	۱۵۱
زکریا علی یوسف	۳۲
زمخشری	۱۲۴، ۱۴۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷
الزہری	۱۵۴، ۱۷۰
زید بن خالد	۱۶۹
زینب	۱۸۷
الساجی	۳۱
سبرہ الجہنی	۱۶۸، ۱۶۹
سبرۃ بن معبد	۷۹

سبکی	۱۲۶
سخاوی	۲۲
السرخسی	۳۰
سفیان ثوری	۶۷
سلمہ بن اکوع	۷۹، ۱۶۸
السہیلی	۱۲۷
سیوطی	۵، ۸، ۲۱، ۲۹، ۶۴،
الشاطبی	۲۲، ۳۰، ۳۹، ۴۴،
شافعی	۲۵، ۴۱، ۶۵، ۷۰، ۷۵، ۷۷، ۱۲۶،
شداد بن اوس	۷۵، ۱۶۰، ۱۷۱
شریف جرجانی	۱۴
شمس الحق	۲۸
شوکانی	۳۱، ۵۳،
صالح الجزائری	۵۵
صبحی صالح	۳۰
صعب بن جثامہ	۱۵۲
ضیاء المقدسی	۱۲۵
طاش کبری	۷، ۲۹،
طبری	۵۲
الطحاوی	۳۱، ۱۲۶، ۱۴۳، ۱۸۷
طہ حسین	۳۵
عائشہ	۵۶، ۵۹، ۱۷۲، ۱۸۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادۃ بن صامت	۱۶۹، ۱۷۰، ۱۸۵
عبدالحی	۱۳۵
عبداللہ چکڑالوی	۳۵
عبداللہ خیاط	۳۲
عبدالمجید السوسوۃ	۳۳
عبدالمجید محمود	۱۳
عبدالملک بن عبداللہ	۳۰
عثمان	۱۸۴
العراقی	۲۹، ۶۰ ، ۱۷۷
عقیلی	۱۲۶
علامہ زبیدی	۴
علی بن ابی طالب	۷۹، ۱۴۹، ۱۶۸
علی حسین	۳۵
عمار بن یاسر	۲۷
عمر	۲۷، ۶۶، ۹۶، ۷۳،
عنایت اللہ	۳۵
عیاض	۱۲۷
عیاض قاضی	۱۲۵
غامدیہ	۱۷۰
غزالی	۳۰
غلام احمد پرویز	۳۵
فراء	۱۲۴

فیروز آبادی	۴، ۵، ۱۵۶، ۱۲۸
فیومی	۱۵۵
قتادۃ	۲۲، ۱۵۲
قرطبی	۱۲۴
القصیمی	۳۲
الکتانی	۳۰
کرمانی	۱۲۵
ماعز اسلمی	۱۷۰
مالک	۲۳
مالک النحوی	۳۲
ماوردی	۱۲۶
مبرد	۱۲۸
مجاہد	۱۲۴
محب اللہ بہاری	۱۴
محمد	۶۷
محمد بن مسلمۃ	۷۴
محمد بن ہبیرۃ	۳۱
محمود	۳۵
محمود حامد عثمان	۱۴
محمود طحان	۳۰
محمود طحان	۳۰
مزی	۱۲۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلطائی	۱۲۵، ۱۲۷،
مغیرۃ بن شعبہ	۷۴
منذری	۶۰
موسی الحنفی	۳۲
میمونہ	۱۸۳، ۱۸۴
نسائی	۱۲۴
نسفی	۴۳، ۵۳،
نورالدین عتر	۳۰
نووی	۸، ۲۰، ۲۸، ۲۹، ۸۰، ۱۳۳،
ہمدانی	۶۰
الیحصبی	۳۱
یحییٰ رہاوی	۵۳
یوسف بن قرقول	۳۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6

فہرستِ مصادر ومراجع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

- القرآن الكريم
- ابن أبي شيبة، عبد الله بن محمد، الإمام: المصنف في الأحاديث والآثار ،بيروت
- ابن الأثير، مبارك بن محمد، الجزر ي، لإبن اثير، لنهاية في غريب الحديث
- ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، الحافظ: علوم الحديث، بيروت، مؤسسة الرسالة، ٢٠٠٧م
- ابن العماد، حنبلي: شذرات الذهب، بيروت، دار المسيرة، ۱۹۷۹م،
- ابن النجار، محمد بن احمد بن عبد العزيز، الحنبلي: شرح الكوكب المنير مكة، مركز البحث العلمي، ۱۴۰۰ھ
- ابن امير الحاج،محمد بن محمد : التقرير والتحبير شرح التحرير، بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۹۸۳م
- ابن تغرى، بردي، النجوم الزاهرة، في ملوك مصر والقاهرة، القاهرة، دار الكتب المصرية، ۱۹۲۹م
- ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، الإمام: فتح الملام عن الأئمة الاعلام، بيروت، المكتب الإسلامي، ۱۹۸۴م
- ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، الإمام: مجموع الفتاوى ، الرياض، مطابع الرياض، ۱۳۹۸ھ
- ابن جرير، الطبري: جامع البيان في تأويل آي القرآن، بيروت ، دار الكتب العربي، ۱۹۹۰م
- ابن حبان، محمد ابو حاتم، الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، بيروت، دار الكتب العلمية،۱۹۸۷م،
- ابن حجر ، العسقلاني، أحمد بن علي، الحافظ ، مجمع المؤسس للمعجم المفهرس ،بيروت،دار المعرفة ،١٩٩٢م
- ابن حجر ، العسقلاني، أحمد بن علي، الحافظ فتح الباري شرح صحيح البخاري،ملتان ،نشر النسة،١٩٨٥
- ابن حجر ، العسقلاني، أحمد بن علي، الحافظ هدى السارى مقدمة فتح البارى ملتان ،نشر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسة، ١٩٨٥

- ابن حجر ، العسقلاني، أحمد بن علي، الحافظ: نزهة النظر شرح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، ملتان، فاروقي كتب خانه
- ابن حجر مصنفاته و دراسته في منهجه ومواده في كتابه الإصابة ، جلد: ١ن بيروت، مؤسسة
- ابن حجر، أحمد بن علي، العسقلاني: تغليق التعليق،، سانكله هل ، المكتبة الأثرية، ، س ن،
- ابن حجر، أحمد بن علي، عسقلاني، انباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ، ، بيروت ، دار الكتب العلمية، ١٩٨٦م
- ابن حجر، أحمد عسقلاني:الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، ،بيروت، دار الكتاب العربى، ۱۹۹۰م
- ابن حجر، أحمد، عسقلاني:رفع الإصر عن قضاة مصر، قاهره،، المطبعة الاميرية، س، ن،
- ابن حجر، محمد بن أحمد بن علي، العسقلاني: تقريب التهذيب، (لاہور، فاران اکیڈمی، ۱۹۸۵م)
- ابن حجر،: مجمع المؤسس للمعجم المفهرس، بيروت، دار المعرفة، ۱۹۹۲م
- ابن حزم، علي بن أحمد، الإمام، الظاهري: الإحكام في أصول الأحكام، ، بيروت، دار الكتب العلمية، س ن
- ابن خزيمه ،محمد بن اسحاق صحيح بن خزيمة،الريا ض، المكتب الاسلامي ،١٣٩١ه
- ابن خلدون، عبد الرحمن، المورخ: مقدمة ابن خلدون، بيروت، دار المعرفة، ١٩٩٨م
- ابن صلاح،أبي عمرو عثمان بن عبد الرحمن مقدمة ابن الصلاح في علوم الحديث ،بيروت،دار الكتب العلمية، س ن
- ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله، الحافظ: الجامع، بيروت،المكتب الاسلامي، ١٩٩٥م
- ابن فارس، احمد بن فارس بن زكريا: معجم مقاييس اللغة:جلد:١ بيروت، دار الفكر ۱۹۷۹م
- ابن فهد،مكي:لحظ الالحاظ بذيل طبقات الحفاظ، بيروت،دار أحياء التراث العربي، س، ن،۱۹۸۵م
- ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، الإمام: زاد المعاد في هدي خير العباد، بيروت ،مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۴م،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ابن كثير، إسماعيل بن عمر، الحافظ: البداية والنهاية، جلد: ۵، بيروت: دار الكتب العلمية، ۱۹۸۸م
- ابن كثير،اسماعيل بن عمر، الحافظ، ختصار علوم الحديث، بيروت، دار الكتب العربي ،
- ابن منظور ، محمد بن مكرم، الافريقي: لسان العرب:جلد:۹ بيروت، دار صادر ۱۹۹۲م،
- أبو الفصل، الدكتور، مقدمة ديوان ابن حجر عسقلاني،(مكة المكرمة)،
- ابو عبد الله الحاكم ،السمتدرك علي الصحيحين،بيروت ،دارالمعرفة ،س ن
- أبو نعيم، أحمد بن عبد الله، الأصفهاني، الإمام: حلية الأوليا وطبقات الأصفياء،بيروت: دار الكتب العلمية،س ن
- أبوداؤد، سليمان بن أشعث، السجستاني، الإمام: سنن أبي داؤد، الرياض،دار السلام، ۱۹۹۸م
- احمد بن حنبل، أحمد بن محمد، الإمام: المسند، ،بيروت ، دار الفكر ، ۱۹۸۷م
- الأزهري، محمد بن أحمد، ابو منصور، تهذيب اللغة، قاهرة، الدار المصرية، س ن
- **الاسنوي ،جمال الدين عبد الرحيم ين حسن ،نهاية السول في شرح منهاج الوصول،بيروت ،عالم الكتب،س ن**
- الأسنوي،عبد الرحيم بن حسن، الشافعي، شرح البدخشي على الأسنوي، ، بيروت، دار الكتب العلمية،۱۹۸۴م،
- آمدي، علي بن محمد،الإحكام في أصول الأحكام ،الرياض ،مؤسسة النور،۱۳۸۷ه
- أمير صنعاني، محمد بن إسماعيل: سبل السلام شرح بلوغ المرام، (دار الكتب العربي، بيروت ۱۹۸۵م)
- البابانى، اسماعيل باشا: ايضاح المكنون في الذيل على كشف الظنون، ، بيروت، دار احياءالتراث الاسلامى،۱۹۸۹م
- البخا ري، محمد بن إسماعيل، الإمام: خلق افعال العباد،بيروت،المكتب الإسلامي، ۱۹۹۰م
- البستاني، عبد الله، : البستان، ، بيروت، المطبعة الأمريكانية، ۱۹۳۰م
- البغوي ،ابي محمد الحسين بن مسعود الفراء شرح السنة،بيروت ،المكتب الاسلامي ،۱۹۸۰م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- البهاري، محب الله بن عبد الشكور، الهندي: مسلم الثبوت شرح فواتح الرحموت،(دهلي،المطابع الانصاري، ۱۸۹۹م
- البيهقي ،أحمد بن الحسين ، السنن الكبرى،بيروت ،دار صادر،س ن
- البيهقي، أحمد بن الحسين، ابو بكر، الإمام:دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة،، بيروت: دار الكتب العلميةس ن،
- تفتازانی، سعد الدين: التلويح على التوضيح ، مطبعة الخيرية، مصر ۱۳۲۲ھ
- الجرجاني، السيد الشريف، علي بن محمد: التعريفات،بيروت،دار المعرفة، ۲۰۰۷م
- الجزائري، طاهر بن صالح: توجيه النظر إلى أصول الأثر، ،بيروت، دار المعرفة ، ۱۹۹۵م
- الجوهر ي ، اسماعيل بن حماد ،الصحاح، بيروت، دار العلم للملايين ، ۱۹۷۹م
- الحازمی ، ابوبکربن موسیٰ ، علامه:الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الأثار، (مكتبة عاطف، بيروت، ۱۴۱۲ھ)
- الحاكم، ابو عبد الله، محمد بن عبد الله، النيسابوي: معرفة علوم الحديث، (بيروت ، دار إحياء العلوم، ١٩٨٦م)
- الخبازي، عمر بن محمد بن عمر، الإمام، الأصولي: المغني في أصول الفقه، مكة المكرمة، أحياء التراث الإسلامي، ۱۴۰۳ھ،
- الخطيب، البغدادي، أحمد بن علي، أبوبكر: الكفاية في علم الرواية، قاهرة، دار الكتب الحديثة، ١٩٧٢م،
- الدار قطني ،علي بن عمر ،السنن للدارقطني،مصر دارالمحاسن،١٣٨٦ه
- الدرامي، عبد الله بن عبد الرحمن،الإمام، سنن الدارمي، بيروت، دار الكتاب العربي،۱۹۸۷م،
- الراغب، الحسين بن محمد بن المفضل، الأصفهاني: المفردات في غريب الحديث، کراچی، اصح المطابع، ۱۹۶۱م
- الرهاوي، يحييٰ بن قراجا، حاشية على شرح المنار بيروت، دار الكتب العربي، ۱۳۵۵ھ،
- الزبيدي، مرتضى، محمد بن محمد بن محمد: تاج العروس من جواهر القاموس: بيروت ،دار صادر ،١٩٦٦م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- الزركلي، خير الدين: الاعلام قاموس التراجم لأشهر الرجال والنساء من العرب والمتسعربين
- الزمخشري ،جار الله ، الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التاويل،**بيروت** ،دار المعرفة،۱۹۸۰م
- السخاوي الضوء اللامع لا ہل القرن التاسع قاہرہ ،دار الكتب الاسلامي، س ن
- السخاوي، محمد بن عبد الرحمن ، الإمام، فتح المغيث بشرح الفية الحديث، جلد: ۴، الرياض، وزارة الشؤن الإسلامية، ۲۰۰۳م،
- السخاوي، محمد بن عبد الرحمن: الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر بيروت، دار ابن حزم، ۱۹۹۰م
- السخاوي، محمد بن عبد الرحمن، التبر المسلوك في ذيل السلوك، بولاق مصر، المطبعة الأميرية، ۱۸۹۶م
- السرخسى، محمد بن أحمد، الفقيه: أصول السرخسي، بيروت،دار المعرفة، ۱۹۸۳م
- السيوطي ، عبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين، الإمام: الدر المنثور في التفسير بالمأثور قم: مكتبة آيات الله العظمى، ١٩٨٦م
- السيوطي، عبد الرحمن بن ابي بكر، الإمام: ذيل طبقات الحفاظ الذهبي، بيروت ، دار أحياء التراث العربي، ١٩٨٥م
- السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، الإمام، نظم العقيان في أعيان الأعيان، مكتبه المكرمة، دار الكتب ، ۱۹۹۰م
- السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، حسن المحاضرة، ، بيروت، دار أحياء الكتب العربية
- السيوطى، جلال الدين، عبد الرحمن بن أبي بكر: تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، لاهور، دار نشر الكتب الإسلامية، س ن
- الشاطبي، إبراهيم بن موسىٰ: الموافقات ، الرياض ،وزارة الشؤن الإسلامية ، ۲۰۰۳م
- الشاطبي، الإعتصام، قاهرة،المكتبة التجارية الكبرى، ۱۳۳۲ھ
- الشافعي، محمد بن ادريس، الإمام ديوان الإمام الشافعي، كراجي، مكتبة بيت العلم، ٢٠٠٥م)
- الشافعي، محمد بن إدريس، الإمام: الرسالة، بيروت، دار الكتب العربي، ۲۰۰۶م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- الشافعي،محمد بن إدريس،الإمام: اختلاف الحديث، (مؤسسة الكتب الثقافية،١٤٠٥ھ)
- الشنقيطي ،محمد الأمين بن محمد، ، الدكتور: السيرة النبوية في فتح الباري، الكويت، مكتبة دار البيان ،٢٠٠١م
- الشوكاني ،محمد بن علي ارشادالفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول للشوكاني ، بيروت دارلمعرفة،١٩٨٠م
- الشوكاني، محمد بن علي، الإمام: البدر الطالع بمحاسن من بعد القرآن السابع، مكة المكرمة، دار الباز، ١٩٨٥م
- صبحي صالح، الدكتور: علوم الحديث ومصطلحه، بيروت، دار العلم للملايين، ١٩٨٤م
- طاش كبرى زاده، أحمد بن مصطفى: مفتاح السعادة ومصباح السيادة، بيروت، دار الكتب العلمية، ١٩٨٥م
- طبراني،حافظ أبي القاسم سليمان بن احمد ، المعجم الكبير ،١٤٠٧ه
- الطبري، محمد بن جرير: جامع البيان عن تاويل القرآن، بيروت، دار الكتب العلمية، ١٩٩٢م
- الطحاوي، أحمد بن محمد بن سلامة، أبو جعفر، الإمام: مشكل الآثار، حيدر آباد،مجلس دائرة المعارف، ١٣٣٣ھ
- الطحاوي، أحمد بن محمد بن سلامة، أبو جعفر، الإمام:الطحاوي شرح معاني الأثار ،بيروت ،دار الكتب العلمية، س ن
- عبدالمجيد محمود: ابو جعفر الطحاوى، وأثره فى الحديث، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، س ن،
- العراقي ،زين عبد الرحيم بن الحسين ،التقييد و الايضاح شرح مقدمة ابن الصلاح ،القاهره ،مكتبة ابن تيمية، س ن
- العراقي، عبد الرحيم، الحافظ، طرح التثريب، ، بيروت، دار الكتب العربي، ٢٠٠م
- عمر رضاكحالة:معجم المؤلفين، يروت، دار أحياء التراث العربي، ١٩٧٥م
- غزالہ حامد بٹ: شرح صحيح البخاری: لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ١٩٩١م
- الفيومي، أحمد بن محمد، العلامة : المصباح المنير في غريب الشرح الكبير،(بيروت، مؤسسة فواد، س ن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فيروز آبادی، محمد بن يعقوب: القاموس المحيط، بيروت، مؤسسة الر سالة، ۱۹۹۴م)
- القضاعي، محمد بن سلامة بن جعفر، أبو عبد الله: مسند الشهاب، ، بيروت: مؤسسة
- الكتاني، عبد الحي بن عبد الكبير: فهرس الفهارس والإثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات ، بيروت، المكتبالإسلامي،۱۹۸۲م
- الكتاني، محمد بن جعفر: الرسالة المتطرفة ، بيروت، دار الكتب العلمية، ١٤٠٠ھ
- لكهنوي، عبد الحى، العلامة، الأجوبة الفاضلة للأسئلة العشرة الكاملة، (مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ۱۹۹۳م)
- المؤلفون: أحمد حسن الزيات، إبراهيم مصطفى، حامد عبد القادر..: المعجم الوسيط،:١ (دارأحياء التراث العربي، س ن)
- المؤلفون: مشهور بن حسن و ابو حذيفه: معجم المصنفات الواردة في فتح الباري، الرياض، يدار الهجرة،١٩٩١م)
- مالك بن أنس، الأصبحي ،مؤطا ،بيروت ، المكتبة العلمية ،١٣٩٩ه
- مالك بن أنس، الأصبحي، الإمام: المدونة الكبرى، ، بيروت، دار صادر،۱۳۹۳ھ
- مجموعه منطق، کراچی، محمد سعید اینڈ سنز، س ن
- محمد بن يوسف بن ايوب، الدكتور: ابن حجر العسقلاني حياته وشعره، بيروت، دار الكتاب العربي، ۱۹۹۰م
- محمد محمد ابو زهو: الحديث والمحدثون ، بيروت، دار الكتب العربي، ١٩١٤م
- محمد محمد أبو شهبة: الوسيط في علوم الحديث، بيروت، دار الفكر العربي، ١٩٨٧م
- محمود طحان، الدكتور: تيسير مصطلح الحديث، الرياض،مكتبة المعارف، ۱۹۸۵م)
- المرعشلي، محمد بن عبد الرحمن ، علامه، فتح المنان بمقدمة لسان الميزان، بيروت، دار أحياء التراث العربي
- المرعشلي، محمد بن عبد الرحمن: فتح الباري بمقدمة لسان الميزان، بيروت، دار أحياء التراث العربي، ٢٠٠١م
- مسلم بن حجاج، القشيري، الجامع الصحيح، رياض، دار السلام، ۱۹۹۸م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ملا جيون، أحمد بن سعيد، الفقيه: نور الأنوار في شرح المنار،جلد: ٤ بتحقيق وتعليق حافظ ثناء الله زاهدي، صادق آبادالجامعة الإسلامية، ١٩٩٨م
- المنذري ،عبدالعظيم بن عبد القوي ،الترغيب والترهيب،مصر،مطبعة دار السعادة،١٣٧٩ه
- النسائي، أحمد بن شعيب، الإمام: سنن النسائي، الرياض: دار السلام، ١٩٩٩م
- النسفي، عبد الله بن محمد، حافظ الدين، كشف الأسرار في شرح المنار،بيروت،دار الكتب العلمية
- نور الدين عتر،الدكتور:منهج النقد في علوم الحديث، دمشق، دار الفكر ، ١٩٩٢م
- النووي، أبو زكريا يحي بن شرف النووي: المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، (دارالمعرفة، بيروت، ١٩٩٥م)
- النووي، يحي بن شرف، أبو زكريا، الإمام: التقريب، لاهور، مكتبة خاور، ١٩٧٨م
- الهمداني، ابو بكر بن : الإعتبار، بيروت، دار الكتب العربية ، ١٩٨٠م
- الهيثمي،نور الدين، على بن أبي بكر:مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، بيروت، دار الكتاب العربي، ١٩٩٠م
- والمستشرقين، بيروت،دار العلم للملايين، ١٩٩٧م
- ولي الله، الشاه، أحمد بن عبد الرحيم، الدهلوي، حجة الله البالغة، (المكتبة السلفية، لاهور، س ن)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ